بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

تجدید بیعت حضرت مہدی ومسیح موعودؑ

(پیشگوئی مصلح موعود میں دھاندلی)

یَاقَوۡمَنَا أَجِیۡبُوۡا دَاعِیَ اللّٰہِ وَاٰمِنُوۡا بِہٖ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَیُجِرۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ أَلِیۡمٍ (احقاف۔۳۲)

اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ تا کہ وہ تمہارے قصور معاف کردے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے

عزیزم سید مبشر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔آپ کے برادر اکبر عزیزم سید مولود احمد صاحب اور آپکے درمیان مذہبی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔آپ جو ای میلز اپنے بھائی سید مولود احمد صاحب کو لکھتے ہیں ان میں سے بعض ای میلز کی نقول آپ نے خاکسار کی طرف بھی بھیجی ہیں۔اب میرے پر فرض ہے کہ آپ نے اپنی ای میلز میں جو چند سوالات اُٹھائے ہیں میں ان کا جواب لکھوں تاکہ آپکی صحیح راہنمائی ہوجائے۔آگے ہدایت کوئی انسان کسی انسان کو زبردستی نہیں دے سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے۔اسی ضمن میں وہ فرماتا ہے۔إِنَّکَ لَا تَھۡدِیۡ مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَاءُ وَھُوَ أَعۡلَمُ بِالۡمُھۡتَدِیۡنَ (قصص۔۵۷) تو (اے محمد ﷺ) جس کو پسند کرے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔جاننا چاہیے کہ جب کوئی نبی اور رسول دنیا میں مبعوث ہوتا ہے تو بہت کم لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں۔قوم کی اکثریت مروجہ اور روایتی عقائد کو چھوڑنا پسند نہیں کرتی اور اسکی غالب وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ سچائی کیلئے بہت قربانیاں دینی پڑتیں ہیں مثلاً۔جان،مال،اولاد اور حتیٰ کہ عزت تک قربان کرنا پڑتی ہے۔ایسی قربانیاں دینا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہوتی۔لہٰذا قوم کا بہت قلیل حصہ سچ کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ "قَلِیۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ تم بہت کم ایمان لاتے ہو"۔اسی طرح جیسے جیسے کسی نبی اور رسول کی بعثت کا زمانہ اُسکی قوم پر لمبا ہوتا جاتا ہے تب اُس قوم کا اپنے نبی اور اُسکی تعلیم پر ایمان صرف نام کا رہ جاتا ہے۔قوم یا جماعت میں ایسے بہت کم لوگ رہ جاتے ہیں جن کا اپنے نبی اور اُسکی تعلیم پر پختہ ایمان ہوتا ہے اور وہ جو سچ کیلئے اپنا سب کچھ تج کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ایک صدی قبل اُمت محمدیہ میں مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کیساتھ اُمت کا اللہ تعالیٰ اور اُسکے کلام یعنی قرآن کریم اور اُسکے رسول ﷺ پر ایمان کا ٹیسٹ ہوا تھا۔اگرچہ حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے حیات مسیح ابن مریم اور ختم نبوت کے عقائد کو باطل ثابت کردیا تھا لیکن پھر بھی اُمت کی اکثریت ٹس سے مس نہ ہوئی۔سوائے ایک قلیل تعداد کے ساری اُمت باطل عقائد پر ڈٹی رہی بلکہ آج تک ڈٹی ہوئی ہے۔یہ کبھی نہ بھولیں کہ اُمت نے آنحضرت ﷺ کی جو بیعت کی تھی آنحضرت ﷺ کے غلام یعنی حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت اُس بیعت کی تجدید کرنا تھا یہ دیکھنے کیلئے کہ کس مسلمان کا آنحضرت ﷺ پر اور اُس کلام اللہ پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا پختہ ایمان ہے۔

اِسی طرح حضرت مہدی ومسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں خالص متقی مومنوں کی ایک جماعت تیار کی تھی۔یہ متقی احمدی ایسے تھے کہ سچ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرچکے تھے اور آئندہ بھی قربان کرنے کیلئے تیار تھے۔حضرت بانئے جماعتؑ کی رحلت کے بعد جیسے جیسے آپ کی بعثت کا زمانہ جماعت پر لمبا ہوتا گیا تیسے تیسے جماعت احمدیہ کے ایمان میں خرابیاں پیدا ہوتی گئیں اور آج آپکے موعود زکی غلام کی بعثت کے وقت احمدی صرف نام کے احمدی رہ گئے ہیں۔آج جماعت احمدیہ میں کتنے احمدیوں کا اللہ تعالیٰ اور اُسکے کلام یعنی قرآن کریم ،آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر پختہ ایمان ہے اور وہ جو ایمان اور سچائی کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں؟ آج جب میں اپنے صدق کے حق میں قرآن کریم کی آیات،رسول ﷺ کی احادیث،حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے اِلہامات اور آپکے اپنے کلام کو پیش کرتا ہوں تو کتنے احمدیوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔؟ ایک قلیل تعداد ہے جس نے توجہ کی۔وہ ایمان جس کی تائید عمل نہ کرے وہ کوئی ایمان نہیں ہوتا۔میرے خیال میں ایک صدی قبل مسلمانوں کے ایمان سے بھی آج احمدیوں کا ایمان گیا گزرا ہے۔واضح رہے کہ جماعت احمدیہ نے حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر آپکی جو بیعت کی تھی آج موعود زکی غلام مسیح الزماں کی بعثت کی غرض وغایت بھی اُس ایمان کی تجدید ہے یہ دیکھنے کیلئے کہ حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر کس احمدی کا ایمان پختہ ہے۔خاکسار افراد جماعت سے گذارش کرتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے گا تو اس سے مجھ پر کوئی فرق نہیں پڑیگا بلکہ آپ پر پڑے گا۔برائے کرم آپ اُس ایمان کی فکر کرو جو آپکے بزرگ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ پر ایمان لائے تھے۔

مجھے اتنا بھی معمولی اور حقیر نہ جانو اور تم اتنے بھی بے باک اور نڈر نہ بنو تا پھر میدان حشر میں تمہیں پچھتانا پڑے۔ وہاں مجھے کوئی دوش نہ دینا۔ یہ ایک عمومی مذہبی کیفیت ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور آئندہ قیامت تک اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ ہوسکتا ہے آپ یا کوئی اور احمدی خیال کرے کہ یہ عبدالغفار جنبہ کیا کہہ رہا ہے کہ ہم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ ہم تو دِل کی گہرائیوں سے حضورؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔؟ یاد رکھیں خالی زبان سے کسی پر ایمان لے آنا کافی نہیں جب تک اُسکی تعلیم پر دل کی گہرائیوں سے عمل نہ کیا جائے۔حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چھوٹا سا کتابچہ کشتی نوح جس میں آپؑ نے ''ہماری تعلیم'' کا ذکر فرما کر اپنے پیروکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ایک بار یہ رسالہ پڑھ کر اپنا جائزہ لے لیں کہ آپ کس حد تک حضورؑ کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔؟ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مناظر خود ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں جبکہ دوسرے متقی لوگوں کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے۔ وہ اس لیے کہ ایسے لوگ ان بحثوں میں پارٹی نہیں بنتے اور پھر اُنکا تقویٰ اُنہیں ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔تقویٰ پر مبنی وہ علمی گفتگو سودمند اور بار آور ہوتی ہے جس کا محرک ہار جیت کی بجائے صدق دل سے سچائی کی تلاش ہو۔کسی نئے نقطۂ نظر کو جاننے اور سمجھنے کیلئے اُسے کس طرح پرکھا جائے اِس ضمن میں حضورؑ نصیحت فرماتے ہیں۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہوجاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

عزیزم۔کیا خاکسار آپ سے یہ توقع رکھے کہ آپ حضورؑ کی درج بالا نصیحت کی روشنی میں میرا یہ مضمون پڑھیں گے۔؟ آپ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے ایمان کا یہ ٹیسٹ سمجھ لیں۔خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو دو (۲) نسلوں سے بھی زائد عرصہ سے یوم مصلح موعود منا منا کر سادہ لوح احمدیوں کے ذہنوں میں بڑی مہارت کیساتھ بٹھا دیا گیا ہے۔خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا عقیدہ آپ سب لوگوں کا پیدائشی عقیدہ ہے۔پیدائشی عقائد جب وہ انسانوں کی عادتوں میں داخل کردیئے جائیں اُنہیں چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔تنازعہ صرف اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا ہے کہ اِس کا مصداق کون ہے یا کون ہوسکتا ہے۔؟ واضح رہے کہ ہم دونوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد اور عبدالغفار جنبہ) مدعیان مصلح موعود میں سے کوئی بھی حضرت مرزا صاحب کا کافر نہیں ہے۔ہم دونوں الحمدللہ احمدی ہیں۔حضورؑ کی درج بالا نصیحت آپ سے اور ہر احمدی سے بھی (اگر وہ حقیقتاً احمدی ہے) یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم دونوں کے دعاوی کا مطالعہ کرنے سے پہلے اپنے اذہان کو خالی کرکے غیر جانبدار بن جائے اور پھر تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ قرآن کریم اور ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں ہمارے دعاوی کا جائزہ لے۔اگر آپ یا کوئی احمدی حضورؑ کی درج بالا نصیحت کے مطابق میرے مضمون کو پڑھے گا تو میں اُسے یقین دلاتا ہوں کہ سچائی اُس پر خود بخود آشکارا ہوجائے گی۔بقول خیال امروہوی ؎ مشکل نہیں ایسا میرے لہجے کو سمجھنا ہے شرط زمانہ میرے معیار تک آئے

عزیزم مبشر احمد صاحب۔آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا۔وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ۔ (لوگو!) میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں۔کہ اگر اِسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔مزید اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے متعلق فرماتا ہے۔ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (بقرہ۔۳) یہی کامل کتاب ہے اِس میں کوئی شک نہیں،متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

خاکسار نے دوران تعلیم کسی مغربی محقق اور فلاسفر کا افلاطون کی کتاب "Republic" یعنی الجمہوریہ کے متعلق ایک قول پڑھا تھا۔اُس نے اس کتاب کے متعلق لکھا تھا کہ بیشک دنیا کی تمام کتب جلادی جائیں صرف ایک کتاب "Republic" کافی ہے۔میری زندگی کا یہ وہ دور تھا جب خاکسار قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے خبر تھا۔آج میں قطعی یقین کیساتھ کہتا ہوں کہ اگر دنیا کی تمام کتب بجز قرآن کریم جلادی جائیں تو اس سے علم کے خزانے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔کیونکہ تنہا قرآن کریم ہی اِنسانوں کی ہدایت کیلئے کافی ہے۔یہ ایک ایسی عزت والی کتاب اور ایک ایسا عظیم الشان ذکر ہے کہ جھوٹ نہ اِسکے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔''اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ☆ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ'' (حم سجدہ۔۴۲۔۴۳) وہ جنہوں نے ذکر کا اِنکار کیا جب وہ اُنکے پاس آگیا اور وہ یقیناً عزت والی کتاب ہے۔باطل نہ اِسکے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے،بڑے حکیم اور حمید خدا کی طرف سے وہ اُترا ہے۔

اسی طرح سورہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ ☆ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ ☆ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ۔۷۸۔۷۹۔۸۰) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے۔اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔اِسکی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔

خالی طوطے کی طرح قرآن کریم پڑھ لینا اور آیاتِ قرآن کا ترجمہ بھی جان لینا کافی نہیں ہے۔قرآن کریم کا علم کسی متلاشی حق کو تب ملتا ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنے اوپر وارد کرلیتا ہے۔تب ایسے شخص سے قرآنی آیات بولنا شروع کردیتی ہیں مراد ہے کہ اِن آیات کا گہرا علم اُس پر کھلنا شروع ہوجاتا ہے۔اپنے جن بندوں سے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کا

کام لینا ہوتا ہے وہ روح القدس پا کر کھڑے ہوتے ہیں۔سب سے پہلے وہ خود اللہ تعالیٰ سے ہدایت پاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں لوگوں کی ہدایت کیلئے مقرر فرما دیتا ہے۔ یادرکھیں کہ انتخابوں میں منتخب ہونے والے خلیفے اُنکے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ایسے لوگوں کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے۔اِس لیے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر ایک نئی دنیا کیلئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسّط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری کی رُو سے ملزم کرتا ہے۔سچائی کی رو سے اس طرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لائے پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اُسکی سچائی پر آسمانی نشان یہ ہیں اور حقیقت نمائی کی رُو سے اس طرح کہ وہ اس نبی متبوع کے تمام مغلقات دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے۔اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا ہے۔اور پردہ دری کے رُو سے اس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بیوقوف اور معارف دین کو نہ سمجھنے والے اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جناب اِلٰہی سے دُور و مہجور ہیں۔اِس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہِ الٰہیہ کا خلعت پا کر آتا ہے۔اور زکی اور مبارک اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔اور نہایت صفائی سے اِن باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبر بالا رادہ ہے اور درحقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت اِلٰہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور اِن پر ہنستے تھے اور اُن کو خلاف فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے۔یا اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی کے ان کو مانتے تھے۔اب اُسکے آنے سے اور اُسکے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسّف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقل مندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بیوقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے۔غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم وبیش حسب اِستعداد مختلفہ اپنے رنگ میں لے لیتا ہے۔اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دکھ اس کو دیتے اور طرح طرح کی باتیں اُسکے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اس کو ستاتے اور اُس کی ذلت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے اسلئے آخر اُن سب پر غالب آتا ہے۔اور اُسکی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں پھیلتی ہیں اور جب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زمین اُسکی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں۔سو اُس کیلئے ایک روشن گواہی خوارق کے رنگ میں دعاؤں کے قبول ہونے کے رنگ میں اور حقائق و معارف کے رنگ میں آسمان سے اُترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور اندھوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اِس وقت حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ اُن کو بوجہ نیک ظن اور قوت ایمان کے صدیقوں کی شان کا ایک حصہ ملتا ہے اور یہ اُس کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔‘‘(روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۱)

اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔’’فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰالِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ ‘‘(النساء:۶۰)اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے۔

بانئے جماعت اور ہمارے سب کے آقا حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام جب ایک صدی قبل تجدید دین کیلئے مبعوث ہوئے تھے تو آپ نے اُمت سے یہی فرمایا تھا کہ آئیں ہم اِرشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں اپنے ہر قسم کے تنازعات (حیات مسیح یا ختم نبوت وغیرہ وغیرہ) کا فیصلہ کرلیں۔جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی نصیحت پر عمل کرلیا وہ تو ہدایت پا گئے لیکن جنھوں نے اپنے خود تراشیدہ عقائد کو قرآن کریم کی روشنی میں پرکھنا گوارا نہ کیا وہ آج تک ضلالت و گمراہی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ ؎

شکرِ خدائے رحماں! جس نے دیا ہے قرآں　　غنچے تھے سارے پہلے اَب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اِس کا گہنا　　دِلبر بہت ہیں دیکھے دِل لے گیا یہی ہے
دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں　　قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

عزیزم۔یہ بھی یادرکھیں کہ اگر اُمت محمدیہ میں پیشگوئی مسیح موعود کے سلسلہ میں غلطی لگ سکتی ہے اور اِس پر از سرِ نو غور و خوض (reconsider) ہوسکتا ہے تو پھر جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں غلطی کیوں نہیں لگ سکتی اور اِس پر از سرِ نو غور و فکر کیوں نہیں ہوسکتا۔؟ خاکسار مدت سے جماعت احمدیہ قادیان اور لاہور کو اپنے تنازعات کے حل کیلئے قرآن کریم، آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ ارشادات اور حضرت بانئے جماعتؑ کے اِلہام اور کلام کی طرف بلا رہا ہے لیکن یہ دونوں گروپ لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے یہ دونوں گروپ حضرت بانئے جماعتؑ کی محبت اور پیروی کا دم تو بھرتے ہیں لیکن قرآن اور حضورؑ کے مبشر اِلہامات کے قریب پھٹکنے کیلئے بھی تیار نہیں۔بقول غالب ؎

بے کلی بے سبب نہیں غالب　　کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لوگوں سے میری استدعا یہ ہے کہ اگر کوئی عقیدہ مندرجہ بالا ذرائع سے غلط ثابت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اُس غلط عقیدہ کو چھوڑ دیا جائے اور اُس پر ضد نہ کی جائے اور جس دعویٰ اور عقیدہ کو یہ ذرائع سچا ثابت کردیں یا کم از کم اُسکی سپورٹ کریں تو اُسکے آگے سرِ تسلیم خم کرلینا چاہیے۔ عزیزم مبشر احمد صاحب۔ کیا یہ میری اِستدعا اِرشادِ باری تعالیٰ کے عین مطابق نہیں ہے؟ ہمارے باہمی تنازعات کو حل کرنے کیلئے اس سے بہتر اور عمدہ نسخہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ میری اس درخواست میں کیا قباحت ہے اور کیا یہ میں بری بات کہہ رہا ہوں۔؟ یہ چند تمہیدی باتیں ہیں جو میں نے آپکے گوش گزار یں ہیں۔

اب میں آپکی ای میلز میں اُٹھائے گئے سوالات کی طرف آتا ہوں۔ بات شروع کرنے سے پہلے آپ سے میرا یہ سوال ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ اور آپکے غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر آپکا ایمان پختہ ہے۔؟ اور کیا آپ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کو قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے اِلہام اور کلام کی روشنی میں جاننے کیلئے تیار ہیں۔؟ اگر آپکا ایمان پختہ ہے اور آپ اس کام کیلئے تیار ہیں تو بشرطِ تقویٰ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ واضح رہے کہ ہم احمدی یقین رکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو آپکی دعاؤں کے جواب میں مبشر اولاد ملی تھی لیکن ہمارا تنازعہ حضورؑ کی اولاد کے مبشر ہونے یا نہ ہونے کا نہیں بلکہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا ہے کہ اِس پیشگوئی کا مصداق کون ہے یا کون ہوسکتا ہے۔؟ میری کتاب ''غلام مسیح الزماں'' کے حصہ اوّل کا دوسرا باب غلام مسیح الزماں جو صفحات ۱۷۶ تا ۱۹۴ پر مشتمل ہے آپ اگر اس باب کو بغور پڑھیں تو آپ کو علم ہوجائے گا کہ میں نے حضورؑ کی اولاد کا کس رنگ میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ہمارا اصل موضوع یا متنازعہ امر حضورؑ کی اولاد نہیں بلکہ پیشگوئی مصلح موعود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کیساتھ فضل ہے۔ جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اَفادۂ عام اور افرادِ جماعت کی راہنمائی کیلئے اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ آپ کو یاد رہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت میں مہدی معہود کے ظہور اور مسیح ابن مریم کے نزول کی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی جو اِلہامی پیشگوئی نازل فرمائی تھی۔ یہ اِلہامی پیشگوئی بنیادی طور پر آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ پیشگوئی مسیح ابن مریم ہی کی تفسیر ہے لیکن اِسی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو بطور فرع ایک لڑکے کی بھی بشارت دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ اِلہامی پیشگوئی چار (۴) حصوں (parts) پر مشتمل ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ حصہ اوّل یعنی اِبتداء میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (مسیح ابن مریم) کا بطور رحمت ایک نشان ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور پھر قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان اور فضل اور اِحسان کا نشان فرماتے ہوئے اُسے فتح اور ظفر کی کلید قرار دیا ہے۔ آگے پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکی بعثت کی اغراض و مقاصد بیان فرمائی

ہیں وغیرہ وغیرہ۔حصہ دوم میں اللہ تعالیٰ نے وجیہہ اور پاک لڑکے اور زکی غلام کی بشارات کا ذکر فرمایا ہے۔حصہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے پہلے نشان یعنی مبشر لڑکے کی خصوصیات کا مفصل ذکر فرمایا ہے اور حصہ چہارم میں پھر اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔اب خاکسار ذیل میں اِن چاروں حصوں کا الگ الگ ذکر کرتا ہے۔یہ یاد رکھیں کہ میں نے اس اِلہامی پیشگوئی کا کوئی فقرہ آگے پیچھے نہیں کیا اور نہ ہی یہ حصے میں نے بنائے ہیں بلکہ اِس اِلہامی پیشگوئی کا نزول ہی اِس طرح ہوا تھا ۔مجھے فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِطلاع دی گئی ہے۔

حصہ اوّل۔۔۔نشان رحمت یعنی زکی غلام کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا اِبتدائی تعارفی حصہ

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو(جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کردیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔‘‘

حصہ دوم۔۔۔اِلہامی پیشگوئی میں دو(۲) وجودوں کی بشارت

’’سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام(لڑکا) تجھے ملے گا۔‘‘

حصہ سوم۔۔۔وجیہہ اور پاک لڑکا اور اُسکی صفات کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا حصہ

’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔‘‘

حصہ چہارم۔۔۔زکی غلام اور اُسکی صفات کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا آخری حصہ

’’اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘

اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق

عزیزم۔۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے یہ اصل الفاظ ہیں اور اِسی اِلہامی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کہا جاتا ہے۔اِس الہامی پیشگوئی سے کیا ثابت ہوتا ہے یا اِس اِلہامی پیشگوئی کے متعلق حقائق کیا ہیں۔؟ یہ حقائق درجِ ذیل ہیں:۔

(۱) اِس اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو(۲) نشانوں یا دو(۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرے نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے۔مثلاً۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔اور(۲) ایک زکی غلام(لڑکا) تجھے ملے گا۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے اِلہامی کلام میں ’’وجیہہ اور پاک لڑکے‘‘ کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ یہ فرمادیا ہے کہ ’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا‘‘۔لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق لڑکے کی طرح کچھ نہیں فرمایا کہ وہ کیا ہوگا اور کون ہوگا۔؟ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ بعدازاں زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ اور حکیمانہ رنگ

میں بہت کچھ بتا بھی دیا جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔

(۳) زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اِس کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں (لڑکا) اِلہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اِجتہاد ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ دونوں وجود (لڑکا اور غلام) اللہ تعالیٰ کے علم میں اور اُسکی رضا کے مطابق حضور علیہ السلام کے لڑکے ہوتے تو اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے بعد ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا'' فرمانے کی بجائے فرماتا کہ ''وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہونگے''۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف لڑکے کے متعلق فرمادیا کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔

(۴) ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کو ہی مصلح موعود فرمایا گیا ہے اور اِسکے متعلق پیشگوئی ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔۔ سے شروع ہوکر۔۔۔اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔۔۔۔۔اور پھر۔۔۔اُس کیساتھ فضل ہے۔۔۔۔۔ سے شروع ہوکر۔۔۔۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا'' آخر تک جاتی ہے۔ اِن دونوں وجودوں (لڑکا اور غلام) میں کون مصلح موعود ہے۔ سورہ مریم اس سلسلہ میں کسی بھی حق کے متلاشی کیلئے بشرط تقویٰ کافی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ خاکسار پہلے بھی عرض کر چکا ہے کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حق میں ہے لیکن اِسی پیشگوئی میں ''وجیہہ اور پاک لڑکے'' کی پیشگوئی بطور فرع شامل ہے۔

(۵) اِس اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی ہے کہ یہ ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' اور یہ ''زکی غلام'' کب پیدا ہونگے۔؟ اِلہامی پیشگوئی کے الفاظ ہمیں بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس معاملہ میں مکمل طور پر لاعلم رکھا ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام (مصلح موعود) کی پہچان کیلئے درج ذیل الفاظ میں اُسکی قطعی، علمی اور مرکزی نشانیاں بیان فرمائیں ہیں:۔

☆ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔☆

مجھے اُمید ہے کہ اِلہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جو چھ باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں جماعت احمدیہ میں کسی بھی صاحب علم و صاحب نظر کو نہ اِن میں کوئی شک ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے متعلق چھ حقائق ہیں جن سے اِنکار ممکن نہیں ہے اور اُمید ہے آپ بھی اِن سے اتفاق کریں گے۔

(۷) عزیزم مبشر احمد صاحب۔ اِن چھ (۶) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ زکی غلام جس کے متعلق حضورؑ کا یہ اِجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اِس اِجتہادی خیال کے مطابق پیدا ہونیوالے جسمانی لڑکے نے بھی حضورؑ کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔ واضح ہو کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؑ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸۔جون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اِس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں:۔

''شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہورہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب اِلٰہی میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہوجائے۔۔۔ اِن دنوں میں اِتفاقاً ئی شادی کیلئے دو (۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب اِنکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قِسمت میں ذلّت ومحتاجگی و بےعزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اِشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت و صاحبِ سیرت لڑکا (موعود زکی غلام۔ناقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارساطبع سے پیدا ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔''

(تذکرہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳/ مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲۔۱۳)

حضور علیہ السلام کے اِس خط سے درج ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) آپؑ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں سبز رنگ کا بڑا پھل ''زکی غلام'' آپکا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) یہ کہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ سے ہوگا۔

عزیزم مبشر احمد صاحب! حضورؑ اپنے الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ پسر موعود یا خاص لڑکا نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہوگا۔ ازاں بعد یہ تیسری شادی تو ہو نہ سکی لیکن یہ زکی غلام (مزعومہ لڑکا) حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے بھی پیدا نہ ہوا۔ اِس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بشیر احمد اوّل کی پیدائش۔ مورخہ ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کے دن بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے۔ حضورؑ اسکے متعلق اپنے اِشتہار بنام ''خوشخبری'' میں فرماتے ہیں۔

''اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۴۱)

حضورؑ نے بشیر احمد اوّل کی پیدائش پر اس لڑکے کو ''مولود مسعود'' کا نام دے کر اسے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا واضح اِشارہ فرمادیا تھا لیکن رضائے الٰہی کے تحت یہ بچہ پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت ہو گیا۔ چنانچہ ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ نے مولوی نور الدینؓ کو ایک خط لکھا۔ اس خط میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

☆ یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چندروزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چندروز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اِشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔۔۔۔ بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔ ☆ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹/ مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اب متذکرہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ بشیر احمد اوّل کی وفات پر حضورؑ سمجھ چکے تھے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دونوں وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔ وجیہہ اور پاک لڑکا تو بشیر احمد اوّل کی شکل میں پیدا ہو کر پیشگوئی کے الفاظ کے عین مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔ اب پیچھے دوسرا وجود یعنی زکی غلام رہ گیا تھا اور اسی کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا اور اسی کے متعلق فرمایا تھا۔۔۔''اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اِسکی تعریف ہے''۔

سبز اِشتہار کی حقیقت۔ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام نے بشیر احمد اوّل کی وفات پر یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو مخالفین کی نکتہ چینیوں کے جواب میں ایک اشتہار تحریر فرمایا جو کہ سبز رنگ کے اوراق پر شائع ہونے کی وجہ سے سبز اشتہار کے نام سے موسوم ہو گیا۔ اِس اِشتہار کا اصل نام ''حقانی تقریر بر واقعہ وفاتِ بشیر'' تھا۔ یہ واضح رہے کہ حضورؑ نے سبز اشتہار میں جو کچھ پسر موعود (مصلح موعود) کے متعلق فرمایا تھا وہ کوئی پختہ اور الہامی بات نہیں تھی بلکہ آپ علیہ السلام کا ایک اِجتہادی خیال تھا جس پر آپؑ بعد ازاں قائم نہ رہے۔ حضورؑ اس اشتہار کے حاشیہ میں رقم فرماتے ہیں۔

(۱) ''اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' (سبز اشتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حاشیہ) اِسی سبز اشتہار میں آگے جا کر حاشیہ ہی میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۲) ''اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔'' (ایضاً صفحہ ۴۶۷۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

واضح ہو کہ یہ بات قطعی طور پر درست ہے کہ (۱) ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے نزول کے بعد حضورؑ نے دونوں وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کو ایک

پیشگوئی یا ایک وجود سمجھتے ہوئے اِلہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا (۲) ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' یعنی بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ مذکوہ اِلہامی پیشگوئی دو (۲) پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو کہ غلطی سے ایک سمجھ لی گئی تھی (۳) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کا اگلا حصہ جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ سبز اشتہار کی تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ زکی غلام (مصلح موعود) حضورؑ کے خیال میں آپ کا کوئی لڑکا ہے۔ تبھی آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اوراس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔''

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ اب تنقیح طلب امر یا سوال یہ ہے کہ جب دوسرا بشیر یا بشیر ثانی پیدا ہوتا ہے تو کیا حضورؑ دوسرے بشیر کے متعلق اپنے سبز اِشتہار والے موقف (اوراس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے) پر قائم رہتے ہیں یا کہ آپکا موقف بدل جاتا ہے۔؟؟

خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ جب بشیر ثانی یا دوسرا بشیر پیدا ہوتا ہے تو حضورؑ نے مصلح موعود کے سلسلہ میں اپنا سبز اشتہار والا موقف بدل لیا تھا۔ یہ درست ہے کہ سبز اشتہار میں تو آپؑ نے فرمایا تھا کہ ''اوراس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے'' لیکن بشیر ثانی کی پیدائش کے بعد آپ اپنے اس موقف پر قائم نہ رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سبز اشتہار میں ظاہر کی گئی آپکی رائے اِجتہادی تھی نہ کہ اِلہامی۔ آپکی یہ رائے اگر اِلہامی ہوتی تو کبھی نہ بدلتی۔ اوراس حقیقت کا ثبوت حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ ہیں۔ مثلاً۔ بشیر ثانی کی پیدائش کے دن یعنی ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے ایک اشتہار بعنوان ''تکمیل تبلیغ'' لکھا اوراس میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎ اے فخر رسل قرب تو معلومم شد ۔ دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ
پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہٖ تعالےٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔'' ☆ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ آپ نے اپنے بھائی سید مولود احمد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے درج ذیل الفاظ لکھے ہیں۔ آپ نے اپنے الفاظ میں حضورؑ کی دو کتب کا ذکر کیا ہے۔ (۱) تریاق القلوب (۲) سبز اِشتہار۔ یہاں پر چونکہ خاکسار سبز اِشتہار کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہے لہٰذا میں نے آپکے الفاظ یہاں درج کیے ہیں۔ آگے جب میں حضورؑ کی کتاب تریاق القلوب کا ذکر کروں گا تب پھر آپکے یہ الفاظ دوبارہ ڈسکس (discuss) کروں گا۔ آپ لکھتے ہیں۔

If you read the book Taryaqul Quloob, Huzur (as) has been given great prophecies about his progeny and he was promised that he will be given very pious children. For example about the birth of Hadhrat Mirza Bashir uddin Mahmood (ra), Huzur stated., that this eldest son of mine was given the name Mahmood and about this son I have written at the end of "Sabz Ishtihar". Sabz Ishtihar is only talking about the promised son (the Musleh Maood). In other words, Huzur (as) is saying that the promised son that I mentioned towards the end of Sabz Ishtihar was this very son. Read Ruhani Khazain, Jild 15, book Taryaqul Quloob, Page 219. Huzur (as) on the same page goes on to say this Ilham was "Pisr e Maood" and then he mentions a Farsi couplet and calls this son "Fakhr e Rusul". (pride of prophets)

اگر تم کتاب تریاق القلوب کا مطالعہ کرو گے تو حضورؑ کو آپکی اولاد کے بارے میں بڑی بڑی پیشگوئیاں دی گئی تھیں اور آپؑ سے وعدہ فرمایا گیا تھا کہ آپؑ کو بہت پاکیزہ بچے دیئے جائیں گے۔ مثال کے طور پر حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے متعلق حضورؑ بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرا سب سے بڑا لڑکا جس کا نام محمود رکھا گیا ہے اوراس لڑکے کے

متعلق میں نے ''سبز اشتہار'' کے آخر پر لکھا تھا۔سبز اشتہار پسر موعود (مصلح موعود) کے متعلق ہی ہے۔بالفاظ دیگر حضورؑ نے فرمایا ہے کہ موعودلڑکا جس کا میں نے ''سبز اشتہار'' کے آخر پر ذکر فرمایا ہے وہی پسر موعود ہے۔روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب صفحہ نمبر ۲۱۹ پڑھیۓ۔حضورؑ اِسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ یہ اِلہام ''پسر موعود'' کے متعلق ہے اور پھر فارسی کے ایک شعر کا ذکر فرماتے ہیں اور اس لڑکے کو ''فخر الرسل'' (رسولوں کا فخر) فرمایا ہے۔''

عزیزم مبشر احمد صاحب۔آپکے اس موقف کو کہ ''سبز اِشتہار پسر موعود (مصلح موعود) کے متعلق ہی ہے۔بالفاظ دیگر حضورؑ نے فرمایا ہے کہ موعودلڑکا جس کا میں نے ''سبز اِشتہار'' کے آخر پر ذکر فرمایا ہے وہی پسر موعود ہے۔'' خود ملہم یعنی حضورؑ کے اپنے الفاظ ردّ کر رہے ہیں۔جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔''

مجھے امید ہے آپ کو بھی حضورؑ کے درج بالا الفاظ سے اتفاق کرنا چاہیے کیونکہ یہ الفاظ اُسی برگزیدہ انسان کے ہیں جس نے سبز اشتہار میں فرمایا تھا۔''اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' (باقی رہا سوال فارسی اِلہامی شعر کا تو اس ضمن میں عرض ہے کہ بلاشبہ یہ شعر مصلح موعود کے متعلق ہی ہے اور جماعت احمدیہ میں جو کوئی بھی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوا وہ اِس شعر کا مصداق بھی ہوگا۔) اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ حضورؑ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ''اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی'' کیا آئندہ حضورؑ نے اپنے وعدہ کے مطابق کسی کتاب یا رسالے یا اشتہار میں بشیر ثانی یا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق یہ فرمایا کہ ''میرا یہ لڑکا محمود پسر موعود یعنی مصلح موعود ہے''۔؟ آئندہ صفحات میں خاکسار اس سوال کے متعلق کچھ لکھے گا لیکن آگے جانے سے پہلے خاکسار فرض کے طور پر مان لیتا ہے کہ اگر بالفرض حضور نے کسی جگہ اپنے لڑکے بشیر الدین محمود احمد کے متعلق لکھ دیا ہو کہ ''میرا یہی لڑکا موعود مولود موعود یا مصلح موعود ہے۔'' تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضورؑ کے ایسا فرمانے سے کیا بشیر الدین محمود احمد کا مصلح موعود ہونا ثابت ہو جائیگا۔؟ جواباً عرض ہے کہ حضورؑ کے اپنے الفاظ کے مطابق ہرگز نہیں۔مثال کے طور آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔'' (آسمانی فیصلہ۔تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

(۲) ایک اور جگہ پر آپؑ اِرشاد فرماتے ہیں:۔''اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اوّل۔ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔'' (حُجّۃ اللہ (۱۸۹۷ء) روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

حضور علیہ السلام کے متذکرہ بالا دونوں اقتباسات سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً) ملہم کا ذاتی کلام اور اُس پر نازل ہونیوالا اللہ تعالیٰ کا کلام برابر نہیں ہو سکتے۔انبیاءؑ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہٰذا اُنکے کلام میں بھی اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے۔

(ثانیاً) کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اسکے الہام میں اگر کوئی تضاد پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو ہمیں بہر حال نبی کے الہام کی پیروی کرنی چاہیے۔مجھے امید ہے کہ مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں وہ لوگ جو سبز اشتہار میں مذکور متذکرہ بالا دونوں حوالہ جات کی روشنی میں خلیفہ ثانی کو مصلح موعود بنانے کیلئے دلیل پکڑتے ہیں کی بخوبی تشفی ہوگئی ہوگی۔

بشیر احمد اوّل کے مثیل کا اِلٰہی وعدہ اور بعد ازاں اس وعدہ کا اِیفا

خاکسار نے ''اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق'' کے ضمن میں دوسری حقیقت یہ بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''وجیہہ اور پاک لڑکے'' کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ یہ فرمایا ہے کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔اور جیسا کہ میں پہلے حضورؑ کے الفاظ کیساتھ یہ ثابت کر آیا ہوں کہ اِلہامی پیشگوئی کے اس حصے کا مصداق بشیر احمد اوّل تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی مخفی مقصد کی تکمیل کی خاطر بشیر احمد اوّل کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور حضورؑ کو اُسکے مثیل کی بشارت دیدی۔جیسا کہ حضور علیہ السلام سبز اِشتہار میں ہی فرماتے ہیں۔

(۱) (الف) ''اور خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ'' (سبز

اشتہار۔روحانی خزائن جلد۲صفحہ۴۶۳تذکرہ صفحہ۱۳۱۔مجموعہ اشتہارات جلد۱صفحہ۱۷۹حاشیہ)

(۲)(ب)''ایک اِلہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔''(تذکرہ صفحہ۱۳۱بحوالہ مکتوب۴۔دسمبر۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

(۳)مثیل بشیر احمد اوّل کے سلسلے میں حضورؑ اپنی کتاب سرّ الخلافہ میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

''اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْنـاً صَغِیْرًا وَّ کَانَ اسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَـفَـضُّلًا عَـلَیْکَ۔''(تذکرہ صفحہ۱۳۰۔روحانی خزائن جلد۸صفحہ۳۸۱بحوالہ سرّ الخلافۃ صفحہ۵۳مطبوعہ۱۸۹۴ء)ترجمہ۔میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیرخوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت اِلٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہوا ُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔اِس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے(یعنی اُس کا مثیل عطا ہوگا۔سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔چناچہ اِسی بشارت کے تحت پھر مثیل بشیر احمد(اوّل)یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہوکر موعود وجیہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ ضمنی الہامی پیشگوئی کے مصداق بنے ہیں۔بطور خلیفہ ثانی اُن کا باون(۵۲)سالہ دورِ خلافت اور اس دوران جماعتی ترقی اُنکے مثیل بشیر احمد اوّل(موعود لڑکا)ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کیساتھ جو لڑکے کے سلسلہ میں وعدہ کیا تھا وہ پورا فرمادیا۔اب سوال رہ جاتا ہے کہ ۲۰فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے اصل نشان یعنی زکی غلام کا کہ اُس کا معاملہ کیا ہے۔؟

۱۸۹۷ء تک زکی غلام یعنی مصلح موعود کا کوئی تعین نہیں تھا

عزیزم مبشر احمد صاحب۔آپ تو لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے سبز اشتہار میں پسر موعود(مصلح موعود)کا تعین فرمادیا تھا جب کہ امرِ واقع یہ ہے کہ حضورؑ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا کوئی تعین نہیں فرمایا تھا۔ستمبر۱۸۹۴ء میں میاں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضورؑ اِرشاد فرماتے ہیں:۔

''یہ سچ ہے کہ ۸۔اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہوگیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علٰی الکاذبین۔''(انوار الاسلام(۱۸۹۴ء)روحانی خزائن جلد۹صفحہ۴۰)

حضورؑ کے اس رسالے انوار الاسلام کی تاریخ تصنیف ۵ستمبر۱۸۹۴ء ہے اور اس وقت حضورؑ کے دو لڑکے زندہ موجود تھے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اور مرزا بشیر احمد۔لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ حضورؑ کا یہ حوالہ اس اَمر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپؑ نے ۱۸۹۴ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق''مولود موعود''یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا۔اگر موجود لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد)میں سے کسی کو آپ نے مولود موعود قرار دیا ہوتا تو یہاں آپ اِس کا ذکر فرماتے اور کہتے کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے کو مولود موعود قرار دیا ہے۔جبکہ آپؑ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس طرح یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ ۱۸۸۸ء(سبز اشتہار)کیا ۱۸۹۴ء تک آپ نے اپنے کسی لڑکے کو بھی مولود موعود قرار نہیں دیا تھا۔

اسی طرح مئی ۱۸۹۷ء میں حضورؑ اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ حُجّۃ اللہ میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

''بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے کے سے قومیں برکت پائیں گی۔مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا اِلٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔''(حجۃ اللہ(۱۸۹۷ء)روحانی خزائن جلد۱۲صفحہ۱۵۸)

رسالہ حجۃ اللہ کی تاریخ تصنیف ۲۶مئی ۱۸۹۷ء ہے۔حضورؑ کا یہ حوالہ بھی اس اَمر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپؑ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا جبکہ اس وقت آپکے تین لڑکے(مرزا بشیر الدین محمود احمد،مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد)موجود تھے۔اب تک جو بحث ہوئی ہے اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ نہ''سبز اشتہار''میں،نہ اشتہار''تکمیل تبلیغ''میں اور نہ ہی بعد ازاں ۱۸۹۷ء تک حضور علیہ السلام نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود قرار نہیں دیا بلکہ اِسکے متعلق زکی غلام ہونے کا کوئی اِشارہ تک بھی نہیں کیا۔ہاں حضورؑ کو جو وجیہہ اور پاک لڑکا کی بشارت ہوئی تھی اور اِس لڑکے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔اِس بشارت کا اولاً۔مصداق بشیر احمد اوّل تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے شیرخوارگی میں وفات دے کر اپنے پاس بلالیا اور ساتھ ہی اُسکے مثیل کا وعدہ بھی دیدیا۔بشیر احمد اوّل کے بدلے میں یا اُسکے مثیل کے طور پر جو لڑکا پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام حضورؑ کو بشیر اور محمود بتایا تھا۔لہٰذا جب وہ لڑکا پیدا

ہوا تو حضورؑ نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ خلیفہ ثانی کا الہامی طور پر بشیر احمد اوّل کا مثیل ہونا تو مُسلّم ہے لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونا نہیں۔عزیزم مبشر صاحب۔کیا آپ اس حقیقت کو تسلیم کریں گے کہ حضورؑ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق بھی اُسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا تعین نہیں کیا تھا۔؟

تریاق القلوب میں لڑکوں کی پیدائش سے متعلقہ پیشگوئیوں کے متعلق وضاحت

خاکسار پہلے یہاں حضورؑ کی کتاب تریاق القلوب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔حضورؑ نے یہ کتاب جولائی ۱۸۹۹ء میں لکھنی شروع کی اور شروع ۱۹۰۰ء میں یہ کتاب مکمل ہوگئی تھی۔اس کتاب کے ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۲ میں حضورؑ نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر پچھتر (۷۵) ایسی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو کہ پوری ہو چکی تھیں۔آپؑ نے پیشگوئی نمبر ۲۱،۲۲،۲۳اور ۲۴ میں صفحات ۲۱۳ سے ۲۱۸ تک اپنے چاروں لڑکوں (مبارک احمد، بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) کی صرف پیدائش سے متعلقہ پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے۔کتاب کے صفحہ نمبر ۲۱۸ پر حضور علیہ السلام لکھتے ہیں۔

''اور عجیب تر یہ کہ چاروں لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی اِس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔اور اشتہار مذکور میں خدا تعالیٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا ہے۔دیکھو صفحہ ۳۔اشتہار ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر نمبر ۷۔سو جب اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔تب اس نام رکھنے کے بعد یکدفعہ وہ پیشگوئی ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آ گئی۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؑ نے اس اقتباس میں اپنے پسر چہارم (مبارک احمد) کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی سے نسبت دی ہے۔اس سے آگے یعنی صفحہ نمبر ۲۱۹ سے ۲۲۳ تک حضورؑ اپنے چاروں لڑکوں کی پیدائش سے متعلقہ پیشگوئیوں کا قدرے تفصیل کیساتھ ذکر کرتے ہیں۔خاکسار ہر قسم کے شک وشبہ کو دور کرنے کے واسطہ یہاں حضورؑ کے مفصل بیانات درج کرتا ہے۔اپنے بڑے لڑکے بشیر الدین محمود احمد کے متعلق آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اوران چاروں لڑکوں کے پیدا ہونے کی نسبت پیشگوئی کی تاریخ اور پھر پیدا ہونے کے وقت پیدائش کی تاریخ یہ ہے کہ محمود جو میرا بڑا بیٹا (صرف بیٹا نہ کہ پسر موعود۔ناقل) ہے۔اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونیوالے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہونگے۔پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بیخبر ہو۔تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔اور اسکے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔اور اسکے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد ۔ دیر آمدہٗ زراہ دور آمدہٗ۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹ بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

واضح رہے کہ حضورؑ نے تریاق القلوب میں اپنے اس لڑکے (بشیر الدین محمود احمد) کی ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی سے متعلق کوئی نسبت نہیں بیان فرمائی ہے۔صرف اِسکی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے وبس۔اس اقتباس کے آخر میں جس اِلہامی شعر کا ذکر ہے وہ پسر موعود یعنی مصلح موعود کے متعلق ہے۔اور جس وجود کو اللہ تعالیٰ مصلح موعود بنائے گا وہی اس اِلہامی شعر کا مصداق اور فخر الرسل ہوگا۔اگر چہ اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' کا مفصل حوالہ خاکسار پہلے درج کر چکا ہے لیکن یہاں ایک بار پھر میں اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' کا وہ متعلقہ حصہ درج کرتا ہوں جس میں حضورؑ نے اس لڑکے (بشیر الدین محمود احمد) کی صرف پیدائش کا ذکر فرمایا تھا۔آپؑ لکھتے ہیں۔

''آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔اب آپ کو علم بھی اور یقین بھی ہو جانا چاہیے کہ حضورؑ نے نہ سبز اشتہار میں، نہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں، نہ ہی تریاق القلوب میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق اِسکے پسر موعود ہونے کا کوئی ذکر نہیں فرمایا ہے۔اِس کے بعد حضورؑ اپنے دوسرے لڑکے بشیر احمد کے متعلق لکھتے ہیں۔

''اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے۔ اسکے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔ اور اس کتاب کے صفحہ ۲۶۲ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔ اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاتّٰی۔ یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَ یُنِیْرُ بُرْهَانَكَ۔ سَیُوْلَدُلَكَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ ۔ دیکھو صفحہ آئینہ کمالات اسلام۔ یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائیگا۔ تیرے لیے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا۔ اور نیز کہ شکل و شباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔ اور میرا نور قریب ہے (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو۔) ۔۔۔۔۔۔''

عزیزم۔ حضورؑ نے اپنے دوسرے لڑکے بشیر احمد کے متعلق پسر موعود ہونے کا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ اس سے پہلے حضورؑ بشیر الدین محمود احمد کا ذکر فرما چکے ہیں اور اگر وہ حضورؑ کے علم میں پسر موعود ہوتا تو حضورؑ بشیر احمد کے ذکر میں اِس کے متعلق پسر موعود ہونے کا خیال ظاہر نہ فرماتے۔ درج بالا اِلہام میں یہ جو قمر الانبیاء کا خطاب ہے یہ خطاب بھی مصلح موعود ہی کا ہے خواہ اُسے زکی غلام کہہ لیں یا پسر موعود ایک ہی بات ہے اِسکی مزید تفصیل جاننے کیلئے کتاب ''غلام مسیح الزماں'' کے صفحات ۱۸۸ تا ۱۹۲ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ آگے حضورؑ اپنے تیسرے لڑکے شریف احمد کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اور میرا تیسرا لڑکا جس کا نام شریف احمد ہے اِسکے پیدا ہونے کی پیشگوئی میرے رسالہ انوار الاسلام صفحہ ۳۹ کے حاشیہ پر درج ہے۔ اور یہ رسالہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا تھا۔ اور ستمبر ۱۸۹۴ء کو یہ پیشگوئی رسالہ مذکور کے صفحہ ۳۹ کے حاشیہ پر چھاپی گئی تھی۔ اور پھر جیسا کہ رسالہ ضیاء الحق کے اخیر ورق ٹائیٹل پیج پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ لڑکا یعنی شریف احمد ۲۴۔ مئی ۱۸۹۵ء کو مطابق ۲۷۔ ذیقعد ۱۳۱۲ھ پیدا ہوا۔ یعنی پیشگوئی کے شائع ہونے کے بعد نویں مہینے پیدا ہوا۔''

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؑ نے اپنے تیسرے لڑکے شریف احمد کے متعلق بھی کچھ نہیں فرمایا بلکہ صرف اُسکی پیدائش سے متعلقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس طرح یہاں تک یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ حضورؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں اپنے بڑے تینوں لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) کی پیدائش سے متعلق صرف پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا نہ کہ اِن لڑکوں میں سے کسی کے متعلق اُسکے پسر موعود (مصلح موعود) ہونے کا کوئی تعین کیا تھا۔ عزیزم۔ آپ لکھتے ہیں۔

If you read the book Taryaqul Quloob, Huzur (as) has been given great prophecies about his progeny and he was promised that he will be given very pious children. For example about the birth of Hadhrat Mirza Bashir uddin Mahmood (ra), Huzur stated., that this eldest son of mine was given the name Mahmood and about this son I have written at the end of "Sabz Ishtihar". Sabz Ishtihar is only talking about the promised son (the Musleh Maood). In other words, Huzur (as) is saying that the promised son that I mentioned towards the end of Sabz Ishtihar was this very son. Read Ruhani Khazain, Jild 15, book Taryaqul Quloob, Page 219. Huzur (as) on the same page goes on to say this Ilham was "Pisr e Maood" and then he mentions a Farsi couplet and calls this son "Fakhr e Rusul". (pride of prophets)

ترجمہ۔ اگر تم کتاب تریاق القلوب کا مطالعہ کرو گے تو حضورؑ کو آپکی اولاد کے بارے میں بڑی بڑی پیشگوئیاں دی گئی تھیں اور آپؑ سے وعدہ فرمایا گیا تھا کہ آپؑ کو بہت پاکیزہ بچے دیئے جائیں گے۔ مثال کے طور پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے متعلق حضورؑ بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرا سب سے بڑا لڑکا جس کا نام محمود رکھا گیا ہے اور اس لڑکے کے متعلق میں نے ''سبز اِشتہار'' کے آخر پر لکھا تھا۔ سبز اِشتہار پسر موعود (مصلح موعود) کے متعلق ہی ہے۔ بالفاظ دیگر حضورؑ نے فرمایا ہے کہ موعود لڑکا جس کا میں نے ''سبز اِشتہار'' کے آخر پر ذکر فرمایا ہے وہی پسر موعود ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب صفحہ نمبر ۲۱۹ پڑھیئے۔ حضورؑ اِسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ یہ اِلہام ''پسر موعود'' کے متعلق ہے۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ خاکسار نے نہ صرف کتاب تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۱۹ کا بلکہ صفحہ نمبر ۲۱۳ سے لے کر ۲۲۳ تک حضورؑ نے اپنے لڑکوں کی پیدائش کے متعلق جو پیشگوئیاں درج کی ہیں اُنکا مفصل ذکر کر دیا ہے۔ آپکی تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؑ نے تریاق القلوب میں اپنے تینوں لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) میں سے کسی کے متعلق اُسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا کوئی تعین نہیں فرمایا تھا۔ واضح رہے کہ تریاق القلوب کے علاوہ حضورؑ نے اپنی کتاب سراج منیر (روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحات ۳۶۔

۳۷)اور حقیقۃ الوحی (روحانی خزائن جلد۲۲صفحات ۲۲۷۔۲۲۸) میں بھی اپنے لڑکوں کی پیدائش سے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے لیکن اِن میں سے کسی (سوائے ایک لڑکے کے جس کا ذکر آگے آئے گا) کو بھی پسر موعود یا مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ابتداء سے ہی اپنے ''تین کو چار کرنیوالے'' لڑکے کا انتظار فرما رہے تھے جو نہ صرف آپؑ کے فہم بلکہ الہام کے مطابق بھی مصلح موعود تھا۔جیسا کہ اس کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل حوالہ سے ہوتی ہے۔حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''وانّ اللّٰہ بشّر نی فی ابنائی بشارۃً بعد بشارۃٍ حتّٰی بلّغ عددھم الیٰ ثلٰثۃٍ۔وانباء نی بھم قبل وجودھم بالالھام۔فاشعتُ ھذہ الانباء قبل ظھورھا فی الخواص والعوام۔وانتم تتلون تلک الاشتھارات۔ثم تمرون بھا غافلین من التعصّبات۔ وبشّرنی ربّی برابعٍ رَحمۃ۔وقال انّہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ۔ ''(روحانی خزائن جلد۱۱ صفحات۱۸۲بحوالہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

ترجمہ۔اوراللہ تعالیٰ نے میرے بیٹوں کے متعلق خوشخبری پر خوشخبری دی یہاں تک کہ ان کا عدد تین تک پہنچ گیا۔اور اِنکے وجود سے پہلے الہام کیساتھ اِنکی خوشخبری دی۔سو میں نے اُن خبروں کو اُنکے پیدا ہونے سے پہلے خاص و عام میں شائع کیا۔اورتم اِن اشتہاروں کو پڑھتے ہو پھر تعصب کی وجہ سے اُنکی پروا نہیں کرتے اور میرے ربّ نے اپنی رحمت سے مجھے چوتھے کی خوشخبری دی ہے اور فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا''۔

حضورؑ کے درج بالا الفاظ سے ثابت ہے کہ حضورؑ کے پہلے تینوں لڑکے جو زندہ موجود تھے ان میں سے کوئی بھی تین کو چار کرنیوالا نہیں تھا اور اِنکے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر کامل انکشاف فرمایا اور بذریعہ الہام آپؑ کو بتا دیا کہ تین کو چار کرنیوالا ابھی پیدا ہونا باقی ہے۔یہ الہامی یقین تھا جس میں غلطی کا احتمال نہیں ہوسکتا۔اوراب ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں اس تین کو چار کرنیوالے لڑکے جس کی بشارت ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی کے متعلق کیا فرمایا تھا۔؟

مصلح موعود کا واضح انکشاف اور تعین

تریاق القلوب میں حضورؑ اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (۱) ''ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا۔اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کردے گا۔سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہوگیا۔یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟'' (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد۱۵ صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳)''

اسی کتاب میں چوتھے لڑکے مبارک احمد کی پیدائش کے بعد اِسکے متعلق فرماتے ہیں۔(۲) ''اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اِسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔اور پھر انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۳ میں بتاریخ ۱۴۔ستمبر ۱۸۹۶ء یہ پیشگوئی کی گئی۔اور رسالہ انجام آتھم بماہ ستمبر ۱۸۹۶ء بخوبی ملک میں شائع ہوگیا۔اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں اس شرط کیساتھ کی گئی کہ عبدالحق غزنوی جو امرتسر میں مولوی عبدالجبار غزنوی کی جماعت میں رہتا ہے نہیں مرے گا جبتک یہ چوتھا بیٹا پیدا نہ ہولے۔اور اس صفحہ ۵۸ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر عبدالحق غزنوی ہماری مخالفت میں حق پر ہے اور جناب اِلٰہی میں قبولیت رکھتا ہے تو اس پیشگوئی کو دعا کر کے ٹال دے۔اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں کی گئی۔سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبّہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴۔صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہوگیا۔'' (ایضاً صفحہ ۲۲۱)

حضورؑ اپنے پسر چہارم کے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔ (۳) ''سو صاحبو وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہوگیا۔عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔یہ خود چوتھا تھا۔(ایضاً صفحہ ۲۲۳)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتاب تریاق القلوب کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہے کہ حضورؑ نے اس کتاب میں اپنے بڑے تینوں لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد،بشیر احمد اور شریف احمد) کی پیدائش کے متعلق صرف پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا اور اِن میں سے کسی کے متعلق بھی اُسکے پسر موعود ہونے کا کوئی واضح اشارہ نہیں دیا تھا۔چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو (۱) مولود مسعود (۲) اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی'' اور (۳) تین کو چار کرنے والا'' فرما کر واضح رنگ میں اِسے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا تھا۔اس تحقیق اور ثبوت کے بعد کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بالآخر اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق مصلح موعود ہونے کا کامل انکشاف فرما دیا تھا اب ہم آگے یہ معلوم کرتے ہیں کہ بعد ازاں اس ''تین کو چار کرنیوالے'' لڑکے کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی۔؟ اوائل ستمبر

۱۹۰۷ء میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ایک منذر خواب دیکھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔
ستمبر ۱۹۰۷ء:۔ ''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۱۸ بحوالہ بدر جلد نمبر ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)
بعد ازاں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن مبارک احمد فوت ہوگئے۔ لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ہی اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؑ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اِنَّانُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)
اب حلیم ہونا تو مصلح موعود کی ایک علامت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اُسکے متعلق فرماتا ہے۔ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم'' لہٰذا یہ حلیم غلام جس کی مبارک احمد کی وفات کے دن بشارت دی گئی تھی کوئی نیا غلام نہیں تھا بلکہ یہ وہی زکی غلام اور مصلح موعود تھا جس کی پہلے ہی الہامی پیشگوئی میں بشارت موجود تھی۔
اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور فیصلہ کن امر ظاہر فرمادیا۔ وہ یہ کہ اس حلیم غلام کو مبارک احمد کا مثیل قرار دے دیا۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی مصلح موعود مبارک احمد سے منتقل ہو کر آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی۔ جیسا کہ حضورؑ اپنے اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:۔
''لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اِنَّانُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ ترجمہ۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسلئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)
اب حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ میرا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود ہے یعنی وہی سبز رنگ کا بڑا پھل جو آپؑ نے اِلہامی پیشگوئی کے معاً بعد ایک کشف میں دیکھا تھا اور آپ اِس کا اپنے گھر میں انتظار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش یعنی ۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء کے بعد حضورؑ کے گھر میں بطور مثیل مبارک احمد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی آپکے جسمانی لڑکوں سے نکل کر آگے آپکی ذریت یعنی روحانی اولاد کی طرف منتقل ہوگئی۔ زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق آخری اِلہامی بشارت کب ہوئی؟

زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق آخری اور فیصلہ کن الہامی بشارت

۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء:۔ ''سَاَهَبُ لَكَ غُلَاما زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّة طَيِّبَة۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُه يحْيى۔ اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔۔۔۔۔ آمدنِ عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔'' (تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)
ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔۔۔۔۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔
عزیزم مبشر احمد صاحب۔ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی الہامی بشارت ''زکی غلام'' کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہیں الفاظ میں الہامی بشارت دیکر نہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ مصلح موعود ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا کہ حضورؑ کے جسمانی لڑکوں میں سے کوئی بھی اس الہامی بشارت کا مصداق نہیں ہوگا۔ عزیزم۔ یہ حقیقت اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ثابت کررہا ہے جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا تھا۔ اگر آپکا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت پر پختہ ایمان ہے تو کیا آپکے اس ایمان کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ آپ حضورؑ کے مبشر کلام سے یہ جو نتیجہ نکل رہا ہے اس پر بھی ایمان لاؤ۔؟ یہ بھی واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی اِنسان کا کیونکہ کسی کو مصلح موعود بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ کسی اِنسان کا یا لوگوں کا۔ کیا آپ اور جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو قبول کروگے؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!
ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک کی بحث میں یہ چاروں باتیں قطعی طور پر ثابت ہوگئی ہیں۔ (۱) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ایک کی بجائے دو (۲) وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کی بشارات دی تھیں (۲) اگرچہ حضور علیہ السلام کا شروع میں خیال تھا کہ یہ دونوں وجود آپکے صلبی لڑکے ہیں لیکن بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات نازل فرما کر بالواسطہ طور پر ظاہر فرمادیا کہ وہ حضور علیہ السلام کا کوئی صلبی لڑکا نہیں ہے (۳) یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' سے متعلقہ وعدہ مثیل بشیر احمد اوّل کے رنگ میں بشیر الدین محمود احمد کے وجود میں پورا کردیا۔ (۴) اِلہامی پیشگوئی میں وجیہہ اور پاک لڑکے کی بجائے زکی غلام مصلح

موعود ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے متعلق اس مفصل بحث کے بعد آخر میں ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی کے بعد جو مبشر الہامات کا سلسلہ نزول آپکی وفات تک جاری رہتا ہے خاکسار انہیں یکجائی طور پر ذیل میں درج کرتا ہے۔

۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی کے بعد غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر الہامات کا ترتیب وار نزول

(۲) ۱۸۹۴ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ"۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۳) ۱۸۹۶ء ۔" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔مَّظْهَرِالْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔"ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۴) ۱۳۔اپریل ۱۸۹۹ء۔" اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۵) ۲۶۔دسمبر ۱۹۰۵ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۶) مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِالْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۸) ۱۶۔ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۹) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔(۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت ۔"(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۰) ۶/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰی ۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ ....آمدن عید مبارک بادت ۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مصلح موعود کی آخری الہامی بشارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ" آمدنِ عید مبارک بادت"یعنی عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔کسی روحانی مصلح کی بعثت اہل دنیا کے لیے عید کی قائم مقام ہوتی ہے۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بھی اس نکتہ کی وضاحت اپنی مختلف کتب میں فرمائی ہے۔اس الہام کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ"عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو"اس کا کیا مطلب ہے؟؟؟ مصلح موعود سے متعلق اس آخری مبشر الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمادیا ہے۔اے میرے مہدی و مسیح :۔جب تیرا یہ موعود زکی غلام،جب تیرا یہ مصلح موعود دنیا میں آئے گا تو کچھ لوگ ایسے حالات پیدا کر چکے ہوں گے کہ جس کے نتیجہ میں تیری جماعت کے لوگ اس روحانی عید کو منانے کیلئے تیار نہیں ہونگے۔آج حضورؑ کی جماعت میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی بدولت کیا ایسے حالات پیدا نہیں کر دیئے گئے کہ کوئی بھی فرد جماعت مصلح موعود سے متعلقہ عید کو منانے کیلئے تیار نہیں ہے۔؟ کیا آج موعود زکی غلام کے متعلق حضورؑ کا یہ الہام عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو لفظ بہ لفظ پورا نہیں ہوگیا ہے۔؟؟؟ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

عزیزم مبشر احمد صاحب۔اس ضمن میں مزید کچھ عرض کرنے سے پہلے خاکسار اللہ تعالیٰ کی ایک سنت کا یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔وہ یہ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ بندے(نبی یا ولی) کو کسی بیٹے کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ مبشر(جس کی بشارت دی گئی ہو) اس دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ درج ذیل آیات میں بعض انبیاء کی مثالیں دیکر ہمیں اس حقیقت سے آگاہ فرماتا ہے۔

(ا)"رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ☆فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ط ---مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ☆"(صافات۔۱۰۱،۱۰۲،۱۰۳) ترجمہ۔(تفسیر صغیر)(اور ابراہیمؑ نے کہا) اے میرے ربّ! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔تب ہم نے اس کو ایک حلیم غلام کی بشارت دی۔پھر جب وہ غلام اِسکے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہوگیا تو اُس (ابراہیم) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔پس تو فیصلہ کر کہ اِس

میں تیری کیا رائے ہے۔۔۔۔۔ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

(۲)"وَ امۡرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ فَضَحِکَتۡ فَبَشَّرۡ نٰھَا بِاِ سۡحٰقَ وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ یَعۡقُوۡب ☆ قَالَتۡ یٰوَیۡلَتٰۤی ءَ اَلِدُ وَ اَنَا عَجُوۡزٌ وَّ ھٰذَا بَعۡلِیۡ شَیۡخًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیۡءٌ عَجِیۡب ☆ "(ھود۔۷۲،۷۳)ترجمہ۔(تفسیر صغیر)اور اُس (اِبراہیم) کی بیوی (بھی پاس ہی) کھڑی تھی۔اِس پر وہ بھی گھبرائی۔تب ہم نے اُسکی تسلی کے لیے اُس کو اِسحٰق کی اور اِسحٰق کے بعد یعقوب (کی پیدائش) کی بشارت دی۔اُس (اِبراہیم کی بیوی) نے کہا، ہائے میری ذِلت! کیا میں (بچّہ) جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی (ہوچکی) ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی حالت میں ہے۔یہ یقیناً عجیب بات ہے۔

(۳)"فَاَوۡجَسَ مِنۡھُمۡ خِیۡفَۃً ط قَالُوۡ الَا تَخَفۡ وَبَشَّرُوۡہُ بِغُلَامٍ عَلِیۡمٍ ☆فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُہٗ فِیۡ صَرَّۃٍ فَصَکَّتۡ وَجۡھَھَا وَ قَا لَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِیۡمٌ ☆قَالُوۡ اکَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ اِنَّہٗ ھُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ☆"(ذاریات۔۲۹تا۳۱)ترجمہ۔(تفسیر صغیر)اور (حضرت اِبراہیمؑ دِل میں) اُن سے کچھ ڈرا (وہ یعنی فرشتے اِس حالت کو سمجھ گئے) اور کہنے لگے، ڈر نہیں۔اور اُسے ایک علیم غلام کی بشارت دی۔اِتنے میں اُسکی بیوی آگے آئی جس کے چہرہ پر شرم کے آثار تھے۔پس اُس نے زور سے اپنے ہاتھ چہرے پر مارے اور بولی۔میں ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔اُنہوں نے کہا (یہ سچ ہے) تو ایسی ہی ہے لیکن تیرے ربّ نے (وہی) کہا ہے (جو ہم نے کہا ہے) وہ یقیناً بڑی حکمت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔

(۴)"قَالُوۡا لَاتَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ عَلِیۡم ☆قَالَ اَبَشَّرۡ تُمُوۡ نِیۡ عَلٰۤی اَنۡ مَّسَّنِیَ الۡکِبَرُفَبِمَ تُبَشِّرُوۡن ☆قَالُوۡابَشَّرۡنٰکَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِیۡنَ ☆"(الحجر۔۵۴، ۵۵، ۵۶)ترجمہ۔(تفسیر صغیر) اُنہوں (یعنی فرشتوں) نے کہا (کہ) تو خوف نہ کر، ہم تجھے ایک علیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔اُس نے کہا (کہ) کیا تم نے میرے بوڑھا ہوجانے کے باوجود مجھے یہ بشارت دی ہے، پس (بتاؤ کہ) کس بنا پر تم مجھے (یہ) بشارت دیتے ہو۔اُنہوں نے کہا کہ ہم نے تجھے سچی بشارت دی ہے۔پس تو نا اُمید مت ہو۔

(۵)"یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اِسۡمُہٗ یَحۡیٰے لَمۡ نَجۡعَل لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ☆قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا وَّ قَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡکِبَرِعِتِیًّا ☆قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَّ قَدۡ خَلَقۡتُکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ تَکُ شَیۡئًا ☆"(مریم۔۸،۹،۱۰)ترجمہ۔(تفسیر صغیر)(اِس پر اللہ نے فرمایا) اے زکریا! ہم تجھے ایک غلام کی خبر دیتے ہیں اِس کا نام یحیٰی ہوگا۔ہم نے اِس سے پہلے کسی کو اِس نام سے یاد نہیں کیا۔(زکریا نے) کہا۔اے میرے ربّ! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے، حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی اِنتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں۔(فرشتہ نے) کہا (کہ جس طرح تو کہتا ہے واقعہ) اِسی طرح (ہے) (مگر) تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ (بات) مجھ پر آسان ہے اور (دیکھ کہ) میں تجھے اِس سے پہلے پیدا کر چکا ہوں حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

(۶)"ھُنَالِکَ دَعَازَکَرِیَّا رَبَّہٗ قَالَ رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُ رِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ☆فَنَادَتۡہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیۡ فِی الۡمِحۡرَابِ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحۡیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِیًّامِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ☆ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ قَدۡ بَلَغَنِیَ الۡکِبَرُ وَامۡرَاَتِیۡ عَاقِرٌط قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفۡعَلُ مَایَشَآءُ ☆" (ال عمران۔۳۹،۴۰،۴۱) ترجمہ۔(تفسیر صغیر) تب زکریا نے اپنے ربّ کو پکارا کہا کہ اے میرے ربّ! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔تو یقیناً دُعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔اِس پر فرشتوں نے اُسے جبکہ وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ تجھے یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور نیکیوں میں سے (ترقی کرکے) نبی ہوگا۔اُس نے کہا کہ اے میرے ربّ مجھے لڑکا کس طرح ملے گا، حالانکہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔فرمایا اللہ ایسا ہی (قادر) ہے۔وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۷)"اِذۡقَالَتِ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنۡہُ اسۡمُہُ الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ وَجِیۡھًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰ خِرَۃِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ☆وَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الۡمَھۡدِ وَ کَھۡلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِیۡن ☆قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ وَ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ ط قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًافَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡن ☆"(ال عمران۔۴۶،۴۷،۴۸)ترجمہ۔(تفسیر صغیر) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس (مُبَشَّر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو (اِس) دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔اور پنگھوڑے (یعنی چھوٹی عمر) میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر ہونے کی حالت میں (بھی) اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔اُس (یعنی حضرت مریم) نے کہا (کہ) اے میرے ربّ! میرے ہاں بچہ کس طرح ہوگا حالانکہ کسی بشر نے (بھی) مجھے نہیں چُھوا۔فرمایا اللہ (کا کام) ایسا ہی (ہوتا) ہے۔وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے (اور) جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اِسکے متعلق صرف یہ فرماتا ہے کہ تو وجود میں آجا۔سو وہ وجود میں آجاتی ہے۔

(۸)"قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا☆قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَکُ بَغِیًّا ☆قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا☆"(مریم۔۲۰،۲۱،۲۲)ترجمہ۔(تفسیر صغیر)(فرشتہ نے) کہا۔میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ

میں تجھے (وحی کے مطابق) ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔ (مریم نے) کہا۔میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا۔حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھُوا۔اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔(فرشتہ نے) کہا (بات) اِسی طرح ہے (جس طرح تو نے کہی، مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے، کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اِسلئے یہ غلام پیدا کریں گے) تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت (کا موجب بھی بنائیں) اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے متعلق بار بار اِلہامی بشارات کی غرض وغایت

زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق تمام مبشر کلام اِلٰہی جو حضورؑ پر نازل ہوا تھا آپؑ نے شان انبیاء کے مطابق یہ تمام کلام اپنی زندگی میں مختلف اخبارات اور اپنی کتب میں شائع فرما دیا تھا۔حضورؑ کو اپنے اِلہامی کلام پر اِسکے کلام اللہ ہونے کے ضمن میں اتنا ہی یقین تھا جتنا آپ کو قرآن کریم کی وحی کے بارے میں یقین تھا۔آپ اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں۔"واِنْ کان الامر خلاف ذالك علیٰ فرض المحالِ فنبذنا کله من ایدینا کالمتاع الردّی و مادةِ السعال۔" (آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اِسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

آپ علیہ السلام نے بڑا زور دے کر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر سچا اِلہام اُسی الٰہی سنت کے مطابق ہونا چاہیے جو کہ قرآن کریم میں وارد ہو چکی ہے۔اور یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک اِلہام سچا بھی ہو اور وہ پورا بھی قرآنی سنت کے برخلاف ہو۔آپؑ فرماتے ہیں۔

'' یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مُہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔'' (انوار الاسلام، مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔جب ہم قرآن مجید کی روشنی میں غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر اِلہامات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مصلح موعود کے متعلق بار بار نازل ہونیوالے مبشر کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ اپنے مہدی و مسیح موعودؑ کو اور آپکے توسط سے آپکی جماعت کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ ابھی تک وہ مصلح موعود پیدا نہیں ہوا ہے۔وہ زکی غلام اپنی آخری بشارت یعنی ۶/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اِس مبشر کلام اِلٰہی میں سمجھا رہا تھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے کسی نبی یا ولی کو کسی بچے کی بشارت دی ہو جبکہ وہ بچہ اُسکی گود میں ہو یا اُسکے گھر میں کھیلتا پھر رہا ہو۔یہ بات میری سنت کے خلاف ہے۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح نہ صرف حضورؑ کے سارے جسمانی لڑکے بلکہ وہ تمام روحانی لڑکے بھی جو آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں ۶/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پیدا ہو چکے تھے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے باہر نکل جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی حقیقت اِس عاجز پر اِسی طرح منکشف فرمائی ہے جس طرح قریباً ایک صدی قبل اُس نے میرے بلکہ ہم سب کے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کا انکشاف فرمایا تھا۔یہ مبشر کلام اِلٰہی ہمیں درج ذیل دو (۲) یقینی نتائج پر پہنچاتا ہے۔اور کوئی بھی اِنسان جو قرآنی وحی اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو سچا مانتا ہے کیلئے ممکن نہیں کہ وہ ان دونوں نتائج کو چیلنج کر سکے یا جھٹلا سکے۔

(۱) غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے جسمانی لڑکوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد، مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد) میں سے کسی کو بھی مصلح موعود نہیں بنائے گا۔(۲) زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد یا مصلح موعود نے اپنے آخری مبشر اِلہام جو کہ مورخہ ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوا تھا کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔واضح رہے کہ میں کسی کا مخالف نہیں ہوں اور نہ ہی میرے دل میں کسی کے خلاف کینہ ہے۔میں کسی خاص قوم یا خاندان کو معزز نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک دنیا کا ہر اِنسان بشرطِ تقویٰ معزز ہے اور اُسکی عزت نفس کا خیال کرنا دوسروں کیلئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (حجرات۔۱۴) (۱۴) یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی اولاد کا احترام کرنا بھی میں ضروری خیال کرتا ہوں کیونکہ بہرحال یہ ایک عظیم اِنسان کی اولاد ہے۔لیکن اِس سب کے باوجود اِس ضمن میں اتنی گذارش ہے کہ عقیدت اپنی جگہ پر پیشگوئی مصلح موعود چونکہ ہم احمدیوں کے عقیدہ میں شامل ہے لہٰذا میرے لیے ضروری ہے کہ میں افرادِ جماعت کی آگاہی اور فکری راہنمائی کیلئے یہاں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے متعلق چند تلخ حقائق کی نشاندہی کر دوں۔اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد بڑے واضح طور پر زکی غلام (مصلح موعود) کو مثیل مبارک احمد قرار دے کر اپنے مبشر الہام میں یہ بخوبی ظاہر فرما دیا تھا کہ اُسکی پیدائش ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد ہوگی۔حضرت بانئے جماعتؑ اس زکی غلام اور مثیل مبارک احمد کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا انتظار کرتے کرتے بالآخر اِلٰہی تقدیر کے مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس دارُ الفنا سے رخصت ہو گئے۔اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔

مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود کے متعلق ۱۹۰۸ء میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کا مؤقف

یہ بات یاد رکھیں کہ زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد نہ حضورؑ کی زندگی میں آپکے گھر میں پیدا ہوا اور نہ ہی آپکی وفات کے بعد آپکے گھر میں پیدا ہوا۔ اس پر مخالفین نے کافی شور وغوغا کیا کہ زکی غلام اور مثیل مبارک احمد جس سے قوموں نے برکت پانی تھی وہ مرزا صاحب کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا لہٰذا مرزا صاحب نعوذ باللہ اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔ حضرت بانئے سلسلہ کی وفات کے وقت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی عمر اُنیس (۱۹) سال تھی اور آپ اس وقت رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے۔ آپ زکی غلام مسیح الزماں یعنی مثیلِ مبارک احمد جس کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا سے متعلق مبشر الہامات بطورِ خاص وہ مبشر الہامات جو مرزا مبارک احمد کی وفات کے بعد نازل ہوئے کے ضمن میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مورخہ جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں لکھتے ہیں:۔

(۱) ''اور پھر یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ زبان کے لحاظ سے بھی بیٹا آئندہ نسل کے کسی فرد پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ عربی میں اس طرح کثرت سے اِستعمال ہوتا ہے چنانچہ اکثر قبیلوں کے نام اُنکے کسی بزرگ کے نام پر ہوتے ہیں اور وہ اُسکی اولاد کہلاتی ہیں۔۔۔ جب دنیا اپنے طور پر ایک شخص کو صدیوں گذرنے کے بعد بھی ایک دوسرے شخص کا بیٹا قرار دیتی ہے اور عمر بن عبدالعزیز اور ہارون الرشید اُمیہ اور عباس کے لڑکے کہلاتے ہیں تو کیا وجہ کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی آئندہ ہونیوالے لڑکے کو اُن کے لڑکے کے نام سے پکار نہ سکے۔ کیا وہ کام جس کا اِنسان کو اختیار ہے خدا اُسکے کرنے سے معذور ہے۔؟ یا جب دنیا کے طالب ایک شخص کو کسی پہلے گزرے ہوئے شخص سے نسبت دیتے ہیں حالانکہ وہ اُس کا مستحق نہیں ہوتا تو کیا خدا جو خوب جانتا ہے کہ کون کس سے نسبت دیئے جانے کے لائق ہے ایسا نہیں کر سکتا۔؟ آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔ اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے تو آل محمدؐ کہلانے کے مستحق ہیں مگر حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی لڑکے کو اگر خدا تعالیٰ نے کسی مصلحت کی وجہ سے اُنکا لڑکا قرار دیا اور اُسکے وجود کی اُنکو بشارت دی تو وہ ناجائز ٹھہرا۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا اِن سے بھی زیادہ محدود طاقتوں والا ہے۔؟ یا اُس کو نسبت دینے کا علم نہیں اور وہ اِس بارہ میں غلطی کر بیٹھا ہے۔؟ (نعوذ باللہ) آج سینکڑوں نہیں ہزاروں لیکچرار اپنی تقریریں میں زور زور سے چلا چلا کر کہتے ہیں کہ اے بنی آدم ایسا مت کر یا ایسا کر وگر اُن سے کوئی نہیں پوچھتا کہ ہمارے باپ کا نام تو آدم نہ تھا پھر تم کیوں ہم کو اِس نام سے پکارتے ہو۔ مگر حضرت صاحب کی نسل میں سے ایک بچہ کو اگر اُنکا لڑکا قرار دیا گیا تو کونسا اندھیر آ گیا۔ کفیٰ ھٰذا کا اِلہام صاف ثابت کرتا ہے کہ بیٹے کے اِلہام آئندہ نسل کے کسی لڑکے کی نسبت ہیں اور پھر وہ اِلہام جس میں ہے کہ تیری اولاد تیرے نام سے مشہور ہوگی۔ اِسکی اور بھی تائید کرتا ہے کہ آئندہ نسل کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا کہا جا سکتا ہے اور خدا تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ کون اُنکا بیٹا ہونے کے لائق ہے اس لیے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کر دے خبر دی جائے اور اُس کو حضرت صاحب کا بیٹا قرار دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ نبی کریمؐ نے بھی تو فرمایا ہے کہ اہلِ فارس میں سے جو ایمان لائے وہ بنی فاطمہ میں سے ہے پس کیا اہلِ فارس خود حضرت فاطمہ کے لڑکے بن جاتے ہیں۔ اور پھر اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جیسے قرآن واحادیث میں کثرت سے یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ سے اگر خدا تعالیٰ نے اِس رنگ میں کلام کیا تو کیا حرج واقع ہوا مثلاً۔ قرآن شریف میں یہودیوں کو بار بار بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا ہے حالانکہ اِسرائیل کو فوت ہوئے قریباً اڑھائی ہزار برس گذر گئے تھے اور یہودیوں کو پھر بھی خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نام سے پکارا ہے اگر یہ محاورہ عرب کا نہ ہوتا اور کتبِ اِلٰہیہ میں ایسا طریق نہ ہوتا تو اُس وقت کے یہودی جو بات بات پر اعتراض کرتے تھے فوراً بول اُٹھتے اور شور مچا دیتے کہ دیکھو ایسا مت کہو ہم بنی اسرائیل نہیں۔ اور اپنے والدین کا نام بتاتے کہ اُنکی اولاد سے ہیں اور پھر قرآن شریف میں حضرت اِبراہیم کی نسبت آتا ہے کہ وو ھبنالہ اسحق و یعقوب یعنی ہم نے حضرت اِبراہیمؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے حالانکہ حضرت یعقوبؑ حضرت اِبراہیمؑ کے بیٹے نہ تھے بلکہ حضرت اِسحٰقؑ کے لڑکے تھے پس معلوم ہوا کہ خدا کے کلام میں ایسا آ جاتا ہے اور اِس میں اِعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔''

(رسالہ تشحیذ الاذہان ولیم۔۳ نمبر ۶۔۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

(۲) ''غور کرو کہ قرآن شریف میں صاف آتا ہے وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (پارہ ۱۷۔ سورۃ حج رکوع ۱۰) اور کوشش کرو اللہ کی راہ میں خوب کوشش جس نے پسند کیا تم کو اور نہیں کی تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی وہ دین جو تمہارے باپ اِبراہیمؑ کا ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اب کیا اِن آیات سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کے باپ کا نام اِبراہیم ہوتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرت اِبراہیمؑ کی طرز پر کام کرتا اور اُنکے بتائے ہوئے رستہ پر چلتا ہے اور اِسلام قبول کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایسا ہے جیسے اِبراہیمؑ کا بیٹا۔ ورنہ یہ بات تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کی سینکڑوں قومیں ایسی ہیں جو اِسلام میں داخل ہیں مگر حضرت اِبراہیم کی نسل سے نہیں اور نہ اُنکی قوم کا حضرت اِبراہیم کے خاندان سے کوئی تعلق ہے پس جب خدا تعالیٰ نے ہر ایک اُس شخص کو جو مسلمان ہوتا ہے اور خدا کی راہ میں کوشش کرتا ہے حضرت اِبراہیمؑ کا بیٹا قرار دیا اور بیٹے کے لفظ کو اِس قدر وسیع کر دیا کہ بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل کی بھی

کوئی شرط نہ رکھی تو پھر اگر آج اُس خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی کو اُنہیں کا بیٹا قرار دیا تو کیا حرج ہے جبکہ آج بیس کروڑ اِنسان جو مسلمان کہلاتے ہیں خواہ عرب کے رہنے والے ہوں یا شام کے۔ غرضیکہ ایران افغانستان ہندوستان چین جاپان کے علاوہ یورپ وامریکہ کے باشندے بھی حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے کہلا سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اُنکو ابراہیم کے بیٹے قرار دیتا ہے تو ایک شخص کو اگر حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا قرار دیا گیا تو کیا غضب ہوا۔ پھر حدیث دیکھتے ہیں تو اس میں بھی بہت سے ایسے محاورات پاتے ہیں مثلاً معراج کی رات جب آنحضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے حضرت اِبراہیمؑ کی نسبت پوچھا کہ یہ کون ہیں تو اُن کو اُنہوں نے جواب میں کہا هــــذا ابوك صالحاً یعنی یہ تیرا نیک باپ ہے، اور ایسا ہی حضرت آدمؑ کی نسبت فرمایا پس جب قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے تو پھر حضرت اقدسؑ پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُنکو ایک لڑکے کا وعدہ تھا جو پورا نہ ہوا۔ خدا کے وعدے ٹلا نہیں کرتے اور وہ پورے ہو کر رہتے ہیں اِسی طرح یہاں بھی ہوگا۔ اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔ اور اِس میری بات کی تائید خود حضرت اقدسؑ کے اِس اِلہام سے بھی ہوتی ہے جو میں اوپر درج کر آیا ہوں یعنی کَـفـیٰ هٰـذا۔ جسکے معنے یہ تھے کہ حضرت اقدسؑ کے ہاں اب نرینہ اولاد نہ ہوگی چنانچہ اُسکے بعد دو لڑکیاں ہوئیں اور لڑکا کوئی نہیں ہوا۔ اور خود حضرت اقدسؑ کا بھی یہی خیال تھا کیونکہ اُنہوں نے بھی ایک اِلہام جس میں بیٹے کی بشارت تھی اپنے پوتے پر لگایا تھا ورنہ اگر اُنکو یہ خیال ہوتا کہ میرے ہی بیٹا ہوگا تو پوتے پر کیوں لگاتے۔ سمجھتے کہ آئندہ بیٹا ہوگا اور وہ اِلہام پورا ہو جائے گا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ وہ اِلہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے خواہ پوتا ہو یا پڑپوتا ہو یا کچھ مدت بعد ہو۔'' (رسالہ تشحیذ الاذہان ولیم۔۳ نمبر۶۔ ۷صفحات ۳۰۱ تا ۳۰۳۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

(۱۱) ''نبی کریم ﷺ نے ریل کی سواری کی خبر دی تھی جو آجکل آکر پوری ہوئی تو کیا بیچ کی بارہ صدیوں کے لوگ دین اِسلام کو ترک کر دیتے اور کفر اختیار کر لیتے کہ وہ نئی سواری کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ پس جب سب نبیوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور اُنہوں نے آئندہ زمانہ کی خبریں بھی دی ہیں تو اگر حضرت مسیح موعودؑ نے کچھ آئندہ کی خبریں دی اور بتایا کہ میری نسل میں سے ایک ایسا لڑکا ہوگا ہیبت اِس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اُس کی مدد کیلئے اُتر آیا تو کیا ہوا اِس سے تو اُنکی اور بھی سچائی ثابت ہوگی اور اُس وقت کے لوگ اِس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے اور مزہ اُٹھائیں گے۔ آجکل کے لوگوں سے جو وعدے ہیں وہ اُن پر غور کریں اور اُن پر جو شکوک ہیں وہ بیان کریں اور توبہ استغفار ساتھ کرتے رہیں تا اُنہیں اصل حقیقت معلوم ہو اور خدا اپنے خاص فضل سے اُن پر سچائی کھول دے اور وہ صراطِ مستقیم دیکھ لیں تا کہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ ورنہ جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں یہ بیٹے کی پیشگوئی تو کسی ایسے لڑکے کی نسبت ہے، جو آپکی نسل سے ہوگا اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اُسکے ساتھ ہوگی۔ اور یہ بھی میں ثابت کر آیا ہوں کہ حضرت اقدسؑ کے اِلہامات میں ہی اِس قسم کے اِستعارہ نہیں ہیں بلکہ پہلے نبیوں کے کلام میں قرآن وحدیث میں بھی ہیں کہ بیٹا کہا جاتا ہے اور مراد نسل میں سے کوئی آدمی ہوتا ہے۔'' (رسالہ تشحیذ الاذہان ولیم۔۳ نمبر۶۔ ۷صفحہ ۳۰۵۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

تشحیذ الاذہان میں رقم فرمودہ بشیر الدین محمود احمد کے بیانات کے منطقی نتائج

حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد زکی غلام مسیح الزماں یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق نازل ہونیوالے اِلہامات کے متعلق یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے اُس وقت کے خیالات اور عقائد ہیں جب آپکی عمر صرف اُنیس (۱۹) سال تھی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے مضمون میں حضورؑ کے اِلہامات سے جو نتیجہ نکل رہا ہے اِس کو بڑے تقویٰ کیساتھ بیان کیا ہے۔ مورخہ جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء رسالہ تشحیذ الاذہان کے ولیم۔۳ نمبر۶۔ ۷صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۵ پر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شائع شدہ اِس تحریر سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ خاکسار ذیل میں اِسکے متعلق کچھ عرض کرتا ہے:۔

(۱) جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا بشیر الدین محمود احمد نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اپنے مضمون میں بڑی صاف گوئی اور تقویٰ کیساتھ یہ فرما کر کہ ''اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا'' واضح کیا تھا کہ زکی غلام (حلیم غلام یعنی مثیلِ مبارک احمد) سے متعلق مبشر کلام اِلٰہی جو حضورؑ پر آپکی وفات تک نازل ہوتا رہا، اِس کا مصداق کسی آئندہ زمانے میں پیدا ہوگا۔ بالفاظ دیگر اِس کا مطلب یہ تھا کہ حضورؑ کے ۱۹۰۸ء میں موجود لڑکے (مرزا بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) زکی غلام (مثیل مبارک احمد) سے متعلق مبشر اِلہامات کے مصداق نہیں تھے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اِسی زکی غلام کو جس کی بشارت ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر مورخہ ۶، ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہی مصلح موعود قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس غلام مسیح الزماں کا مفصل ذکر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں فرمایا ہے۔

(۲) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے مضمون میں آئندہ پیدا ہونے والے اِس عظیم الشان وجود کے متعلق یہ فرما کر کہ (ا) ’’اس لیے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کردے خبر دی جائے‘‘ (اا) ’’ہیبت اِس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اُس کی مدد کیلئے اُتر آیا‘‘ (ااا) ’’اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اُسکے ساتھ ہوگی‘‘ دراصل اُسی زکی غلام کا ہی ذکر فرمایا ہے جس کی یہ صفات ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موجود ہیں۔

(۳) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے مضمون میں سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۹ (وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (پارہ ۱۷۔سورۃ حج رکوع ۱۰) اور کوشش کرو اللہ کی راہ میں خوب کوشش جس نے پسند کیا تم کو اور نہیں کی تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی وہ دین جو تمہارے باپ اِبراہیم کا ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔) کا حوالہ دیکر یہ بتایا ہے کہ روحانی یا مذہبی دنیا میں کسی عظیم الشان برگزیدہ بندے کا بیٹا ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی پیروکار اُس عظیم الشان برگزیدہ بندے کی صُلب میں سے ہی ہو۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ابوالانبیا حضرت اِبراہیمؑ کو ہم سب مسلمانوں کا باپ قرار دیا ہے۔اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب مسلمانوں کے باپ ہیں اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ بھی اِسی طرح ہم سب احمدیوں کے باپ قرار پاتے ہیں۔

اور مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں جس عظیم الشان وجود اور جس مصلح موعود کا آئندہ زمانے میں پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ہے اُسکے تولّد کو ہم متذکرہ بالا سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۹ کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی جسمانی نسل تک محدود نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ اُسے حضورؑ کی ذریت یعنی جماعت میں سے مورخہ ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جب چاہے گا اور جہاں چاہے گا پیدا فرمادے گا اور وہ بقول مرزا بشیر الدین محمود احمد حضورؑ کا پانچواں بیٹا کہلائیگا۔وہ اِسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا بیٹا کہلائے گا جس طرح آپؑ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان بیٹے کہلاتے ہیں۔

(۴) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے اِس مضمون میں بار بار یہ بات کہی ہے کہ وہ آئندہ پیدا ہونیوالا عظیم الشان وجود یعنی مثیل مبارک احمد حضرت بانئے سلسلہ کی نسل میں سے ہوگا۔مرزا محمود احمد کا ایسا کہنے کی غالباً وجہ یہ تھی کہ حضورؑ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اپنا یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ یہ میرا جسمانی لڑکا ہوگا۔اَمر واقع یہ ہے کہ حضورؑ کا ’’زکی غلام‘‘ کے متعلق اپنا جسمانی لڑکا خیال کرنا آپؑ کا محض اپنا اِجتہادی خیال تھا۔اور پھر اِسی اِجتہادی خیال کی بنا پر آپؑ نے درمیان میں پیدا ہونیوالے تینوں لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد۔اِنکے نام صرف بطور تفاؤل رکھے گئے تھے) کو چھوڑ کر اپنے دو لڑکوں یعنی پہلے لڑکے (بشیر احمد اوّل) اور بعدازاں چوتھے لڑکے (مبارک احمد) پر ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی (زکی غلام مسیح الزماں) کو واضح طور پر چسپاں کیا تو نتیجتاً یہ دونوں لڑکے کم عمری میں ہی فوت ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق بعض مبشر اِلہامات میں اُسے ’’نافلہ‘‘ بمعنی زائد انعام بھی قرار دیا ہے۔لیکن جب حضورؑ نے اِس زکی غلام کو ’’نافلہ یعنی پوتا‘‘ سمجھ کر اپنے پہلے پوتے (مرزا بشیر الدین محمود احمد کے فرزندِ اکبر مرزا نصیر احمد بحوالہ حقیقۃ الوحی۔تصنیف ۱۹۰۶ء روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو وہ پوتا بھی فوت ہوگیا۔

(۵) یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو مبشر وجودوں کا وعدہ عنایت فرمایا تھا۔مثلاً (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا (۲) ایک زکی غلام۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ’’وجیہہ اور پاک لڑکے‘‘ کے متعلق تو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔‘‘ اب سوال ہے کہ کیا زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کیساتھ کوئی ایسا وعدہ فرمایا تھا کہ ’’ وہ زکی غلام تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا‘‘۔جواباً عرض ہے کہ ہرگز نہیں۔بعدازاں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے دونوں لڑکوں (بشیر احمد اوّل اور مبارک احمد) اور پوتے (نصیر احمد) کو وفات دے کر حضورؑ پر اور آپ کی جماعت پر یہ ظاہر فرمادیا کہ زکی غلام نہ حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہے اور نہ ہی وہ آپؑ کا کوئی پوتا ہے اور نہ ہی اُس کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ آپؑ کی صلب میں سے پیدا ہو۔

(۶) مرزا محمود احمد نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں بار بار حضورؑ کے اِس اِجتہادی خیال کی بنا پر کہا ہے کہ وہ (زکی غلام) آپکی نسل میں سے ہوگا۔مرزا محمود احمد ایک طرف تو اپنے مضمون میں یہ کہے جا رہے ہیں کہ ’’نبی کریمؐ نے بھی تو فرمایا ہے کہ اہلِ فارس میں سے جو ایمان لائے وہ بنی فاطمہ میں سے ہے پس کیا اہلِ فارس خود حضرت فاطمہ کے لڑکے بن جاتے ہیں‘‘۔؟ اور ساتھ سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۹ کا حوالہ دے کر یہ بھی فرماتے ہیں کہ روحانی یا مذہبی دنیا میں کسی عظیم الشان برگزیدہ بندے کا بیٹا ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی پیروکار اُس عظیم الشان برگزیدہ بندے کی صُلب میں سے ہی ہو لیکن ساتھ ہی بار بار حضورؑ کی نسل کی بھی رَٹ لگائے جا رہے ہیں۔جب وہ جانتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے باوجود اہل فارس حضرت فاطمہؓ کی نسل میں سے نہیں بن جاتے۔جب وہ جانتے تھے کہ روحانی یا مذہبی دنیا میں کسی عظیم الشان برگزیدہ بندے کا بیٹا ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی پیروکار اُس عظیم الشان برگزیدہ بندے کی صُلب میں سے ہی ہو۔یہ صرف بطور محاورہ ہے۔تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اپنے موعود زکی غلام کے متعلق لڑکا کہہ دینا کیا بطور محاورہ نہیں ہوسکتا۔؟ میں یہاں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ نہ صرف ہوسکتا ہے بلکہ یہ ہو چکا ہے۔جناب سید مبشر احمد صاحب۔مرزا بشیر الدین محمود احمد جون جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے مندرجہ بالا بیانات میں کیا فرما رہے ہیں۔؟ جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں یہ جو اُنہوں نے فرمایا تھا یہی سچ تھا۔لیکن یہ الگ بات ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب

اُنہیں تھوڑا سا ہوش آ گیا اور وہ خلیفہ ثانی بن گئے تو پھر ۱۹۰۸ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان میں رقم فرمودہ اپنے بیان سے مکرنے کیلئے اُنہوں نے کیا کیا بہانے تراشنے شروع کر دیئے۔؟ یہ ایک الگ داستان ہے اور خاکسار اِسکی تفصیل آگے بیان کرے گا۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حیثیت (status)۔آپ حضرت بانئ سلسلہ کے بڑے بیٹے تھے۔ ہوش سنبھالتے ہی آپ کو بھی پیشگوئی مصلح موعود کا علم ہو گیا تھا۔ اصحاب احمدؑ کی نظریں بھی آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ آپ کی دینی تعلیم وتربیت بھی اپنے وقت کے چوٹی کے علمائے دین کی نگرانی میں ہوئی۔ اور اس طرح یہ بات یقینی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود بچپن سے ہی آپکے اعصاب پر سوار تھی۔ خلافت اولیٰ کے دوران بھی آپ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے مشیر خاص رہے۔ پھر حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد لوگوں نے آپ کو لاعلمی میں مصلح موعود سمجھتے ہوئے خلافت کی مسند پر بٹھایا۔ اوران دنوں میں آپکی جو تقاریر شائع ہوئیں ان میں بھی آپ کو لوگوں نے مصلح موعود کا نام دیا اور اس کا ثبوت آج تک موجود ہے۔ ﴿دیکھیں نیوز نمبر ۵۔www.alghulam.com﴾ مبشر صاحب۔ اب سوال یہ ہے کہ لوگوں کو کس طرح پتہ چلا کہ خلیفہ ثانی ہی مصلح موعود ہیں؟ کیا اُن کو ۱۹۱۴ء میں الہام ہوا تھا؟ اگر ان کو الہام نہیں ہوا تھا تو پھر اپنے خیال اور اندازے کے مطابق ایک الہامی پیشگوئی کو کسی وجود پر خواہ وہ حضورؑ کا جسمانی بیٹا ہی ہو پر چسپاں کر دینا کیا ایک انتہائی خطرناک فعل نہیں تھا؟ ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو مسند خلافت پر بیٹھتے ہی کیا خلیفہ ثانی کو اپنے مصلح موعود ہونے کا الہام ہو گیا تھا؟ اور اگر نہیں تو پھر ان لوگوں کو جو آپ کو قبل از وقت پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بنا رہے تھے آپ نے کیوں نہیں روکا۔؟ سب لوگ جانتے ہیں کہ مرزا طاہر احمد کے خلیفہ رابع بننے کے بعد اسی سال یا اگلے سال جلسہ سالانہ پر آپکے متعلق بھی مثیل مصلح موعود کا نعرہ لگا تھا لیکن آپ نے ان لوگوں کو سختی کیساتھ منع کر دیا کہ یہ نعرہ مت لگاؤ۔ تو پھر خلیفہ ثانی نے ۱۹۴۴ء کی خواب سے پہلے ان لوگوں کو جو آپ کو ۱۹۱۴ء میں مصلح موعود بنا رہے تھے کیوں نہ روکا۔؟ خلیفہ ثانی صاحب نے ان لوگوں کو روکنے کی بجائے اپنا منظور نظر بنایا اور انہیں اپنی خوشنودی سے نوازا۔ لیکن جب اس ضمن میں جماعت میں مخالفت زیادہ ہونے لگی تو آپ نے ان کتابچوں اور رسالوں کو جلوا دیا جن میں آپ کو لوگوں نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ یہ سب کیا ڈرامہ (darama) تھا۔؟ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں خلیفہ ثانی مصلح موعود تھے تو پھر اس بات کا پہلے علم آپ کو ہونا چاہیے تھا نہ کہ آپکے متعلق لوگ دعویٰ کرتے۔ یہاں دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (اوّل) آپ کا خاموش رہنا بتاتا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کو بہت دلچسپی تھی اور آپ اِسکے امیدوار تھے۔ (دوئم) حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا ایک الہام پورا ہونا شروع ہو گیا۔ ''لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے اُن کو پکڑا۔ اور شیر خدا نے فتح پائی'' (روحانی خزائن جلد ۷ا صفحہ ۴۲۹)

خلیفہ ثانی بننے کے بعد پیشگوئی مصلح موعود (زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد) کے متعلق مرزا محمود احمد کے مؤقف میں تبدیلی

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود کے متعلق خاکسار جون جولائی ۱۹۰۸ء میں رسالہ تشحیذ لاذہان میں شائع شدہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے مضمون کے تین (۳) اقتباسات پہلے درج کر چکا ہے۔ اُنہوں نے اپنے مضمون میں اُس وقت بڑی صاف گوئی اور تقویٰ کیساتھ یہ فرما کر کہ ''اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا'' واضح کیا تھا کہ زکی غلام (مثیل مبارک احمد) سے متعلق مبشر کلام اِلٰہی جو حضورؑ پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہو کر آپکی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی آپ پر آپکی وفات تک نازل ہوتا رہا، اِس کا مصداق کسی آئندہ زمانے میں پیدا ہوگا۔ بالفاظ دیگر اِس کا مطلب یہ تھا کہ حضورؑ کے ۱۹۰۸ء میں موجود لڑکے (مرزا بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) زکی غلام (مثیل مبارک احمد) سے متعلق مبشر اِلہامات (یا پیشگوئی مصلح موعود) کے مصداق نہیں ہو سکتے ہیں۔ خلیفہ ثانی بننے کے بعد مرزا محمود احمد نے دیکھا کہ حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے افراد جماعت دعویٰ مصلح موعود سے پہلے ہی اُسے مصلح موعود بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب مرزا محمود احمد نہ صرف یہ جانتے تھے بلکہ اس کی باقاعدہ اپنے رسالہ تشحیذ لاذہان میں علی الاعلان اشاعت بھی کر چکے تھے کہ مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) نے تو آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا ہے تو پھر اس وقت تقویٰ کا یہ تقاضا تھا کہ محمدی خلفائے راشدین کی طرح وہ اُن احمدیوں کو جو اُنہیں بغیر سوچے سمجھے اور بغیر کسی دلیل کے محض اندھی عقیدت میں مصلح موعود بنا رہے تھے روکتے اور اُنہیں سمجھاتے کہ مصلح موعود حضورؑ کے جسمانی لڑکوں میں سے نہیں ہے۔ اُس مصلح موعود نے تو آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا ہے۔ آپ مجھے بلاوجہ ہلاشیری کیوں دے رہے ہو؟ واضح رہے کہ ایک خلیفہ راشد کے تقویٰ کا کیا معیار ہونا چاہیے۔؟ اس سلسلہ میں خلیفۃ الرسول اور اُمت محمدیہ میں ہونیوالے آئندہ خلفائے راشدین کے سردار حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے جانشین کو جو نصیحت فرمائی اس میں ہمیں ایک خلیفہ راشد کے تقویٰ کی جو جھلک نظر آتی ہے درج ذیل ہے۔ یہ وہ مقدس اور مطہر لوگ تھے کہ ہاتھ تو ہاتھ ایسے اِنسانوں کے پاؤں چومنے میں بھی ہرج نہیں۔ بستر مرگ پر آپؓ اپنے جانشین سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

''اے عمر! میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کی امت پر اپنا نائب بنایا ہے۔ پس تمہاری ذات میں ظاہری و باطنی طور پر تقویٰ ہونا چاہیے۔ عمر! اللہ سے لو لگاؤ کہ اس طرح وہ متوجہ ہو جاتا ہے اور جب وہ توجہ فرمالے تو پھر اسباب اور وسیلے خودرو گھاس کی طرح اُگ آتے ہیں۔ کسی طاقت پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ جو طاقتیں کام بناتی ہیں، اگر ان کو اللہ کے ہاں سے اجازت نہ ملے تو پھر وہ پلٹ پڑتی ہیں اور بننے والے کام بھی بگڑ جاتے ہیں۔ اے عمر! جب اہل نار کا ذکر آئے تو کہنا کہ اے خدا! تو مجھے ان میں شامل نہ کیجیو۔ اور جب اہل جنت کا حال پڑھو تو التجا کرنا کہ اللہ تو مجھے ان سے ملا دے۔ اے عمر! ان باتوں کے علاوہ اللہ کی مرضی پر چلنے کے لیے نفس کو قابو میں رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اور اے ابن خطابؓ! نفس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر اِسکی ایک خواہش پوری کر دی جائے تو اِسکی ہمت جوان ہو جاتی ہے اور وہ اس سے زیادہ بری خواہشوں کیلئے اور زیادہ زور کیساتھ ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ اے عمرؓ! جب تم میری ان نصیحتوں پر عمل کرو گے تو مجھے گویا اپنے پاس بیٹھا ہوا پاؤ گے۔ اللہ نیک اعمال میں تمہاری مدد کرے۔'' (اصحاب رسول ﷺ اور اُنکے کارنامے صفحہ ۶۷ مطبوعہ فیروز سنز لاہور، مصنف نبی احمد سہا)

خلیفہ ثانی پر نفسانی خواہش کا غلبہ۔ خلیفہ ثانی بننے کے بعد چونکہ جماعت احمدیہ کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے مرزا محمود احمد جماعت کے سیاہ و سفید کے مالک بن چکے تھے۔ لہٰذا افسوس کیساتھ لکھتا ہوں کہ اس طاقت کے نشے میں وہ تقویٰ پر چلنے کی بجائے اپنی نفسانی خواہش کا شکار ہو گئے۔ اگر چہ وہ جانتے تھے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موجود لڑکے بشمول اُنکے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی بعض ناعاقبت اندیش احمدیوں کی ہلا شیری کی بدولت اُنہوں نے مصلح موعود بننے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ اس غرض کیلئے اُنہوں نے رسالہ تشحیذ لاذہان میں شائع شدہ اپنے سابقہ ۱۹۰۸ء کے مؤقف سے رُوگردانی کرتے ہوئے اِسکے برخلاف سوچنا شروع کر دیا۔ اور اس سلسلہ میں اپنا مقصد پانے کیلئے اُنکے پیش نظر درج ذیل دو نکاتی ایجنڈا (agenda) تھا۔

(**اولاً**) میں کس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آ سکتا ہوں۔؟ (**ثانیاً**) میں جماعتی خدمات اِس طرح سرانجام دوں کہ جن کی بنیاد پر بعد از اں مصلح موعود ہونے کا جواز پیدا کیا جا سکے۔ ذیل میں خاکسار اِن دونوں نکات کی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔

(ا)۔۔۔ پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آنے کیلئے نو (۹) سالہ معیاد کا جھانسہ۔

مبشر الہامات کی رو سے اگر چہ خلیفہ ثانی صاحب جانتے تھے کہ وہ نہ مصلح موعود ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں تقویٰ پر مبنی اُن کا یہی مؤقف تھا اور یہی حقیقت مبشر الہامات سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن بعد از اں ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ثانی بننے کے بعد جب بعض خوشامدی مریدوں نے اپنی تحریر و تقریر میں اُنکے متعلق مصلح موعود کے الفاظ لکھنے اور بولنے شروع کر دیئے تو اُنہوں نے بھی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اپنا مؤقف بدلنا شروع کر دیا۔ وہ اِس طرح کہ جس عظیم الشان زکی غلام (مثیل مبارک احمد) نے ۱۹۰۸ء میں بقول مرزا البشیر الدین محمود احمد آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا تھا اِسکی پیدائش کے متعلق اُنہوں نے حضورؑ کے ایک اجتہادی خیال (لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اِس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ مجموعہ اِشتہارات جلد اصفحہ ۱۱۷) کو بنیاد بنا کر آہستہ آہستہ افرادِ جماعت کے آگے یہ جواز پیش کرنا شروع کر دیا کہ اُس ''موعود'' نے اِلہامی پیشگوئی کے نو (۹) سال کے اندر پیدا ہونا ہے۔ اُدھر مُریدوں پر مخلصی کا بھوت سوار تھا اور اُنہوں نے یہ ضرورت ہی نہ محسوس کی کہ کم از کم حضورؑ کے بیان فرمودہ نو (۹) سالہ معیاد کی زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں تھوڑی بہت جانچ پڑتال تو کر لیں۔ افرادِ جماعت کی اس بیجا عقیدت اور لاعلمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خلیفہ ثانی صاحب جھوٹے طور پر اپنے آپ کو اِلہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں لے آئے۔ اسی سلسلہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی اختتامی تقریر میں وہ اس کا یوں اظہار فرماتے ہیں۔

''پھر اشتہارات میں آپ (حضورؑ۔ناقل) نے یہ بھی تحریر فرما دیا تھا کہ ایسا لڑکا بموجب اِلہام اِلٰہی ۹ سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اِلہام اِلٰہی اسکی پیدائش کو ۹ سال میں ضروری قرار دیتا ہے۔ یہاں اِجتہاد کا کوئی سوال نہیں بلکہ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ الہام ہے کہ وہ لڑکا ۹ سال کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔ پس تین یا چار سو سال کے بعد اگر کوئی شخص اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرے تو بہر حال ایسا شخص ہی اسکے مصداق ہونے کا اعلان کر سکتا ہے جو پیدا ۹ سال میں ہوا ہو لیکن ظاہر تین سو یا چار سو سال کے بعد ہوا ہو کیونکہ الہام اس بات کی تعیین کرتا ہے کہ آنیوالے موعود کو بہر حال ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جانا چاہیے اس عرصہ کے بعد پیدا ہونیوالا کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا۔'' (الموعود (دسمبر ۱۹۴۴)۔ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۴۔۵۴۵)

خلیفہ ثانی صاحب کا نو (۹) سالہ معیاد کا دَجَل۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:۔ ''لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا

خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا'' ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک کا عرصہ نو سال بنتا ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب دسمبر ۱۹۴۴ء میں بوقت دعویٰ مصلح موعود حضورؑ کے مندرجہ بالا بیان کی طرف درج ذیل دو (۲) باتیں منسوب کرتے ہیں۔

(اولاً) وہ حضورؑ کے اس بیان کو اِلہام اِلٰہی قرار دیتے ہیں۔

(ثانیاً) اُنکے بیان کے مطابق نو (۹) سالہ معیاد یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک پیدا ہونیوالا وجود ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوسکتا ہے نہ کہ اس معیاد کے بعد پیدا ہونیوالا۔

واضح رہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ سے دو مبشر وجودوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا (۲) ایک زکی غلام۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''وجیہہ اور پاک لڑکے'' کے متعلق تو یہ وضاحت فرمادی تھی کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔ لیکن زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا تھا۔ جسمانی لڑکے کے متعلق تو یہ بات اٹل تھی کہ اُس نے حضورؑ کے گھر میں پیدا ہونا تھا خواہ وہ نو (۹) سال کے عرصہ میں پیدا ہوتا یا نو (۹) سال کے بعد پیدا ہوتا۔ واقعات سے ثابت ہے کہ یہ ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' بشیر احمد اوّل تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مخفی حکمت کے تحت اس لڑکے کو وفات دے کر آگے اُس کے مثیل کی بشارت دے دی۔ بعد ازاں بطور مثیل بشیر احمد اوّل مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہوئے۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب اپنا دعویٰ موعود لڑکا یعنی مثیل بشیر احمد اوّل تک محدود رکھتے تو پھر اُنکا دعویٰ بھی درست ہوتا اور نو (۹) سالہ معیاد کی بات بھی درست ہوتی کیونکہ دونوں بشیروں (بشیر اوّل ۷۔اگست ۱۸۸۷ء اور بشیر ثانی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) کی پیدائش نو (۹) سالہ مدت کے درمیان ہوگئی تھی اور دونوں حضورؑ کے جسمانی لڑکے تھے۔ لیکن پریشانی اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نے موعود لڑکا ہونے کی بجائے پسر موعود یعنی مصلح موعود (زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد) ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی صاحب کی مندرجہ بالا دونوں باتیں قطعی طور پر غلط ہیں اور اِسکی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(ا) مرزا محمود احمد جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں مکذبین مہدی و مسیح موعود کو مثیل مبارک احمد (زکی غلام/مصلح موعود) کی بشارت کے سلسلہ میں جواباً فرما رہے تھے کہ ''اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا''۔ اب سوال یہ ہے کہ دعویٰ مصلح موعود کے وقت اگر خلیفہ ثانی کے مؤقف کے مطابق اس آنیوالے موعود (مثیل مبارک احمد) نے نو (۹) سالہ عرصہ کے اندر پیدا ہونا تھا تو جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا محمود صاحب نے مکذبین مسیح موعود کو یہ کیوں نہ بتایا کہ اس موعود (مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود) نے نو (۹) سالہ مدت یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء تک پیدا ہونا تھا اور ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ پیدا شدہ میں ہوں۔؟ لیکن اگر مرزا محمود احمد اُس وقت ایسا کہتے تو اس پر مکذبین یقیناً اعتراض کرتے کہ جناب صاحبزادہ مبارک احمد تو ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس کا مثیل ۱۸۹۵ء سے پہلے یعنی ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء میں کیسے پیدا ہوسکتا تھا؟ مثیل مبارک احمد نے تو مبارک احمد کی پیدائش کے بعد پیدا ہونا تھا اور وہ مرزا صاحب کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور اگر وہ پیدا ہوا ہے تو ہمیں دکھاؤ وہ کون ہے۔؟ خاکسار یہاں گذارش کرتا ہے کہ جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں پیشگوئی مصلح موعود کا بھوت ابھی مرزا محمود احمد پر سوار نہیں ہوا تھا۔ یہ بھوت اِن پر خلیفہ ثانی بننے کے بعد سوار ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں اُنہوں نے بڑے تقویٰ کیساتھ سچی بات کہہ دی تھی کہ اس موعود نے آئندہ کسی زمانے میں جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔

(۲) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں حضورؑ کے الفاظ ''لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا''۔ اِلہامی نہیں بلکہ اجتہادی تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضورؑ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے ساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اجتہاد فرمایا تھا۔ مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی صاحب کا حضورؑ کے اِس اِجتہادی بیان کو اِلہامی قرار دینا قطعی طور پر جھوٹ تھا اور اِسکی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(ا) اگر حضورؑ کے متذکرہ بالا الفاظ الہامی ہوتے اور وہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہو چکا ہوتا تو پھر آپ (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات کبھی نازل نہ ہوتے۔؟

(۲) اگر بقول خلیفہ ثانی صاحب یہ نو (۹) سالہ مدت الہامی ہوتی تو پھر نو (۹) سال کے عرصہ (یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء) کے بعد بھی اس زکی غلام کی بشارت کبھی نہ ہوتی۔؟

(۳) اگر بقول خلیفہ ثانی صاحب یہ نو (۹) سالہ مدت الہامی ہوتی تو پھر حضورؑ اس نو سالہ مدت (یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء) کے بعد ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہونے والے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کبھی قرار نہ دیتے۔؟

(۴) اگر بقول خلیفہ ثانی صاحب یہ نو (۹) سالہ مدت اِلہامی ہوتی تو حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع یعنی ۱۴جون ۱۸۹۹ء کے بعد بھی اس زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارات (انہی علامات اور صفات کیساتھ جو کہ ۲۰فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں درج ہیں) حضورؑ کی وفات تک آپ پر کبھی نازل نہ ہوتیں۔؟

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ زکی غلام (مثیل مبارک احمد/مصلح موعود) کے متعلق اِلہامی بشارات کا نزول مورخہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہوکر مورخہ ۶۔ ۷نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔ سنت اللہ کے مطابق بشارت پہلے ہوتی ہے اور مبشر بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات کا نزول ہمیں درج ذیل تین نتائج پر پہنچا تا ہے۔

(الف) زکی غلام کی پیدائش کے متعلق حضورؑ کا نو (۹) سالہ خیال آپکا اجتہادی خیال تھا نہ کہ اِلہامی۔ (ب) زکی غلام یا مصلح موعود یا مثیل مبارک احمد (خواہ کوئی بھی نام دے لیں) کی پیشگوئی کے دائرہ بشارت سے حضورؑ کے جسمانی لڑکے باہر ہوجاتے ہیں اور یہ اِلہامی پیشگوئی حضورؑ کی روحانی اولاد یعنی ذریت (جماعت) کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔ (ج) زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں مصلح موعود کی پیدائش ۶۔ ۷نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد قرار پاتی ہے۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ یہاں آپ سے میرا سوال ہے کہ خلیفہ ثانی کا مصلح موعود کی پیدائش کے سلسلہ میں حضورؑ کے بیان فرمودہ نو (۹) سال کے عرصہ کو اِلہامی قرار دینا اور ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء کے بعد پیدا ہونے والے کسی بھی احمدی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہوسکتا کیا قطعی طور پر ایک جھوٹ اور دجل نہیں تھا۔؟؟؟۔ خلیفہ ثانی صاحب کا دوسرا ایجنڈا (agenda) جس کا خاکسار پہلے ذکر کرچکا ہے یہ تھا کہ میں جماعتی خدمات اس رنگ میں کروں تا بعدازاں اِنکی بنیاد پر دعویٰ مصلح موعود کیا جاسکے۔

(۱۱)۔۔۔ **جماعتی خدمات اور خلیفہ ثانی کے کارناموں کی حقیقت**۔ جیسا کہ خاکسار پہلے بھی بیان کرچکا ہے کہ ۲۰فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بطور فرع ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' کے متعلق ایک دوسری پیشگوئی بھی موجود ہے۔ اِس میں شک نہیں ہے کہ مرزا البشیر الدین محمود احمد بطور مثیل بشیر احمد (اوّل) اس ضمنی پیشگوئی کے مصداق ہوتے ہوئے ایک باصلاحیت اِنسان تھے ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ثانی بننے کے بعد لاکھوں افراد کی منظّم جماعت اُنکے پیچھے تھی۔ اُنہیں ہر قسم کے جماعتی وسائل میسّر تھے۔ اُنہوں نے اِن میسّر جماعتی وسائل کیساتھ تحریر وتقریر کے میدان میں اِس انداز سے کام کرنا شروع کردیا اور جماعتی ترقیاتی کام اس رنگ میں کروائے تاکہ بعدازاں اِن کامیابیوں کی بنیاد پر وہ پیشگوئی مصلح موعود کے دعوے دار بن سکیں۔ جبکہ امر واقع یہ ہے کہ یہ سب جماعتی ترقیاتی کام اور کارنامے افرادِ جماعت کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ تھے۔ لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں کہ افرادِ جماعت کی اجتماعی کوششوں کے اس پھل کو ایک شخص (خلیفہ ثانی صاحب) نے اپنے غلط دعویٰ کو سچا بنانے کیلئے اپنی جھولی میں ڈال لیا۔؟ اب ہم خلیفہ بننے کے بعد دعویٰ مصلح موعود سے پہلے کے خلیفہ ثانی کے بیانات کا مشاہدہ اور تجزیہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ بیانات کس حقیقت کی عکاسی کررہے ہیں۔؟

خواب دیکھنے اور دعویٰ مصلح موعود سے پہلے کے بیانات۔ خلیفہ ثانی صاحب جون ۔ ۱۹۳۷ء میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

(ا) ''میں خیال کرتا ہوں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی جسمانی بیٹا ہی ہے نہ کہ کوئی ایسا شخص جو بعد کے زمانہ میں آئے گا۔ جہاں تک میں نے اِن پیشگوئیوں پر غور کیا ہے تو نوے (۹۰) فیصدی باتیں میرے زمانہ خلافت کی کامیابیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسا میں خیال کرتا ہوں کہ جو شخص بھی اِن پیشگوئیوں کا مصداق ہے اُس کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ لہٰذا میں ایسا دعویٰ کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے اِن پیشگوئیوں کی غرض وغایت کافی حد تک میرے ذریعہ پوری کردی ہے۔ تاہم مجھے حیرانی نہیں ہوگی اگر خدا تعالیٰ میرے کسی بھائی کو میرے جیسی یا مجھ سے بھی بڑھ کر کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق دیدے۔'' (احمدیت۔ اِسلام کی نشاۃ ثانیہ (انگریزی) مصنف محمد ظفر اللہ خاں صفحہ ۲۸۹)۔

خلیفہ ثانی صاحب نے عملاً دعویٰ مصلح موعود ۱۹۴۴ء میں کیا تھا لیکن خلیفہ صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ نشاندہی کررہے ہیں کہ (اولاً) وہ ہمیشہ اس اِلہامی پیشگوئی پر غور وفکر کرتے رہتے تھے۔ (ثانیاً) اُن کا یہ گمان بھی تھا کہ اِس اِلہامی پیشگوئی کا مصداق حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا کوئی جسمانی بیٹا ہی ہے (جب کہ زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات خلیفہ ثانی کے اِس گمان کی قطعی طور پر نفی کرتے ہیں۔ ناقل) (ثالثاً) اگر خلیفہ ثانی صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود میں کوئی دلچسپی نہیں تھی یا وہ خواب سے پہلے اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق نہیں سمجھتے تھے تو وہ اِس اِلہامی پیشگوئی کے متعلق یہ اندازے کیوں لگاتے رہے کہ پیشگوئی کے مصداق کو دعویٰ کرنے کی ضرورت ہے یا کہ نہیں۔؟ (رابعاً) اُن کے الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ وہ دعویٰ کرنے سے گھبراتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ کہیں غلط دعویٰ کرکے میں الٰہی گرفت میں نہ آجاؤں (خامساً) اُن کے الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بطور خلیفہ ثانی وہ جو کارنامے سرانجام دیتے رہے یا جنہیں وہ سرانجام دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اِن کارناموں کے پیچھے اُن کا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح وہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق بن سکیں۔ (سادساً) اُن کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ ۱۹۳۷ء میں ہی اپنے آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھتے تھے لیکن پھر بھی اُنہوں نے اپنے بھائیوں کو خوش کرنے اور مطمئن کرنے کیلئے اگرچہ سیاسی رنگ میں ہی سہی اتنی بات ضرور کہہ دی کہ ہوسکتا ہے میرا کوئی بھائی مجھ سے زیادہ کارنامے سرانجام دے کر اس پیشگوئی کا مصداق بن

جائے۔وغیرہ۔

عزیزم۔یہ سب حقائق بتارہے ہیں کہ خلیفہ ثانی نے اس اِلہامی پیشگوئی کو اپنی مذہبی جا گیر سمجھا اور وہ اپنے ان الفاظ میں دراصل افراد جماعت کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ اگر میں دعویٰ نہ بھی کروں تب بھی مجھے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھنا۔حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ خلیفہ ثانی اور نہ ہی آپکا کوئی بھائی اس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے اور وہ جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں بذات خود اِس حقیقت کا اقرار کر چکے ہیں کہ مثیل مبارک احمد یعنی مصلح موعود نے آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کو یہ سب قیاس اور اندازے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔؟ یہ سب کچھ کیا اس بات کی تصدیق نہیں کر رہا کہ پیشگوئی مصلح موعود نے خلیفہ ثانی کو کافی تذبذب میں ڈال رکھا تھا اور جو بھی آپکے مقاصد تھے اور جو بھی آپکے پروگرام تھے اُن کی راہ میں یہ اِلہامی پیشگوئی حائل تھی۔خلیفہ ثانی صاحب ۷ جولائی ۱۹۳۹ء کو خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

(۲)''میرے نزدیک مصلح موعود کی پیشگوئی چونکہ مامور کے متعلق نہیں بلکہ غیر مامور کے متعلق ہے اِس لیے وہ ان پیشگوئیوں میں داخل ہی نہیں جن میں کسی دعویٰ کی ضرورت ہو۔میرا یہ مطلب نہیں کہ یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی پیشگوئی کسی مامور کے متعلق نہ ہوتو اس میں دعویٰ کی ضرورت نہیں ہوتی۔''(الفضل مورخہ ۲۔اگست ۱۹۳۹ء)

عزیزم مبشر احمد صاحب!(اولاً) خلیفہ ثانی کو اس بات کا کہاں سے پتہ چل گیا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود غیر مامور کے متعلق ہے۔؟ کیا آپ کو الہام ہوا تھا۔؟ اور اگر الہام نہیں ہوا تھا تو پھر دعویٰ سے پہلے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق یہ قیاس اور اندازے آپ کیوں لگاتے رہے؟ (ثانیاً) خلیفہ ثانی کو یہ کہاں سے پتہ چل گیا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں اِسکے مصداق کو دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں۔؟ (ثالثاً) وہ یہ بھی فرمارہے ہیں کہ یہ پیشگوئی تو مجھ پر چسپاں ہوتی ہے لیکن مجھے دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں۔آپ کا یہ ایک فریب تھا اور اِس کی بنیاد پر آپ دعویٰ نہ کرنے کا جواز پیش کر کے دراصل افراد جماعت کو قائل کر رہے تھے کہ اگر میں دعویٰ مصلح موعود نہ بھی کروں تب بھی پیشگوئی مصلح موعود کا میں ہی مصداق ہوں۔مزید برآں آپ کا یہ فریب اس حقیقت کی بھی غمازی کر رہا ہے کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں خیانت کرنے پر آپکا ضمیر آپ کو ملامت کر رہا تھا۔جناب سید مبشر احمد صاحب! کیا یہ سب کچھ اس حقیقت کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ خلیفہ ثانی پر مصلح موعود بننے کا بھوت سوار تھا۔؟ خلیفہ ثانی صاحب ۱۹۴۰ء میں ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

(۳)''لوگوں نے کوشش کی ہے کہ میں دعویٰ مصلح موعود کروں لیکن میں اِسکی ضرورت نہیں سمجھتا۔کہا جاتا ہے کہ میرے پیروکار یقین رکھتے ہیں کہ میں مصلح موعود ہوں حالانکہ میں نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔میں ایسا دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔اگر میں واقعی مصلح موعود ہوں تو میرے دعویٰ مصلح موعود نہ کرنے سے میرے مقام پر فرق نہیں پڑتا۔میں یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہ ہو اس سے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں کسی شخص کا دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔حضرت مسیح موعودؑ کی منظوری سے جو سابقہ مجددین کی فہرست شائع ہوئی ہے ان میں سے کتنوں نے دعویٰ کیا؟ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو فرماتے سنا ہے کہ اورنگ زیب بھی اپنے وقت کا مجدد تھا۔کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا؟ عمر بن عبدالعزیز کو بھی مجدد تسلیم کیا جاتا ہے۔کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا؟ لہٰذا ایک غیر مامور کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ایک مامور سے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں دعویٰ کرنا ضروری ہے۔ایک غیر مامور کی صورت میں کسی شخص کی کامیابیوں کو دیکھا جائے گا کہ وہ پیشگوئی کا مصداق ہے یا نہیں۔اسلئے ضروری نہیں کہ وہ دعویٰ کرے (یہاں پر خلیفہ ثانی کے کارناموں کی حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ بڑے زور وشور سے جماعتی خدمات کس مقصد کیلئے کرتے رہے اور اب وہ مصلح موعود بننے کیلئے آہستہ آہستہ افراد جماعت کو اپنے کارناموں کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ناقل)۔ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی پیشگوئی کے مصداق ہونے کا انکار بھی کر دے تب بھی یہی سمجھا جائے گا کہ پیشگوئی اسکے وجود میں پوری ہوگئی۔۔۔۔لہٰذا میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ کوئی دعویٰ کروں کہ میں مصلح موعود ہوں۔''(احمدیت۔اسلام کی نشاۃ ثانیہ (انگریزی) مصنف محمد ظفراللہ خاں، صفحہ ۲۸۹)

جناب سید مبشر احمد صاحب! خلیفہ ثانی صاحب ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ (اولاً) اگر کسی پیشگوئی کا مصداق مامور ہو تو اس کیلئے دعویٰ کرنا ضروری ہے اور غیر مامور کیلئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔اب سوال یہ ہے کہ ۵،۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب خواب دیکھنے کے بعد اُنہیں دعویٰ مصلح موعود کرنے کی کیوں اور کہاں سے ضرورت پیش آ گئی؟ کیا خواب دیکھنے کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کی نوعیت بدل گئی اور یہ ماموروالی پیشگوئی بن گئی تھی؟ مبشر صاحب۔اگر یہ پیشگوئی خلیفہ ثانی کے اعصاب پر سوار نہیں تھی تو پھر وہ خواب دیکھنے اور دعویٰ کرنے سے پہلے یہ قیاس اور اندازے کیوں لگاتے رہے۔؟ (ثانیاً) خلیفہ ثانی ان الفاظ میں افراد جماعت کو ایک بار پھر یہ پیغام دے رہے ہیں اور اِن کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر میں دعویٰ نہ بھی کروں تب بھی میں ہی مصلح موعود ہوں اور اس پیشگوئی کا مصداق مجھے ہی سمجھنا۔لیکن آپکی یہ گول مول باتیں اس امر کی تصدیق کر رہی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ اگر کوئی اور شخص مصلح موعود ہوا اور وہ آپکے بعد آیا تو آپکا دعویٰ کرنا بڑی بھاری غلطی اور حماقت ہوگی۔اس لیے آپ کی یہ کوشش تھی کہ مجھے دعویٰ بھی نہ کرنا پڑے اور میں مصلح موعود بھی تسلیم کیا جاؤں۔(ثالثاً) وہ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں کسی مجدد نے دعویٰ نہیں کیا لہٰذا پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کو بھی کسی دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسکے کارناموں سے ہی اس کو پہچانا جائے گا۔خلیفہ صاحب پیشگوئی کے مصداق ہونے کے پیمانے کا تعین بھی خود ہی کر رہے ہیں کہ اُسکے کاموں کی وجہ سے اُسے

پہچانا جائے گا۔تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد اُنہوں نے حلفاً دعویٰ مصلح موعود کیوں کیا؟ یہ بات یاد رکھیں کہ اگر کسی موعود وجود کی بشارت دی گئی ہو تو وقت مقررہ پر جب اللہ تعالیٰ اُس موعود کو اُس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا علم دیتا ہے تو پھر لازماً اُس موعود کو دعویٰ کر کے اُس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کرنا پڑتا ہے۔

عزیزم مبشر احمد صاحب! اب سوال یہ ہے کہ اگر پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کی پہچان لوگوں نے اُسکے کارناموں کی بدولت ہی کرنی تھی تو پھر خواب دیکھنے کے بعد خلیفہ صاحب نے ۱۹۴۴ء میں دعویٰ مصلح موعود کیوں کیا تھا؟ یہ سب متضاد باتیں بتا رہی ہیں کہ خلیفہ ثانی کو اس پیشگوئی کا بہت خوف تھا اور وہ ''نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری'' کے محاورے کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اپنا یہ خوف دور کرنا چاہتے تھے۔۔۔فَتَدَبَّرُوا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

یاد رہے کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸٦ء کی اِلہامی پیشگوئی کے مصداق کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔

''اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد ۔ دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ''

اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہوگیا ہے تو دیر سے آیا ہے (اور) دور کے راستہ سے آیا ہے۔(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۹۱)

عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس مصلح موعود کو رسولوں کے فخر کا خطاب دے رہا ہے اور خلیفہ ثانی صاحب فرما رہے ہیں کہ اس موعود کو دعویٰ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔لوگ اُسکے کارناموں کی وجہ سے اُسے پہچانیں گے۔عجیب تضاد ہے خلیفہ ثانی کی اپنی باتوں میں۔لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اس مصلح موعود نے اپنے وقت پر کھڑا ہونا ہے۔جب اللہ تعالیٰ اس موعود کو اپنی جناب سے اُسے پیشگوئی کے مصداق ہونے کا قطعی علم اور قطعی ثبوت دیدے گا تو پھر وہ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلائے گا۔لیکن لوگ لاجواب ہو کر اسکے مقابلہ پر نہیں آئیں گے۔اور اس طرح حضور علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی اُسکے وجود میں روزِ روشن کی طرح پوری ہو جائے گی۔اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

خلیفہ ثانی صاحب ۷۔جولائی ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

(۴)''اگر مجھ پر تمام علامات چسپاں ہو رہی ہوں اور جس قدر نشانات مصلح موعود کے بتائے گئے ہوں وہ سب مجھ پر پورے ہو رہے ہوں۔۔۔۔تو کوئی لاکھ شور مچاتا رہے کہ یہ مصلح موعود نہیں دنیا اُسکی بات پر کان نہیں دھرے گی۔''(الفضل مورخہ ۲۔اگست ۱۹۳۹ء)

جناب سید مبشر احمد صاحب! خلیفہ ثانی کو اگر پیشگوئی مصلح موعود میں دلچسپی نہیں تھی تو پھر دعویٰ سے پہلے آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کرتے رہے۔؟ آپکی یہ باتیں غمازی کر رہی ہیں کہ آپ کو اس پیشگوئی میں بہت دلچسپی تھی اور آپ ۱۹۴۴ء سے پہلے یعنی جولائی ۱۹۳۹ء میں ہی مصلح موعود بنے ہوئے تھے۔بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں اور اس میں قطعاً کوئی جھوٹ نہیں ہے کہ خلیفہ ثانی خلافت کی گدی پر براجمان ہوتے ہی مصلح موعود بن بیٹھے تھے۔جنوری ۱۹۴۴ء میں خواب وغیرہ کا دیکھنا تو افراد جماعت کو دھوکہ دینے کیلئے محض ایک فریب تھا۔ ۱۹۱۶ء میں آپ فرماتے ہیں۔

(۵)''پس میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔اگر میں ہوں تو الحمد للہ۔دعویٰ سے فائدہ نہیں۔اگر میں نہیں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا۔''(تاریخ احمدیت جلد نہم (۹) صفحہ ۴۸۷)

عزیزم مبشر احمد صاحب! خلیفہ ثانی کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود نے خلیفہ ثانی صاحب کو اپنی طرف ہمہ وقت متوجہ کر رکھا تھا اور وہ اِسکے متعلق ہمیشہ غور و فکر کرتے رہتے تھے۔وہ بخوبی جانتے تھے کہ اگر اِس اِلہامی پیشگوئی کا کوئی اور مصداق ہوا تو میرا دعویٰ مصلح موعود کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی لیکن بالآخر اُنہوں نے یہ غلطی ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء میں ایک طویل اور مبہم خواب کی بنیاد پر دعویٰ کر کے کر ڈالی۔خاکسار خلیفہ ثانی کے خواب کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے بتانا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت ساری غیب کی باتیں سچی خوابوں کے ذریعے اپنے بندوں پر ظاہر فرماتا ہے لیکن اِسکے باوجود یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ ہر خواب رحمانی نہیں ہوا کرتی۔خوابوں کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے۔

''تین قسم کی خوابیں ہوتی ہیں۔ایک نفسانی، ایک شیطانی اور ایک رحمانی۔نفسانی جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔شیطانی وہ جس میں ڈر وحشت ہو۔رحمانی خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہوتی ہے اور اس کا ثبوت صرف تجربہ ہے۔''(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۲۸)

خلیفہ ثانی کا خواب۔''میں نے دیکھا کہ میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے وہاں کچھ عمارتیں ہیں۔نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز (Trenches) ہیں۔بہر حال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی عمارتیں ہیں۔وہاں کچھ لوگ ہیں جنکے متعلق میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں۔یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے۔میں ان کے پاس ہوں۔اتنے میں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں۔برسرِ پیکار ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر

حملہ کر دیا ہے۔اور وہ حملہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی۔اسکا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہر حال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا۔اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے۔جس میں میں تھا۔تب میں خواب میں کہتا ہوں۔دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں۔اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیے۔اس وقت میں رؤیا میں صرف یہی نہیں۔کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں انسانی مقدرت سے زیادہ تیزی کیساتھ دوڑ رہا ہوں۔اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے کہ میلوں میل ایک آن میں میں طے کرتا جا رہا ہوں۔اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔اور میرے پیچھے ہی جرمن فوج کے سپاہی میری گرفتاری کیلئے دوڑتے آ رہے ہیں مگر شائد ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہوگا کہ مجھے رؤیا میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں چلتا چلا جاتا ہوں۔اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو دامن کوہ کہلانے کا مستحق ہے۔ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے۔رؤیا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اس اس طرح دوڑے گا۔اور پھر فلاں جگہ جائیگا۔چنانچہ رؤیا میں جہاں میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص رستہ ہے جسے میں اختیار کرونگا۔اور اس راستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے دنیا میں بہت اہم تغیرات ہونگے۔اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی ایک پک ڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ میں ان پک ڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں۔کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس راستہ پر جانا چاہیے۔اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ میں نے کس راستہ سے جانا ہے۔اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں۔جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔اس وقت میں اس سڑک کی طرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے۔اس وقت میں دیکھتا ہوں۔کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے اور مجھے آواز دیکر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں۔دوسری سڑک پر جائیں۔اور میں اسکے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں۔وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے۔انتہائی دائیں طرف ہے۔اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا۔وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔اسلئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہٹا۔ایسا معلوم ہوا کہ میں کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں ہوں۔اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پک ڈنڈی پر چلا دیا۔میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں،اس طرف۔مگر میں اپنے آپکو بالکل بے بس پاتا ہوں۔اور درمیانی پک ڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ جب میں تھوڑی دور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے۔جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے۔اور میں کہتا ہوں۔ میں اسی راستہ پر آ گیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔اس وقت رؤیا میں میں اسکی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی پک ڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اسکا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو رؤیا میں دکھایا گیا ہے۔اس میں بائیں رستہ سے مراد خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں اور دائیں رستہ سے مراد خالص دینی طریق دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت کی ترقی درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہونگی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہونگی۔اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے امت محمدیہ کو امةً وسطاً قرار دیا ہے۔اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ امت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔اور چھوٹی پک ڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ درمیانی راستہ گو درست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔

غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا۔اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے۔اتنی دور کہ نہ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اسکے آنیکا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں۔اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس رستہ کے بعد پانی آئیگا اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔اس وقت میں رستے پر چلتا تو چلا جاتا ہوں۔مگر ساتھ ہی کہتا ہوں۔وہ پانی کہاں ہے؟ جب میں نے کہا وہ پانی کہاں ہے تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں۔اور میں سمجھتا ہوں۔کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔میں نے اس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں۔وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بیے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔وہ اوپر سے گول ہیں جیسے اژدھا کی پیٹھ ہوتی ہے اور رنگ ایسا ہے جیسے بیے کے گھونسلے سے سفیدی،زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا۔وہ پانی پر تیر رہی ہیں۔اور انکے اوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو انکو چلا رہے ہیں۔

خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ یہ بت پرست قوم ہے اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں، انکے بت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لے جارہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لے جانے کیلئے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے مشرکانہ عقائد کا اظہار منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی اور شرک کی برائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان اردو نہیں بلکہ عربی ہے۔ چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں۔ اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رؤیا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں۔ یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو انکی زبان کوئی اور ہے مگر یہ میری باتیں خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح انکے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت اس پانی میں غرق کیے جائیں گے۔ اور خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ اسی کشتی نما بت والا جس پر میں سوار ہوں یا اسکے ساتھ کے بت والا بت پرستی کو چھوڑ کر میری باتوں پر ایمان لے آیا ہے۔ اور موحد ہو گیا ہے۔ اسکے بعد اثر بڑھنا شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ تو میں انکو حکم دیتا ہوں کہ ان بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا۔ پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اس پر جو لوگ موحد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے بتوں کو جھیل میں غرق کر دیتے ہیں۔ اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے۔ یہ اس آسانی سے جھیل کی تہہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسکے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے۔

مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی۔ ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اسلیئے میں نے انکو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں انکو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تا کہ وہ لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یک دم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اِلہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جارہی ہیں جیسے خطبہ اِلہامیہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالبًا سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالبًا کا لفظ میں نے اسلیئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے بااثر اور مفید وجود تھا۔ بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے اور میں نے اس کا اسلامی نام عبدالشکور رکھا ہے۔ میں اسکو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ میں اب آگے جاؤں گا۔ اسلیئے اے عبدالشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم پر عامل بنائے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا۔ اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کیلئے مقرر کیا ہے۔ ان کو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اسکے بعد وہی اِلہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں اسلام کی تعلیم کے اہم امور کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اسکے بندہ اور رسول ہیں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں۔ اور اسکے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپکی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔ جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود اِلہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں۔ " اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ " اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور آپؑ فرماتے ہیں۔ '' اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ '' اسکے بعد میں انکو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا۔ وہ یہ ہے۔ " وَ اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَ خَلِيْفَتُهٗ " اور میں بھی مسیح موعود ہوں۔ یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔

تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا۔ اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اسکے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِيْلُهٗ میں اس کا نظیر ہوں۔ وَ خَلِيْفَتُهٗ اور اُس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اِلہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کیلئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعودؑ ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اسکے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا۔ وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر

میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں میں وہ ہوں جسکے ظہور کیلئے اُنیس سوسال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں ۔اور جب میں کہتا ہوں ''میں وہ ہوں جس کیلئے اُنیس سوسال سے کنواریاں اِس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں'' تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں اور جو سات یا نو ہیں ۔جنکے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں ۔مجھے السلام علیکم کہتی ہیں اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کیلئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی ہیں اور کہتی ہیں ''ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم اُنیس سوسال سے آپکا انتظار کر رہی تھیں'' اِسکے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اُسکی دونوں چھاتیوں سے دودھ کیساتھ پلائے گئے تھے ۔رؤیا میں جو ایک سابق پیشگوئی کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی ۔اس میں یہ بھی خبر تھی کہ جب وہ موعود بھاگے گا ۔تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچے گا جہاں ایک جھیل ہوگی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائے گا تو وہاں ایک قوم ہوگی جسکو وہ تبلیغ کریگا اور وہ اسکی تبلیغ سے متأثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی ۔تب وہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگے گا ۔اس قوم سے مطالبہ کریگی کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے مگر وہ قوم انکار کر دیگی اور کہے گی ہم لڑ کر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے ۔چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے ۔جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم انکو ہمارے حوالے کر دو ۔اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں یہ تو بہت تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے مگر وہ قوم باوجود اسکے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا ۔بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز انکو تمہارے حوالے کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ۔ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے تب میں کہتا ہوں ۔دیکھو وہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی ۔اسکے بعد میں پھر انکو ہدایتیں دیکر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے کسی اور مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہوں ۔اس وقت میں سمجھتا ہوں ۔کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں ۔چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے ۔کہتا ہوں جب میں واپس آؤں گا تو اے عبدالشکور میں دیکھوں گا ۔کہ تیری قوم شرک کو چھوڑ چکی ہے ۔موحد ہو چکی ہے ۔اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے ۔'' (الموعود بحوالہ انوار العلوم جلد ۷ اصفحات ۵۵۲ تا ۵۵۹)

خواب دیکھنے کے بعد کے بیانات ۔خلیفہ ثانی صاحب ۵۔۶۔جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات خواب دیکھنے کے بعد ۲۸۔جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں ۔

(۶) ''لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپکی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو ۔'' (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۵ کالم ۲)

جناب سید مبشر احمد صاحب! خاکسار نے خواب دیکھنے سے پہلے خلیفہ ثانی کے جو بیانات درج کیے ہیں اُن سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد جس نفس سے بچنے کی خلیفہ ثانی صاحب بات کر رہے ہیں وہ نفس تو اُن پر خلیفہ بننے کے بعد مکمل طور پر غلبہ پا چکا تھا اور اُن میں یہ شدید خواہش پیدا کر چکا تھا کہ لوگ کسی طرح یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں کر دیں ۔اور اس غرض کو پورا کرنے کیلئے آپ نے بیانات کے ذریعہ ہر قسم کا مواد لوگوں کے آگے رکھ دیا تا کہ اُنہیں اس پیشگوئی کو آپ پر چسپاں کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو ۔اسی خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں ۔

(۷) ''آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے ۔'' (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۵ کالم ۲)

جون ۱۹۳۷ء میں خلیفہ ثانی صاحب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو خط میں فرماتے ہیں کہ ''جہاں تک میں نے اِن پیشگوئیوں پر غور کیا ہے تو نوے (۹۰) فیصدی باتیں میرے زمانہ خلافت کی کامیابیوں سے تعلق رکھتی ہیں'' ۔جنوری ۱۹۴۴ء میں خواب دیکھنے کے بعد دعویٰ کرتے وقت خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں ۔''آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے ۔'' جناب سید مبشر احمد صاحب ۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب کے اِن دو متضاد بیانات میں سے کونسا سچا ہے اور کونسا جھوٹا ۔؟

خلیفہ ثانی کے بیانات کے پس پردہ اُنکی مخفی خواہش ۔عزیزم مبشر احمد صاحب! خلیفہ ثانی کے متذکرہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود ہوش سنبھالتے ہی آپ کے اعصاب پر سوار ہو گئی تھی ۔پھر خلیفہ ثانی بننے کے بعد ۱۹۴۴ء تک جماعتی خدمات اس رنگ میں سرانجام دیتے رہے تا کہ بعد ازاں اِن کامیابیوں کی بنیاد پر لوگ اُنہیں اِنکے دعوے کے بغیر ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیدیں ۔اور عجیب بات ہے کہ جب شیطان کی آنت کی طرح ایک طویل اور مبہم خواب کی بنیاد پر دعویٰ مصلح موعود کرنے لگے تو فرماتے ہیں ۔''آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اِس نیت سے دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے ۔''

عزیزم ۔خلیفہ صاحب کے اِن تمام بیانات کو یکجائی طور پر دیکھ کر آپ خود اندازہ کرلیں کہ خلیفہ ثانی کے بیانات میں کتنا تضاد تھا اور یہ تضاد ہی اُنکے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹا ہونے

کی چغلی کھا رہا ہے۔ دعویٰ مصلح موعود سے پہلے جس اِنسان کے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اِیسے وِچار ہوں تو پھر ایسے اِنسان کا مندرجہ بالا خواب (بلی کو چھچھڑوں کے خواب) کی طرح کا کوئی خواب دیکھ لینا نہ صرف ممکن ہے بلکہ وہ ایسا خواب ضرور دیکھے گا ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

خلیفہ ثانی کے خواب کی حقیقت۔ عزیزم مبشر احمد صاحب۔ خلیفہ ثانی صاحب کی متذکرہ بالا خواب میں یا بقول اُنکے جو اُنہیں اِلہام ہوا تھا اس میں اس بات کا کوئی ایسا اِشارہ تک بھی نہیں پایا جاتا جس سے یہ قطعی طور پر ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں خواب بین کو موعود زکی غلام بنایا ہے۔ یا کم از کم خواب میں خواب بین کا کوئی ایسا فعل ظاہر ہوا ہو جس سے پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے خواب بین کو محض اپنے فضل سے یا حضورؑ کی دعا کے نتیجہ میں بطور خاص موعود غلام کی بنیادی صفت ''زکی'' کے مطابق پاک اور نیک بنایا ہے۔ طویل خواب کا مطالعہ کرنے سے یہ ایک بے مقصد اور مہمل سی خواب لگتی ہے اور پھر خواب سے پہلے اور خواب کے بعد خلیفہ ثانی کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قاری کو خواب کے نفسانی ہونے کا صرف شبہ ہی نہیں بلکہ اس کا قطعی یقین بھی ہو جاتا ہے۔

جھوٹے ملہم کیلئے قرآن مجید میں وعید۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے ذکر میں فرماتا ہے۔

"وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ☆لَاَخَذْ نَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ☆ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ☆فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ☆" (سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اِس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اِس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اِن آیاتِ اِلٰہی کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جھوٹے مدعی اِلہام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''اِسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر اِفترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۴ (دسمبر ۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

عزیزم مبشر احمد صاحب! واضح رہے کہ صادقوں کو مخالفین اور کفار اَیذیتیں دیا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات اُنکے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مصلحین شہید بھی ہوئے ہیں۔ لیکن دنیائے مذہب میں ہمیں کسی ایک صادق کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کفار کے ہاتھوں اُسکی شہ رگ قطع ہوئی ہو۔ جھوٹے مدعی اِلہام کی شہ رگ کا قطع ہو جانا اُسکے مفتری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کیلئے یہ سزا مقرر کر چھوڑی ہے اور اِس سے کسی بھی متقی مسلمان کو مَفر نہیں۔ اب قرآن مجید کی روشنی میں زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ خلیفہ ثانی نے حلف اُٹھا کر جو دعویٰ مصلح موعود کیا تھا وہ دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا خلیفہ ثانی مفتری علیٰ اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا کی زد میں آئے تھے یا کہ نہیں۔؟ خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ متذکرہ بالا قطع وتین کا یہ قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ خلیفہ ثانی کی ذات میں پورا ہوا اور تاریخ احمدیت میں یہ ایک ایسا منفرد واقعہ ہے جس سے کسی احمدی کیلئے اِنکار ممکن نہیں۔ خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی دس (۱۰) مارچ ۱۹۵۴ء کے دن آیاتِ مذکورہ بالا کی وعید جس طرح پوری ہوئی اُسکی تفصیل مولوی ابُو العطاء صاحب جالندھری مدیر ''الفرقان'' کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ۔ ''مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۹۵۴ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان (مُسَمّٰی عبد الحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ ج ب والا تھانہ صدر لائلپور (فیصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تحصیل و ضلع جالندھر) نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔ (دراصل چاقو کا یہ وار گردن پر شہ رگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔ اِسکی تفصیل آگے آئے گی۔ ناقل) حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اِس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بجائے چاقو اُسے جا لگا اور وہ زخمی ہوگیا۔ نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اُسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔۔۔۔ حضرت امام جماعت احمدیہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا، جس سے حضور کے تمام کپڑے، کوٹ، مفلر، سویٹر، قمیض، دو بنیانیں اور شلوار خون سے تر بہ تر ہوگئے۔ حضور کیساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار اُبو العطا کے کوٹ، پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر اِبتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔ اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔ اِبتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون

انچ گہرااور تین انچ چوڑا ہے۔لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح مُعائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوا دو انچ گہرا اور شاہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔۔۔۔''(تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱)

زخم شہ رگ کے قریب تھا یا کہ قطع وتین ہوگئی تھی۔؟ چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن بعد ازاں دھیرے دھیرے یہ زخم وقت کیساتھ جلد مندمل ہوتا گیا۔زخم کے مندمل ہو جانے کے باوجود خلیفہ صاحب ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔حملہ کے ایک سال بعد اُنہوں نے اپنا مکمل چیک اَپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔بعد ازاں یورپ میں زیورچ، ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے اِن کے زخم کا اِنتہائی جدید ایکس ریز کیساتھ تفصیلی معائنہ کیا۔جیسا کہ چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی کتاب کے درج ذیل حوالہ سے ظاہر ہے:۔

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich,Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc., and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it.The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious to be worth taking."(Ahmadiyyat,*the renaissance of Islam*-page No 332 / Tabshir Publications/1978)

''تینوں بڑے شہروں زیورچ، ہمبرگ اور لندن کے ماہر سرجنوں کی ایکس ریز کے ذریعے اُن کا معائنہ کرنے کے بعد متفقہ رائے یہ تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شہ رگ میں دھنس گئی ہے۔ماہرین کی یہ رائے تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک شہ رگ سے نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے''۔لہٰذا اُنہوں نے شہ رگ میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہیں نکالی۔بعد ازاں دن بدن خلیفہ ثانی کی صحت گرتی گئی۔فالج بھی ہوگیا۔شہ رگ پر حملے کے گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف میں گزار کر بالآخر ۸۔نومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہوگئے۔آگے جانے سے پہلے رسالہ اربعین ہی سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ایک اور ارشاد یہاں نقل کیا جاتا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اِس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اِسی دنیا میں اِس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔''(اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

جیسا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جھوٹا مدعی الہام) آنحضرت ﷺ کی طرح دعویٰ کے بعد تیئیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پاسکتا۔اِسی طرح حضورؑ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اِسے سزا بھی دیتا ہے۔اگر کوئی قادیانی احمدی یہ اعتراض کرے کہ خلیفہ ثانی اِس حملے کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے تھے۔؟ تو جواباً عرض ہے (اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شہ رگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کردے تو اِس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہموں کو جو وعید سنائی ہے اُسکی غرض و غایت پوری نہیں ہوسکتی۔وہ اِس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شہ رگ کے کٹنے سے ہی ہوئی ہو) کے بعد اُس کے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بناتے پھریں گے لہٰذا اِس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری کو نہ صرف تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے تاکہ اُسکے مرید اُسے شہید اعظم وغیرہ نہ بنا سکیں۔(ثانیاً) خلیفہ ثانی صاحب اِس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہو جاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شہ رگ قطع کردی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے کیلئے خلیفہ ثانی کو موقعہ پر مرنے سے بچا کر اُنکے طبی معائنوں کے ذریعے قطع وتین کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھا دیا۔فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

عزیزم مبشر احمد صاحب!۔۔۔آپ سے سوال ہے کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو ۱۰۔مارچ ۱۹۵۴ء کے دن اللہ تعالیٰ کی مدد اُنکے شامل حال کیوں نہ ہوئی اور کیوں جھوٹے ملہم کے متعلق اُسکی قطع وتین کا قرآنی فرمان اپنی قہری تجلّی کیساتھ اُس کی ذات میں پورا ہوا۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

خلیفہ ثانی صاحب کا انجام۔اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں پہلے خلیفہ ثانی پر قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں اُسکی شہ رگ قطع ہوگئی۔بعد ازاں وہ مفلوج ہو کر آہستہ آہستہ عبرت کا نشان بنتا چلا گیا۔وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اَپاہج ہو کر کم و بیش دس سال بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑتا رہا۔زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی اُمور سے عملاً لاتعلق ہو چکا تھا۔بطور یاد دہانی دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ یہ بیانات اور تاثرات میرے نہیں بلکہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ

الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(ا) ’’مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی اِمداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔‘‘ (الفضل ۱۲۔اپریل ۱۹۵۵)

(II) ’’۲۶۔فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گیا۔ دماغ کا عمل معطل ہو گیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔‘‘ (الفضل ۲۶۔اپریل ۱۹۵۵)

(III) میں اِس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔‘‘ (۲۶۔اپریل ۱۹۵۵ء)

اب خلاصۂ عرض کرتا ہوں کہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی نرینہ اولاد کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ویسے ہی باہر کر دیا تھا اور سنت اللہ کے مطابق حضورؑ کا کوئی بھی لڑکا مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ (۱) خلیفہ ثانی صاحب نے دسمبر ۱۹۴۴ء میں حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا تھا۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۲) ۱۰۔مارچ ۱۹۵۴ء کو بوقت پونے چار بجے اُسکی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۳) یورپ کے تین بڑے شہروں کے سرجنوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک شہ رگ میں دھنسی ہوئی ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۴) قطع وتین یعنی شہ رگ کے کٹنے کے نتیجے میں وہ مفلوج ہو گئے تھے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۵) قریباً دس سال تک بستر مرگ پر اَپاہج ہو کر لیٹے رہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۶) مرزا محمود احمد کے اپنے بیانات بھی کیا جھوٹ ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اِس طرح مرزا محمود احمد کے بدانجام نے اُسکے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ (۷) خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کے بارے میں ایک اور اہم ثبوت کے ضمن میں عرض ہے کہ خلیفہ صاحب کے بقول آپ کو ۱۹۴۲ء میں آپکے خوش کن اور بہترین انجام کے سلسلہ میں ایک اِلہام ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِلہاماً فرمایا؛۔ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتٌ حَسَنٌ فِیْ وَقْتٍ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس اِلہام میں مجھے حسنؑ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۵)

سید صاحب۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے الہام کے مطابق کیا آپ کا انجام خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ جو ہر بات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے نے خلیفہ ثانی کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بدانجام سے دوچار کر کے کیا اُنکے اِلہاموں کی حقیقت واضح نہیں کر دی؟ اور اس طرح جب خلیفہ ثانی صاحب کا اپنے انجام کے متعلق اِلہام نفسانی ثابت ہو گیا تو پھر آپکی خواب اور اس میں جو آپ کو اِلہام ہوا تھا اُس کا کیا اعتبار ہے۔؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

بشیر ثانی یعنی بشیر الدین محمود احمد کا پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق۔ جناب مبشر احمد صاحب! جیسا کہ خاکسار پہلے بھی بیان کر چکا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی دو (۲) پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ یعنی (۱) ایک ’’وجیہہ اور پاک لڑکا‘‘ اور دوسرا (۲) ’’زکی غلام‘‘۔ اس اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں حضورؑ کے ایک جسمانی لڑکے کی پیشگوئی بطور فرع (شاخ) شامل تھی مثلاً۔ ’’وجیہہ اور پاک لڑکا‘‘ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ملہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا‘‘۔ پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصے کا مصداق (اولاً) حضورؑ کا پہلا لڑکا بشیر احمد اوّل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اوّل کو وفات دے کر حضورؑ کو اِس کے مثیل کی بشارت دے دی۔ بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو بشیر ثانی یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش ہوئی۔ حضورؑ نے بطور تفاؤل اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا اور اس طرح پیشگوئی مصلح موعود کا ’’وجیہہ اور پاک لڑکا‘‘ سے متعلقہ حصہ بطور مثیل بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل ہو گیا۔ خاکسار ان تمام حقائق کی پہلے وضاحت کر چکا ہے۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب نے دھاندلی کرتے ہوئے مصلح موعود کا دعویٰ کر کے (اِلہامی پیشگوئی کے ’’وجیہہ اور پاک لڑکا‘‘ کے حصہ سے تجاوز کر کے) مین (main) پیشگوئی مصلح موعود پر عملاً قبضہ کر لیا۔ خاکسار نے اپنی کتاب (غلام مسیح الزماں) کے پہلے حصے ’’اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ‘‘ کے دوسرے باب جس کا عنوان غلام مسیح الزماں ہے میں کامل طور پر ثابت کیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مثیل بشیر احمد اوّل تھے۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے دعویٰ کو مثیل بشیر احمد اوّل یعنی وجیہہ اور پاک لڑکا تک محدود رکھتے تو وہ ’’ولوتقول علینا‘‘ کی گرفت میں ہرگز نہ آتے اور نہ ہی جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق فساد پیدا ہوتا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ اگر اُنہوں نے مصلح موعود کا دعویٰ نہ کیا تو اُن کا ہزار سالہ خاندانی مذہبی حکومت کا خواب پورا نہیں ہوگا۔ لہٰذا میرے خیال میں اُنہوں نے جان بوجھ کر مصلح موعود (زکی غلام) کا دعویٰ کر کے اس اِلہامی پیشگوئی پر قبضہ جمایا اور یہی جرم اُنکی سزا کا موجب بنا۔ سیاست کی دنیا میں سیاسی پارٹیوں یا سیاسی لوگوں کی دھاندلیوں کا احوال تو لوگ سنتے رہتے ہیں اور پوچھنے پر یہ سیاسی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مذہبی یا روحانی لوگ نہیں بلکہ دنیادار لوگ ہیں اور سیاست میں سب کچھ چلتا ہے۔ لیکن مذہبی تاریخ کا غالباً یہ پہلا واقعہ ہوگا کہ ایک شخص نے دیدہ و دانستہ ایک اِلہامی پیشگوئی میں دھاندلی کرتے

ہوئے اپنے معینہ روحانی مقام سے تجاوز کر کے اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کیا۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ ہوسکتا ہے باقی لوگوں کی طرح آپکے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا ہو کہ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود غلط تھا اور اُس نے اِلہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جرم کیا تھا تو اُس نے بہت سارے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور جماعت کو جو ترقی دی تھی۔ اِس مجرم کے ہاتھوں یہ کارنامے کیسے سرانجام پا گئے۔؟ جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مرزا بشیر الدین محمود احمد کو بطور موعود وجیہہ اور پاک لڑکا وہ صلاحیتیں دی تھیں جن کی وجہ سے اُنکی طویل قیادت کے دوران جماعت نے خاطر خواہ ترقی کی تھی۔ ثانیاً۔ اُنکے طویل دور خلافت میں جو جماعت احمدیہ کو ترقیاں نصیب ہوئی تھیں یہ ترقیاں افرادِ جماعت کی اجتماعی کاوشوں کا بھی نتیجہ تھیں۔ لیکن جب اُس نے اِن اجتماعی جماعتی کامیابیوں کو بنیاد بنا کر ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تو پھر اُس نے اِس جرم کی سزا بھی پائی۔ عزیزم۔ خلیفہ ثانی نے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جو زیادتی کی تھی خاکسار اِسکی وضاحت ایک تمثیل کے رنگ میں کرتا ہے۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ عیسائیوں کا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کا بیٹا تھا۔ حالانکہ حضرت مسیح ناصری نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ فرض کریں کہ اگر نعوذ باللہ بشیر الدین محمود احمد کی طرح وہ نبی اور رسول ہونے کیساتھ ساتھ حلفاً یہ دعویٰ بھی کر لیتے کہ وہ ابن اللہ ہیں۔ تمام یہودی اُن کا یہ دعویٰ تسلیم بھی کر لیتے۔ وہ اپنے وقت میں یہودیت کو بہت ترقی بھی دیتے تو پھر کیا وہ اس طرح ابن اللہ بن جاتے۔؟ ہرگز نہیں۔ اگر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کوئی ایسا دعویٰ کرتے تو اس حالت میں ہم مسلمان قرآن کریم کی روشنی میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ اُن کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ تو سچا تھا لیکن اُنہوں نے ابن اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن حضرت مسیح ابن مریم نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ ابن اللہ ہونے کا دعویٰ عیسائیوں نے جھوٹے طور پر اُسکی طرف منسوب کر رکھا ہے۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب کا معاملہ بالکل اُلٹ ہے۔ اُنہوں نے نہ صرف حلفاً جھوٹا دعویٰ کیا بلکہ جبراً افراد جماعت سے اپنے دعوے کو منوایا بھی ہے۔ یہاں پر آپکے ذہن میں ایک اور سوال بھی پیدا سکتا ہے وہ یہ کہ کیا اللہ تعالیٰ کا فضل یافتہ انسان کوئی جھوٹا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔ اس سوال کا مفصل جواب میں نے اپنے مضامین میں کئی جگہوں پر دیا ہے لیکن آپ اس سلسلہ میں میرے مضمون نمبر ۳۰ ''سبز اشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ'' کا مطالعہ کرنا۔ یہاں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ آپکے سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے سورہ عراف کی آیات نمبر ۱۷۶-۱۷۷ میں دیا ہوا ہے۔

اب تک جو پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ کیا گیا ہے اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی دو (۲) وجودوں پر مشتمل تھی۔ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام۔ اللہ تعالیٰ نے اِلہامی پیشگوئی کے موعود لڑکا سے متعلقہ حصے کا اولاً مصداق بشیر احمد اوّل کو بنایا لیکن پھر اپنی کسی مخفی حکمت کے تحت یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ افراد جماعت کی آزمائش کی خاطر اُسے وفات دے کر اور اِسکے مثیل کی بشارت دے کر اِلہامی پیشگوئی کے اس حصہ کو بشیر ثانی یعنی بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل کر دیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں موعود لڑکا سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کے ضمنی حصہ کا مصداق بنایا بھی ہے۔ واضح رہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی اولین اشاعت کے وقت حضورؑ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے دونوں وجودوں کو ایک وجود سمجھتے ہوئے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اپنا یہ اجتہادی خیال ظاہر فرمایا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ زکی غلام یعنی مصلح موعود آپکا لڑکا نہیں تھا اور نہ ہی وہ آپکے گھر میں پیدا ہوا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آئندہ زمانے میں جماعت احمدیہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ایک لڑکے کے ہاتھوں جو فتنہ وفساد پیدا ہونا تھا اِس کا نہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو اور نہ ہی آپکے کسی پیروکار کو علم تھا۔ اِس حقیقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس فتنہ وفساد کے تدارک اور متقی احمدیوں کی راہنمائی کیلئے زکی غلام (پسر موعود۔ مصلح موعود) کی بشارت نہ صرف اپنے برگزیدہ بندے کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی جاری رکھی بلکہ اپنے مبشر اِلہامی کلام میں اُسے مثیل مبارک احمد قرار دے کر اپنا یہ فیصلہ فرما دیا کہ زکی غلام میرے برگزیدہ بندے کا کوئی لڑکا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قطعی فیصلہ کے بعد کسی سچے اور متقی احمدی کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ حضورؑ کے کسی لڑکے کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا مانے اور اِسے قبول کرے۔ مزید برآں یہ بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ فخر رسل اور قمر الانبیا وغیرہ کے القابات صرف موعود زکی غلام یعنی روحانی پسر موعود کے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ جس احمدی کو اپنی رحمت کا نشان بناتے ہوئے موعود زکی غلام بنائے گا وہی فخر رسل اور قمر الانبیا بھی ہوگا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ہر معقول سوال کا جواب اس میں آ گیا ہے لیکن اسکے باوجود اگر کوئی متعصب اور روحانی بصیرت سے محروم احمدی پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ ایسی کھلی کھلی حقیقت کو نہ ماننا چاہے تو میں اُسے زور سے منوا نہیں سکتا۔ اب آخر میں آپکے چند سوالات جن کے جوابات اگرچہ مضمون میں اب تک آ چکے ہیں لیکن پھر بھی دوبارہ لکھتا ہوں۔

آپکے سوالات کے جوابات

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔ آپ اپنی ۱۴۔ جنوری ۲۰۱۱ء کی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Hadhrat Masih e Maood (as) was revealed that his Jama'at will be divided into two sects and Allah will be with one of them.These two sects were formed at the demise of Hadhrat Khalifa tul Masish Awwal (ra). Now this Mujaddid Sahib does not like Lahoris and he does not like Ahmadies, as well. Is he introducing a third sect of believers of Hadhrat Masih e Maood (as)?

حضرت مسیح موعودؑ کوخبر دی گئی تھی کہ آپکی جماعت دوفرقوں میں تقسیم ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ اِن میں سے ایک کیساتھ ہوگا۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی رحلت کے وقت یہ دونوں فرقے وجود میں آگئے تھے۔اب یہ مجدد صاحب نہ لاہوریوں کو پسند (سچا قرار دیتا ہے) کرتا ہے اور نہ ہی احمدیوں (قادیانیوں کو۔ناقل) کو۔کیا یہ حضرت مسیح موعودؑ کے پیروکاروں کاایک تیسرا فرقہ بنارہا ہے۔؟

الجواب۔عزیزمن۔آپ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ آپ کو اِلہام ہوا تھا کہ آپکی جماعت دو(۲) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی اور اِن میں سے ایک کیساتھ خدا ہوگا۔حضورؑ کا یہ اِلہام آپکی کس کتاب یا کس اخبار یا تذکرہ میں کہاں درج ہے؟ آپ نے اس اِلہام کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟ آپ کو اِس کا حوالہ دینا چاہیے تھا۔ثانیاً۔اگر حضورؑ کوایسا اِلہام ہوا تھا تو اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ جماعت احمدیہ کے دو(۲) سے آگے زیادہ فرقے نہیں بنیں گے۔واضح رہے کہ احمدیت،محمدیت کا نہ صرف تسلسل ہے بلکہ اِس کاظل بھی ہے۔اب جو تقدیر محمدیت کیلئے ظاہر ہوئی تھی یہ کس طرح ممکن ہے کہ ویسا ہی اُسکے ظل یعنی احمدیت کیلئے ظاہر نہ ہو۔ویسے بھی مخبر صادق جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کا فرمودہ کیسے خطا ہوسکتا ہے۔؟؟؟؟ حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:۔''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔''

(احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء شمارہ نمبر:۵ جلد نمبر:۱۲ بحوالہ کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

جاننا چاہیے کہ سچائی معلوم کرنے کی خاطر جب کوئی احمدی علمی گفتگو یا تحقیق کرے تو اُس پر فرض ہے کہ کم ازکم حضرت بانئے جماعتؑ کی اِس نصیحت پر ضرور عمل کرے کہ ہر قسم کے تعصب سے پاک ہوکر بڑی دیانتداری،تقویٰ اور انصاف کیساتھ غور وفکر اور علمی بحث کرے(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)اب آپ قادیانی احمدیوں کا المیہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کی تعلیم وتربیت اس طرح کی گئی ہے کہ آپ کسی قیمت پر بھی حضورؑ کی غیر جانبدار ہونے کی نصیحت پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو پھر آپ ایسے لوگوں کو سچائی کا پتہ کس طرح چلے گا ؟ اب آپکی یہ ای میل بھی تعصب سے خالی نہیں ہے۔آپ لکھتے ہیں۔''اب یہ مجدد صاحب نہ لاہوریوں کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی احمدیوں کو''۔خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپ احباب جماعت لاہور کو احمدی نہیں سمجھتے۔؟ حالانکہ وہ بھی اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اُنہوں نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قبول فرمایا ہے۔یہ ایک الگ بحث ہے کہ وہ حضرت بانئے جماعتؑ کو کیا مانتے ہیں؟۔آپکی میل میں مسلمانوں کے اُس متعصّبانہ رویہ کی جھلک نظر آرہی ہے جو اُنہوں نے احمدیوں کیساتھ اپنا رکھا ہے۔اُنہوں نے بھی تعصب اور تنگ نظری کیساتھ ہم کلمہ گو احمدیوں کو اپنے طور پر غیر مسلم قرار دے رکھا ہے۔اب آپ ہی بتائیں کہ پھر آپ قادیانی احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہوا؟ دیانتداری،انصاف اور تقویٰ کا یہ تقاضا تھا کہ اگر آپ نے میرے متعلق یہ متعصّبانہ فقرہ لکھنا ہی تھا تو کم ازکم اس طرح لکھتے کہ''اب یہ مجدد صاحب نہ لاہوریوں کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی قادیانیوں کو''۔واضح رہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اصلاح کیلئے مبعوث ہوتا ہے وہ کوئی فرقہ نہیں بنایا کرتا بلکہ حق کا انکار کر کے نئے فرقے کا موجب وہ قوم یا جماعت بنتی ہے جس میں وہ مامور من اللہ ظاہر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَآءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔(البقرہ۔۲۱۴)سب لوگ ایک ہی جماعت تھے پھر اللہ نے انبیاء کو مبشر اور منذر بنا کر بھیجا اور اُن کیساتھ حق پر مشتمل کتاب نازل کی تاکہ وہ(یعنی اللہ)لوگوں کے درمیان اِن باتوں کے متعلق جن میں اُنہوں نے اِختلاف پیدا کرلیا تھا فیصلہ کرے اور(ہوا یہ کہ)صرف اُنہیں لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی اِسکے بعد کہ اُنکے پاس کھلے نشانات آچکے تھے آپس کی سرکشی(اور فساد)کی وجہ سے اِسکے بارہ میں اِختلاف کیا۔پس اللہ مومنوں کو اپنے حکم سے اس صداقت تک لے گیا جس کے بارے میں دوسرے لوگوں نے اِختلاف سے کام لیا تھا اور اللہ جسے پسند کرتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے۔

باقی جہاں تک اس عاجز کا دونوں فرقوں(قادیانی اور لاہوری)کو پسند کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر یہ دونوں فرقے گمراہ نہ ہوئے ہوتے تو پھر کسی مصلح موعود یا کسی زکی غلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ مصلح موعود تو آیا ہی اُس وقت کرتے ہیں جب لوگ صراطِ مستقیم سے بھٹک کر اپنی نفسانی خواہشات کے غلام بن جاتے ہیں۔خاکسار دونوں جماعتی گروہوں سے ہرگز نفرت نہیں کرتا بلکہ میں نے تو قرآن کریم کی سچی تعلیم اور حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا صحیح مقام ومرتبہ اور پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کو

خوب کھول کر بذریعہ خلیفہ رابع سب احمدیوں کے آگے رکھا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ خلیفہ رابع صاحب نے اپنے منصبی فرض سے کوتاہی کرتے ہوئے اپنی زندگی کے آخری سانس تک افراد جماعت کو اِس سچائی اور حقیقت سے لاعلم رکھا۔ مزید برآں اگر پہلے سے موجود دونوں گروپوں کے جھوٹے عقائد اور اُنکی غلطیوں کی نشاندہی کرنے کو آپ نفرت سمجھتے ہیں تو پھر یہ الزام تو اللہ تعالیٰ کے ہر نبی اور رسول پر لگے گا۔ کیا آپ کسی غیر احمدی کے اس الزام سے نعوذ باللہ اتفاق کریں گے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اس رنگ میں مسلمانوں کے بہتر (۷۲) فرقوں کیساتھ نفرت کی تھی۔؟ ہرگز نہیں۔ جماعتی عقائد میں بگاڑ اور فسق و فجور در پردہ حضرت مولانا خلیفۃ المسیح اولؓ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ جہاں تک نئے فرقے کا تعلق ہے تو اِسکی وجہ بھی درج بالا آیت کریمہ کے مطابق آنیوالا نہیں بنا کرتا بلکہ وہ لوگ بنتے ہیں جن میں وہ ظاہر ہوتا ہے۔ خاکسار نے قرآن کریم کی تعلیم (النساء۔۶۰) پر عمل کرتے ہوئے بڑے ادب کیساتھ خلیفہ رابع صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے سب قسم کے احمدیوں کو سچائی کی طرف بلایا تھا لیکن عرصہ دراز سے یہ (دونوں گروپ) نہ صرف ٹس سے مس نہ ہوئے بلکہ اُلٹا اِنہوں نے میرا اور میرے اہل و عیال اور میرے ساتھ تعلق رکھنے والے دیگر احباب جماعت کا اخراج اور مقاطعہ بھی کیا ہوا ہے۔ اگر احمدیوں کے یہ دونوں گروپ اپنے اپنے عقائد میں اتنے ہی سچے تھے تو وہ میرے مقابل پر کیوں نہ آئے اور اِنہوں نے وہ رویہ کیوں اختیار کیا جو ایک صدی قبل علمائے اسلام نے حضرت مرزا صاحبؑ اور آپکے پیروکاروں کیساتھ اپنایا تھا؟ واضح رہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے پیروکاروں اور عام مسلمانوں کے درمیان اتنا فرق تو ضرور ہونا چاہیے تھا کہ کم از کم احمدی ایسا رویہ اختیار نہ کرتے جو کہ حضورؑ کے مخالفوں نے آپکے خلاف اختیار کیا تھا ۔ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

آپ اِسی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Then Huzur (as) mentioned his second son on next page of "Taryaqul Quloob". Huzur says this second son whose name is Bashir Ahmad has been prophisied and about him, I have mentioned an Ilham in "Aena e Kamalat e Islam". Huzur Says, the wording of Ilham is that, "A Qamrul Anbiya (moon of prophets) will come and your job will be done. For you there will be a son and God's fazl will be brought closer to you...." So God called this second son "Qamrul Anbiya".

ترجمہ۔ پھر تریاق القلوب کے اگلے صفحہ پر حضورؑ نے اپنے دوسرے لڑکے کا ذکر فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے کے بارے میں پیشگوئی ہوئی تھی اور اُسکے متعلق میں نے ''آئینہ کمالات اِسلام'' میں ایک اِلہام کا ذکر کیا تھا۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اِلہام کے الفاظ ہیں۔ ''قمر الانبیاء (نبیوں کا چاند) آئے گا اور تمہارا کام پورا ہو جائے گا۔ تمہیں ایک لڑکا دیا جائے گا اور خدا کا فضل تمہارے قریب کیا جائے گا۔۔۔'' لہٰذا خدا نے اِس دوسرے لڑکے کو ''قمر الانبیاء'' کہا ہے۔

الجواب۔ حضور علیہ السلام کی تحریر سے یہ جو آپ نے حضورؑ کے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد کے متعلق نتیجہ نکالا ہے یہ آپکا اپنا نتیجہ ہے۔ حضورؑ نے اپنی اس تحریر یا اپنی کسی اور تحریر میں مرزا بشیر احمد کے متعلق قطعاً یہ الفاظ نہیں کہے اور نہ ہی اُنہیں ''قمر الانبیاء'' قرار دیا تھا۔ (مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کہا اور نہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِلہاماً خبر دی ہے کہ وہی موعود قمر الانبیاء ہیں۔ اور پھر جب مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی ساری زندگی قمر الانبیاء ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تو آپ مدعی سست اور گواہ چست کے مطابق یہ دعویٰ اُنکی طرف کیوں منسوب کر رہے ہیں۔؟؟؟) ٹائیٹل تقسیم کرنے کے یہ سب کارنامے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے سرانجام دیئے اور جماعت احمدیہ کو یہ بیماری لگا دی گئی یا لگ گئی کہ اُنہوں نے اپنی بے جا محبت اور تقدس کی وجہ سے حضورؑ کی اولاد کو وہ ٹائیٹل دیئے جن میں کوئی صداقت نہیں تھی اور پھر مزید غلطیاں (جیسے آپ اپنی اس ای یل میں بھی کر رہے ہیں) یہ کیں کہ اپنی اِن غلطیوں کو حضورؑ کی طرف منسوب کرتے رہے!!! ۔ حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ اُمت روایات میں کھو گئی

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ حضورؑ کی تحریر کا مکمل حوالہ درج کرتے اور پھر اس سے جو ثابت ہوتا ہے اُس کا بیان کرتے نہ کہ حضورؑ کی تحریر سے دو تین سطریں لکھ کر اور اِن سے غلط طور پر ایک غلط اِستنباط کر کے حضورؑ کی طرف منسوب کر دیتے۔ آپ اپنی تحریر میں مرزا بشیر احمد کو قمر الانبیاء قرار دے رہے ہیں۔ کیا آپ اپنے اس دعویٰ کو حضورؑ کی کسی تحریر سے ثابت کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ واضح رہے کہ ایسا طرز عمل نہ صرف دیانتداری کے خلاف ہے بلکہ ایک متقی محقق کی شان کے بھی خلاف ہے۔ خاکسار دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد کے سلسلہ میں آپکے اقتباس سے متعلقہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی مکمل تحریر ذیل میں درج کر کے اور پھر اِسکی روشنی میں چند گذارشات آپکے گوش گزار تا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے۔ اسکے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔ اور اس کتاب کے صفحہ ۲۶۲ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔ اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔ یَسُرُّ اللّٰہُ وَجْھَكَ وَ یُنِیْرُ بُرْھَانَكَ۔ سَیُوْ لَدُلَكَ الْوَلَدُ

وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ دیکھو صفحہ ۲۲۶ آئینہ کمالات اسلام۔ یعنی نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا کام بن جائیگا۔ تیرے لیے ایک لڑکا پیدا کیا جائیگا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائیگا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل وشباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔ اور میرا نور قریب ہے (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو۔) پھر جب یہ کتاب آئینہ کمالات اسلام جس میں یہ پیشگوئی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء میں درج ہے اور جس کا دوسرا نام دافع الوسواس بھی ہے۔ فروری ۱۸۹۳ء میں شائع ہوگئی۔ جیسا کہ اسکے ٹائٹل پیج سے ظاہر ہے تو ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو جیسا کہ اشتہار ۲۰۔ اپریل ۹۳ء سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔'' (تریاق القلوب (۱۸۹۹ء)۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۰)

واضح رہے کہ حضورؑ نے اپنی تحریر میں اپنے ایک لڑکے کی صرف پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ نے اس لڑکے کو قطعاً قمر الانبیاء قرار نہیں دیا بلکہ اِسکے پسر موعود ہونے کے بارے میں صرف اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ حضورؑ بخوبی جانتے تھے کہ یہ مبشر الہامات دراصل پسر موعود یعنی زکی غلام (مصلح موعود یا قمر الانبیاء یا فخر رُسل۔ یہ سب پسر موعود یعنی زکی غلام کے صفاتی نام ہیں) کے متعلق نازل ہورہے ہیں۔ تبھی حضورؑ نے اپنے اس دوسرے لڑکے بشیر احمد پر بھی اُسکے پسر موعود (مصلح موعود) ہونے کا گمان کیا تھا۔ حضورؑ نے اپنے جس اِلہام کا تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۲۰ پر ذکر فرمایا ہے۔ اِس مبشر اِلہام کا حضورؑ نے اولاً ذکر اپنی کتاب آئینہ کمالات اِسلام کے صفحہ نمبر ۲۶۶ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶) پر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُکْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَلَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ نَرُدُّ اِلَیْکَ الْکَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ وَ نُبَدِّلَنَّکَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِکَ اَمْنًا۔ یَاْتِیْ قَمَرُالْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی ۔ یَسُرُّ اللّٰہُ وَجْهَکَ وَ یُنِیْرُ بُرْهَانَکَ۔ سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ وَ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ هٰذَا قُلْ هُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ قَدْ جَآءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَ الْفَتْحُ اَقْرَبُ۔'' یعنی اِس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اِس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ہم پھر تجھ کو غالب کریں گے اور خوف کے بعد اَمن کی حالت عطا کردیں گے۔ نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا کام تجھے حاصل ہوجائے گا۔ خدا تیرے منہ کو بشاش کرے گا اور تیرے برہان کو روشن کردے گا۔ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا اور میرا نور نزدیک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُسکے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ اور میرے فضل سے نومید مت ہو۔ یوسف کو دیکھ اور اُسکے اقبال کو۔ فتح کا وقت آرہا ہے اور فتح قریب ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام (۱۸۹۲ء) روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶۔۲۶۹)

اب اِس مبشر اِلہام میں جس وجود کو اللہ تعالیٰ نے ''قمر الانبیاء'' (نبیوں کا چاند) فرمایا ہے۔ یہ وہی پسر موعود یعنی زکی غلام ہے جس کو آپؑ نے مصلح موعود کا نام دیا تھا۔ اِسی موعود مصلح کو اللہ تعالیٰ نے یوسف اور فخر الرسل قرار دیا ہے۔ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے اِسکے متعلق فرمایا ہے۔

(۱) ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔۔۔ اس کیساتھ فضل ہے۔ جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔ نور آتا ہے نور۔۔۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۲) اِس موت (یعنی بشیر اوّل کی موت) کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔ ''اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْآ اَنْ یَّقُوْلُوْآ اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ وَقَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَئُوا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْهَالِکِیْنَ۔ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ اِنَّ الصَّابِرِیْنَ یُوَفّٰی لَهُمْ اَجْرُهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اب خدا تعالیٰ نے اِن آیات میں صاف بتلا دیا کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کیلئے ایک ضروری اَمر تھا۔ اور جو کچے تھے، وہ مصلح موعود کے ملنے سے نااُمید ہوگئے۔ اور اُنہوں نے کہا کہ تو اِسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب مرگ ہوجائے گا۔ یا مرجائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمادیا کہ ایسوں سے اپنا منہ پھیر لے۔ جب تک وہ وقت پہنچ جائے۔ اور بشیر کی موت پر جو ثابت قدم رہے اُن کیلئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتہ بینوں کی نظر میں حیرتناک۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔ مکتوب ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ)

(۳) اللہ تعالیٰ ۱۸ فروری ۱۹۰۷ء کو اِسی زکی غلام کے متعلق فرماتا ہے۔ ''(۱) کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ (۲) مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہوجائیگا اور حق کا غلبہ ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُتریگا۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۸۸ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبرے مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۴) جاننا چاہیے کہ حضور علیہ السلام کو اولاد کے سلسلہ میں بنیادی طور پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی عظیم الشان اِلہامی پیشگوئی میں صرف دو (۲) وجودوں (ایک لڑکا اور ایک غلام) کی ہی بشارتیں ہوئی تھیں۔ اِس ضمن میں درج ذیل نکات قابل غور ہیں۔

اولاً۔ مثیل بشیر احمد اوّل (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد لڑکے کی بشارت ہونا بند ہوگئی لیکن غلام کی بشارتیں اللہ تعالیٰ اپنے کسی اور مقصد کیلئے حضورؑ پر آپ کی وفات تک نازل فرماتا رہا۔ اب جب غلام کی بشارتیں بار بار نازل ہوئیں تو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ غلام سے متعلق ہر نئے مبشر اِلہام کے متعلق یہ خیال کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں ایک اور جسمانی لڑکے کی خبر دے رہا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ آپؑ کے خیال کے مطابق لڑکا دیتا بھی رہا۔ نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول جاری رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو یہ پیغام دیا کہ اے میرے بندے اگر چہ میں غلام کی بشارت کسی اور مقصد کیلئے نازل فرمارہا تھا لیکن تیری خواہش اور تیرے غلام کے معنی لڑکا کرنے کی وجہ سے میں تجھے لڑکے بھی دیتا رہا اور جب مجھے جتنے لڑکے تجھے دینے منظور تھے وہ میں نے دے دیئے تو پھر اس کے بعد تیرے غلام کے معنی لڑکا کرنے کے باوجود میں نے تجھے کوئی لڑکا نہیں دیا۔

ثانیاً۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت بخشی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے نے اِس زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اس کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا لیکن اِلٰہی علم میں یہ زکی غلام آپؑ کا صلبی لڑکا نہیں بلکہ کوئی روحانی فرزند تھا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات بھی تھی کہ اُسکے برگزیدہ بندے کے ایک لڑکے بشیر الدین محمود احمد (مثیل بشیر احمد اوّل) نے زکی غلام سے متعلق اپنے والد محترم کے اجتہادی خیال کو بنیاد بنا کر جھوٹے طور پر پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بننا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کے لڑکے کے اس جھوٹ اور فریب کا پردہ چاک کرنے کیلئے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے بعد بھی اور حتیٰ کے اُسکی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی اُسکی وفات تک غلام سے متعلق مبشر اِلہامات نازل فرما کر اُسے یہ پیغام دیا کہ تیرے لڑکوں میں سے کوئی بھی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہے۔

ثالثاً۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر غلام کی بشارت پر مشتمل کسی اِلہام کے حضور علیہ السلام نے یہ معنی کیے ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جسمانی بیٹا عطا فرمائے گا اور مبشر اِلہام کے بعد پھر بیٹا پیدا بھی ہو گیا ہو تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ ایک مبشر الہام کو مختلف شکلوں میں پورا فرما دیتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اپنے مبشر اِلہام کے اصلی معنی اور اُسکی اصلی روح کو ضائع ہونے یا مشتبہ ہونے نہیں دیتا بلکہ قطعی طور پر اُسکی حفاظت فرما دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے سلسلہ میں حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی مبشر اِلہامات نازل فرما کر عملاً کر کے دکھایا ہے۔

عزیزم۔ خاکسار نے مندرجہ بالا مبشر کلام اِلٰہی اس لیے درج کیا ہے تا کہ آپ کو اس حقیقت سے بخوبی آگاہی ہو جائے کہ ۱۸۹۲ء میں آئینہ کمالات اسلام میں جو مبشر اِلہامات ہوئے تھے اور جن کو حضورؑ نے تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۲۰ پر دوبارہ لکھا تھا۔ یہ مبشر کلام دراصل اُسی پسر موعود یعنی زکی غلام کے متعلق تھا اور پھر حضورؑ نے یہ قیاس فرما کر کہ (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو۔) خاکسار کے اس بیان کی تائید فرمائی ہے۔ تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۲۰ سے پہلے یعنی صفحہ نمبر ۲۱۹ پر حضورؑ نے اپنے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق صرف اُسکی پیدائش کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے نہ کہ اُسکے پسر موعود ہونے کا۔ آپ تریاق القلوب کے اس صفحہ نمبر ۲۱۹ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

If you read the book Taryaqul Quloob, Huzur (as) has been given great prophecies about his progeny and he was promised that he will be given very pious children. For example about the birth of Hadhrat Mirza Bashir uddin Mahmood (ra), Huzur stated., that this eldest son of mine was given the name Mahmood and about this son I have written at the end of "Sabz Ishtihar". Sabz Ishtihar is only talking about the promised son (the Musleh Maood). In other words, Huzur (as) is saying that the promised son that I mentioned towards the end of Sabz Ishtihar was this very son. Read Ruhani Khazain, Jild 15, book Taryaqul Quloob, Page 219. Huzur (as) on the same page goes on to say this Ilham was "Pisr e Maood" and then he mentions a Farsi couplet and calls this son "Fakhr e Rusul". (pride of prophets)

ترجمہ۔ اگر تم کتاب تریاق القلوب کا مطالعہ کرو گے تو حضورؑ کو آپکی اولاد کے بارے میں بڑی بڑی پیشگوئیاں دی گئی تھیں اور آپؑ سے وعدہ فرمایا گیا تھا کہ آپؑ کو بہت پاکیزہ بچے دیئے جائیں گے۔ مثال کے طور پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے متعلق حضورؑ بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرا سب سے بڑا لڑکا جس کا نام محمود رکھا گیا ہے اور اس لڑکے کے متعلق میں نے ''سبز اِشتہار'' کے آخر پر لکھا تھا۔ سبز اِشتہار پسر موعود (مصلح موعود) کے متعلق ہی ہے۔ بالفاظ دیگر حضورؑ نے فرمایا ہے کہ موعود لڑکا جس کا میں نے ''سبز اِشتہار'' کے آخر پر ذکر فرمایا ہے وہی پسر موعود ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب صفحہ نمبر ۲۱۹ پڑھیے۔ حضورؑ اِسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ یہ اِلہام ''پسر موعود'' کے متعلق

ہے اور پھر فارسی کے ایک شعر کا ذکر فرماتے ہیں اور اِس لڑکے کو ''فخر الرسل'' (رسولوں کا فخر) فرمایا ہے۔''

الجواب۔ واضح رہے کہ حضورؑ نے تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۱۹ پر اپنے لڑکے مرزا محمود احمد کی پیدائش کی صرف پیشگوئی کا ذکر فرمایا تھا۔ آپؑ نے اپنے اس لڑکے کو پسر موعود نہیں قرار دیا تھا۔ جیسا کہ خاکسار پہلے یہ بتا چکا ہے کہ سبز اشتہار میں حضورؑ نے یہ عندیہ ضرور دیا تھا کہ ''اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے'' لیکن جب یہ بشیر ثانی پیدا ہوا تو حضورؑ نے اپنے سبز اشتہار والے خیال کے مطابق اِسے پسر موعود قرار نہیں دیا بلکہ اپنی رائے سے رجوع فرما لیا تھا۔ اگر حضورؑ اپنے اجتہادی خیال (اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے) کے مطابق اپنے اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' میں دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقعہ پر اُسکے پسر موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا تعین فرما دیتے اور اسی طرح تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۱۹ پر بھی اگر بشیر الدین محمود احمد کا ذکر بطور پسر موعود کے ہوا ہوتا تو آپؑ تریاق القلوب کے اگلے صفحہ نمبر ۲۲۰ پر اپنے دوسرے لڑکے بشیر احمد کا ذکر فرماتے ہوئے اُسکے متعلق ایسا ہرگز نہ فرماتے کہ (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو۔) حضورؑ کے یہ الفاظ اس حقیقت کا اظہار فرما رہے ہیں کہ آپؑ نے ۱۸۹۹ء میں تریاق القلوب کی تصنیف کے وقت اِسکے صفحہ نمبر ۲۲۰ تک اپنے تینوں بڑے لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) میں سے کسی کے متعلق پسر موعود ہونے کا تعین نہیں فرمایا تھا۔ اور جہاں تک فخر الرسل کے ٹائیٹل کا تعلق ہے تو یہ حضورؑ اپنے مزعومہ پسر موعود کے متعلق فرما رہے ہیں نہ کہ بشیر الدین محمود احمد کے متعلق۔ حضورؑ کے الفاظ کے مطابق جو پسر موعود ہوگا وہی فخرِ رُسل ہوگا۔ جہاں تک فخرِ رُسل اور اور قمر الانبیاء کے القابات کا تعلق ہے تو یہ دونوں القاب چونکہ پسر موعود کے ہیں لہٰذا نہ اِنہیں بشیر الدین محمود احمد پر اور نہ ہی بشیر احمد پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً زکی غلام (پسر موعود) جسے اللہ تعالیٰ نے فخرِ رُسل فرمایا ہے خاکسار شروع میں کلام اللہ کی روشنی میں ثابت کر آیا ہے کہ وہ حضورؑ کا نہ صلبی لڑکا تھا اور نہ ہی آپکے گھر میں پیدا ہوا۔ اِسی طرح قمر الانبیاء کے ٹائیٹل کے ضمن میں عرض ہے کہ بشیر احمد کی پیدائش (۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء) کے بعد بھی اللہ تعالیٰ قمر الانبیاء کی بشارتیں نازل فرماتا رہا ہے اور یہ بشارتیں اس حقیقت پر دلیل ہیں کہ قمر الانبیاء حضورؑ کا کوئی صلبی لڑکا نہیں تھا بلکہ یہ لقب پسر موعود یعنی مصلح موعود کا ہی ہے۔ مثلاً جولائی ۱۸۹۳ء میں بشیر احمد کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) ''یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ وَ کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یَوْ مَ یَجِیْٓ الْحَقُّ وَیُنْکَشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔'' تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے۔ اس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اُٹھانے والے نقصان اُٹھائیں گے۔

(۲) اللہ تعالیٰ ۱۸۹۶ء میں فرماتا ہے۔ ''یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ تَوَجَّھْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔ اِنَّا رَآدُّوْھَآ اِلَیْکَ۔ اِنِ اسْتَجَارَتُکَ فَاَجِرْھَا۔ وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی۔ اِنَّا فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ ترجمہ۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام حاصل ہو جائے گا۔ یہ سخت دن ہے۔ آج میں فیصلہ کرنے کیلئے متوجہ ہوا۔ ہم اُسکو تیری طرف واپس لائیں گے۔ اگر تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دیدے۔ اور مت خوف کر ہم اُسکی پہلی خصلت پھر اُس میں ڈال دیں گے۔ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی۔'' (تذکرہ صفحہ ۲۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(۳) اللہ تعالیٰ ۱۹۰۰ء میں فرماتا ہے۔ ''یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ مَآ اَنْتَ اَنْ تَتْرُکَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَہٗ۔ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ''۔ نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا سارا کام تجھے حاصل ہو جائیگا۔ تو ایسا نہیں ہے کہ شیطان کو مغلوب کرنے سے قبل اِسے چھوڑ دے۔ اور دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴) اِسی طرح اللہ تعالیٰ ۱۹۰۶ء میں فرماتا ہے۔ ''یَاتِیْ قَمَرُالْاَ نْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَاالْمُجْرِمُوْنَ ط'' نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پورا ہو جائے گا اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۶۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۹)

عزیزم۔ اگر حضورؑ کے دوسرے لڑکے بشیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے قمر الانبیاء قرار دیا تھا تو یہ لڑکا تو ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء میں پیدا ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس لڑکے کی پیدائش کے بعد بھی قریباً ۱۹۰۶ء تک قمر الانبیاء کی بشارتیں کیوں نازل فرمائیں؟ واضح رہے کہ اس قمر الانبیاء یعنی زکی غلام نے تو ۶/ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ حضورؑ کو زکی غلام کے اس لقب (قمر الانبیاء) کیساتھ بھی اُسکی بشارتیں دیتا رہا ہے۔

عزیزم۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق ایسا غلط دعویٰ آپ ایسے لاعلم احباب جماعت پہلے بھی کرتے رہے ہیں اور اب آپ بھی اُسکے متعلق وہی غلط دعویٰ بغیر دلیل کر رہے ہیں۔ خاکسار پہلے تریاق القلوب کے صفحہ نمبر ۲۱۹ سے حضورؑ کی تحریر نقل کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونیوالے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ ابتک

ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹۔ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اِسکے پیدا ہونے کی ﴿صرف پیدا ہونے کی نہ کہ اِسکے پسر موعود یعنی مصلح موعود ہونے کی۔ ناقل﴾ میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جسکے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اسکے صفحہ ۴ میں یہ اِلہام پسر موعود کی نسبت ہے ۔ اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ ۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹ بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

عزیزم۔ اپنی آنکھیں خوب کھول کر اور بغور وفکر حضورؑ کی تحریر کو پڑھیں کہ آپؑ کیا فرما رہے ہیں؟ حضورؑ نے اپنے درج بالا الفاظ میں اشتہار تکمیل تبلیغ کے حوالے سے صرف اپنے ایک لڑکے محمود احمد کی پیدائش سے متعلق ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا تھا۔ آپؑ نے اپنے اس لڑکے کو قطعاً پسر موعود قرار نہیں دیا تھا۔ اگر حضورؑ نے اس لڑکے (بشیر الدین محمود احمد) کو پسر موعود قرار دیا ہوتا تو آپ اسی کتاب کے اگلے صفحہ نمبر ۲۲۰ پر اپنے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد کا ذکر فرماتے ہوئے اُسکے متعلق یہ کبھی نہ فرماتے کہ! (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو۔)

اسی ایل میں آپ آگے لکھتے ہیں۔

Now, you believe that Huzur (as) was Khatamul Aouliya. If you look at the prayers he did for his progeny and the glad tidings that God gave him about his progeny could not come true. You think all of his prayers and God's promises did not materialize? Not only that these prayers were materialized, his progeny became so bad that they actually hijacked their father faith? God did not keep his promises and Khatamul Aouliya's all prayers for his progeny were not accepted?What world are you living in? We as Ahmadies believe, that all of Huzur's (as) prayers were answered and God not only gave him sons, he also gave him "Mubashar Aoulad".

ترجمہ۔ اب تم ایمان رکھتے ہو کہ حضورؑ خاتم الاولیاء تھے۔ اگر تم اُنکی دعاؤں پر نظر ڈالو جو آپؑ نے اپنی اولاد کیلئے کی تھیں اور جو اللہ تعالیٰ نے آپکی اولاد کے متعلق بشارتیں دی تھیں کیا وہ پوری نہیں ہوئیں؟ تم غور کرو کہ آپؑ کی سب دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کیا پورے نہیں ہوئے تھے؟ نہ صرف یہ کہ یہ دعائیں پوری ہوئی تھیں (بلکہ) آپؑ کی اولاد اتنی غلط ہوگئی کہ دراصل اُنہوں نے اپنے باپ کے عقیدے کو بھی اغوا (hijack) کرلیا؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے پورے نہ کیے اور خاتم الاولیاء کی اپنی اولاد کے بارے میں ساری دعائیں قبول نہ ہوئیں؟ تم کس دنیا میں رہ رہے ہو؟ ہم احمدی ہونے کے ناطے ایمان رکھتے ہیں کہ حضورؑ کی ساری دعائیں قبول ہوئیں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اُنہیں لڑکے دیئے بلکہ اُنہیں مبشر اولاد بھی دی۔''

الجواب۔ ہم سب ایمان رکھتے ہیں کہ حضورؑ خاتم الاولیاء تھے۔ آپؑ نے اپنی اولاد کیلئے بہت دعائیں کیں تھیں۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آپ کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکے کی نہ صرف بشارت دی بلکہ اس بشارت کو بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں پورا بھی فرما دیا۔ اس میں ہمارا کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ اب سوال اور اختلاف صرف پیشگوئی مصلح موعود کا ہے۔ کیا اس اِلہامی پیشگوئی کا مصداق اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے کسی لڑکے کو بنایا؟ جیسا کہ مضمون کے شروع میں یہ حقیقت قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں ثابت کردی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے کسی لڑکے کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں بنایا ہے۔ اب ہم سب کی عقیدت اور حضورؑ کی اپنی اولاد کیلئے دعائیں اپنی جگہ پر لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کے کسی لڑکے کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں بنایا ہے تو اس میں واویلا کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کا فیصلہ ہے۔ اس میں ہم احمدیوں کا نہ کوئی دخل ہے اور نہ ہونا چاہیے۔ بطور مثال خاکسار یہاں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی مثال دیتا ہے۔ آپ ایک قدرت کا نشان، کلمۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے۔ چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ پیدا کیا تھا لہٰذا آپ اپنی زندگی میں بطور استعارہ (metaphor) اللہ تعالیٰ کیلئے باپ کا لفظ استعمال فرماتے رہے۔ اب اُسکی اُمت غلطی سے نہ صرف حضرت مسیح ابن مریم کو نعوذ باللہ خدا سمجھتی ہے بلکہ تثلیث کے عقیدے پر بڑی سختی سے قائم ہے۔ اب سوال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کیا نعوذ باللہ سچ مچ خدا تھے؟ جواباً عرض ہے کہ ہرگز نہیں تھے۔ وہ وہی تھے جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بنایا تھا یعنی نبی اور رسول نہ کہ نعوذ باللہ خدا کا بیٹا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مہدی و مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور اِسکے نتیجہ میں آپکو ایک لڑکے کی بشارت دی اور پھر اس بشارت کو بشیر الدین محمود احمد کے وجود میں پورا فرما دیا۔ لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی اولاد (لڑکوں) میں پوری نہیں کی۔ اب عزیزم مبشر احمد

صاحب اور مجید احمد صاحب آپ بھی بشیر الدین محمود احمد کو وہی رہنے دیں جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بنایا تھا نہ کہ عیسائیوں کی طرح اُنہیں وہ بناؤ جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نہیں بنایا تھا۔ آپ دونوں سے گذارش ہے کہ آپ قرآن کریم کا مطالعہ غور وفکر کیساتھ کیا کریں اور اپنے اندر عاجزی پیدا کرتے ہوئے اِسے سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ جب درد اور تڑپ کیساتھ اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم کو سمجھنے کی اِلتجائیں کروگے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی قرآن کریم کا علم بخشے گا اور پھر حقیقت کے پتہ چلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم اور بطور خاص اپنی اولاد کیلئے کیا دعائیں نہیں کیں تھیں؟ کیا آپ حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی اولاد کیلئے دعاؤں کا اِنکار کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کے باوجود (سورۃ ہود۔ ۴۶ تا ۴۸) آپکی اولاد میں سے جس نے آپکی تعلیم کا منکر اور باغی بننا تھا وہ بن کر رہا۔ بہت ساری آزمائشوں میں جب خلیل اللہ اور ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام پورے اُترے تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ میں تجھے امام بنانے والا ہوں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری اولاد میں سے بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا یہ وعدہ ظالموں کیساتھ نہیں ہوگا۔ اِسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”وَاِذِابْتَلٰۤی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ “(البقرہ۔ ۱۲۵) اور جب ابراہیم کو اُسکے ربّ نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے اِن کو کر دکھایا (اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی۔ (اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی لائن لگا دی لیکن اسکے باوجود آپکی نسل میں سے بعض ظالم بھی بنے تھے۔ حضرت یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنے والے آپؑ کے پڑپوتے ہی تھے۔ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے والے اور بہت سارے نبیوں کو شہید کرنے والے (یہودی) بھی آپکی نسل میں سے ہی تھے۔ مکہ میں آپؑ نے جو اللہ تعالیٰ کا گھر خالص اسکی توحید کو قائم کرنے کے واسطے بنایا تھا، اس گھر میں ۳۶۰ بت رکھ کر اِسے بتخانہ میں بدلنے والے بھی آپؑ کی نسل میں سے ہی تھے۔ کیا اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اللہ اپنے ابوالانبیاء کی دعاؤں کو شرف قبولیت نہیں بخشا تھا۔؟ ہرگز نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے جو آپکے راستے پر چلے وہ آپکی دعاؤں کا فیض پاکر انبیاء بن گئے لیکن جو بدقسمت تھے وہ نہ صرف محروم رہے بلکہ وہ ظالم اور سرکش بھی بن گئے۔

عزیزم۔ خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت (روحانی اولاد) کے علاوہ اپنی آل (فاطمہ کی اولاد یعنی سادات) کیلئے کیا دعائیں نہیں کیں تھیں۔؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔”وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولادِ فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ روایت کیا اسکو ابوابوداؤد نے۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۸)

اب کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کو نعوذ باللہ شرف قبولیت نہ بخشا بلکہ آپکی دعاؤں کے برخلاف مہدی کو مغلیہ خاندان میں پیدا کر دیا۔؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعاؤں کو ضرور سنا اور آپکی آل یعنی سادات میں سے بڑے بڑے عظیم امام بنائے ہیں اور مہدی یعنی آپکے روحانی فرزند کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روحانی اولاد یعنی اُمت میں سے چن لیا۔ اسی طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے رسالہ تشحیذ لاذہان میں لکھتے ہیں۔” آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔ اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے۔“ (رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔ ۳ نمبر ۶۔ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

عزیزم۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت کی دعائیں اپنی آل کیلئے قبول نہیں ہوئی تھیں اور پھر اس وجہ سے آپ ﷺ کی آل وہ بن گئی جس کا ذکر مرزا محمود احمد صاحب درج بالا سطور میں کر رہے ہیں؟ آپ ضرور جواباً ارشاد فرمائیں گے کہ اگر قوم سادات میں سے کچھ لوگ ایسے بن گئے جن کا ذکر مرزا محمود احمد صاحب نے بڑے احترام کیساتھ کیا ہے وہ اُنکی اپنی غلطیاں تھیں۔ اس میں آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا قصور نہیں تھا؟ یہی معاملہ آخری زمانے کے نوح، ابراہیم اور ظلی رنگ میں احمد اور محمد حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کیساتھ بھی ہوا۔ آپکی دعاؤں کو بھی اللہ تعالیٰ نے شرطی رنگ میں قبول فرمایا تھا۔ وہ جو آپکی راہ پر چلے یا آئندہ چلیں گے اُنہیں اللہ تعالیٰ امامت بھی بخشے گا اور عزت بھی پائیں گے۔ لیکن جو آپکی راہ کو چھوڑ کر چالاکیوں اور عیاریوں کیساتھ امامت پر قبضے کرتے پھریں گے تو اُنکا حشر بھی وہی ہوگا جس کا مفصل ذکر مضمون کے شروع میں ہو چکا ہے۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ کیا آپ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ مرزا محمود احمد نے جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے رسالہ تشحیذ لاذہان میں ارشاد فرمایا تھا۔” اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا“

عزیزم جب مرزا بشیر الدین محمود احمد کو علم تھا کہ ہم (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے اور ہم میں سے کوئی بھی مصلح

موعود نہیں تو خلیفہ ثانی بننے کے بعد جب خوشامدی مرید آپ کو مصلح موعود کہہ بھی رہے اور اخباروں اور رسالوں میں لکھ بھی رہے تھے تو آپ نے اُنہیں کیوں نہ روکا۔؟ آپ نے اُنہیں کیوں نہ کہا کہ میں صرف خلیفہ ثانی ہوں۔ مجھے ہرگز مصلح موعود نہ بناؤ۔عزیزم۔ یہ غلطی کون کر رہا تھا اور کیوں کر رہا تھا۔؟ میں نے یا آپ نے اُسے یہ کہا تھا کہ آپ ایسی غلطی کریں۔؟ پھر اِسی پہلی غلطی کے بعد اُس نے پینترے بدلتے ہوئے کیا کیا غلطیاں کیں مضمون کے شروع میں اس کا مفصل ذکر ہو چکا ہے۔اب دعویٰ مصلح موعود کرنے اور جبری طور پر افراد جماعت سے منوانے کے بعد احمدیوں کو آزادی ضمیر سے محروم کرنا، اُنہیں اخراج اور مقاطع کی سزائیں دینا کیا یہ سارے اسلامی کام ہیں اور کیا حضرت مہدی و مسیح موعود کے جماعت احمدیہ قائم کرنے کے یہی مقاصد تھے۔اور اگر نہیں تھے تو پھر حضور علیہ السلام کی جماعت کو اس مقام پر لانے والا کون ہے؟ کیا یہ سب کچھ مرزا بشیر الدین محمود احمد کا کیا دھرا نہیں ہے۔؟ اگر آپ تقویٰ اور طہارت اور غیر جانبدار ہو کر اس ساری کہانی پر غور و فکر کریں گے تو آپکے سارے سوالوں کے جوابات آپ کو خود ہی مل جائیں گے۔فَتَدَبَّرُوا اَيُّهَا الْعَاقِلُوْن۔ ؟؟؟ آپ ۱۶۔جنوری بروز اتوار اپنی ای میل میں لکھتے ہیں۔

In my current emails I was drawing your attention to the fact that these Sons of Huzur (as) were called, "Fakhre Rusul" and "Qamarul Anbiya". Once again you felt no remorse in your heart and continued with your false understanding of a new Mujaddid.

ترجمہ۔میں اپنی حالیہ ای میلز میں آپکی توجہ اِس حقیقت کی طرف مبذول کروا رہا ہوں کہ حضورؑ کے یہ لڑکے ''فخر رُسل'' اور ''قمر الانبیاء'' تھے۔ایک بار پھر آپ نے اپنے دل میں ندامت محسوس نہ کی اور ایک نئے مجدد کے اپنے جھوٹے فہم پر مصر رہے۔

الجواب۔خاکسار مدلل رنگ میں بڑی تفصیل اور وضاحت کیساتھ عرض کر چکا ہے کہ فخر رُسل اور قمر الانبیاء دونوں ٹائیٹل پسر موعود یعنی زکی غلام مسیح الزماں کے ہیں اور یہ زکی غلام یعنی مصلح موعود اِلٰہی علم میں نہ حضورؑ کا کوئی لڑکا تھا اور نہ ہی وہ آپکے گھر میں پیدا ہوا تھا۔اپنے آقا حضرت مجدد اعظم کی طرح یہ مجدد (عاجز) یہی حقائق افراد جماعت کو خوب کھول کھول کر بتا رہا ہے اور آپ تعصب اور بغض میں نہ جانے اپنے ہوش و حواس کھو رہے ہو۔آپ پر فرض ہے کہ آپ پہلے حضورؑ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے غیر جانبدار ہو کر تقویٰ اور دیانتداری اور عقل و فہم کیساتھ قرآن کریم اور زکی غلام کے متعلق مبشر کلام اِلٰہی پر غور و فکر کرو تو پھر آپ کو حقیقت نظر آنے میں دیر نہیں لگے گی۔

آپ ۱۷۔جنوری کی اپنی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Abdul Ghaffar Sb. is saying that both these sect of Jama'at were Offtrack after the demise of Khalifa Awwal (ra). This means, in his view these two groups were present before Khalifa Awwal's (ra) demise?? I think he is forgetting that these two groups were only formed after the demise of Khalifa Awwal (ra).

ترجمہ۔عبدالغفار صاحب کہہ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی رحلت کے بعد جماعت کے دونوں گروپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اُنکے نقطہ نظر کے مطابق خلیفہ اولؓ کی رحلت سے پہلے یہ دونوں گروپ موجود تھے۔میرا خیال ہے کہ وہ بھول رہے ہیں اور یہ دونوں گروپ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی رحلت کے بعد وجود میں آئے تھے۔

الجواب۔سید مولود احمد صاحب کے جواب کو ہی میں کافی سمجھتا ہوں۔وہ آپ کو لکھتے ہیں۔

Abdul Ghaffar sahib do know very well when that split happened. He said clearly everyone was okay during Khalifa Awwals (r) life except few management and other issues but because of Hakeem sahib's (r) presence they did not make any big noises. Groups were made after his death and then both went off-track. That is what he meant!

ترجمہ۔عبدالغفار صاحب بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تقسیم کب ہوئی؟ اُنہوں نے بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے دور میں سوائے چند انتظامی اور دیگر اُمور کے سب کچھ صحیح تھا لیکن حکیم صاحبؓ کی موجودگی کی وجہ سے وہ کوئی بڑا شور و غوغا نہ کر سکے۔گروپس آپکی وفات کے بعد بنے اور پھر سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔اُسکے کہنے کا یہی

مطلب ہے۔
خاکسار صرف اتنی عرض کرتا ہے کہ یہ دونوں گروپس (قادیانی اور لاہوری) اگر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے بعد منظر عام پر آئے تھے تو بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ دونوں گروپس حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں جماعت احمدیہ میں موجود تھے اور خلافت پر قبضہ کرنے کیلئے اِن دونوں گروپوں کی اپنے اپنے رنگ میں کاروائیاں جاری رہیں۔ جماعت احمدیہ کی گمراہی میں اِن دونوں گروپوں کا ہاتھ ہے۔ اگر یہ لوگ تقویٰ کی راہوں پر چلتے تو بعد ازاں جو نتیجہ نکلا وہ نہ نکلتا۔ اگر کسی احمدی کو اس موضوع میں زیادہ دلچسپی ہو تو وہ دونوں کتب (آئینہ صداقت اور حقیقت اِختلاف۔ یہ دونوں کتب قادیانی اور لاہوری ویب سائٹس پر موجود ہیں۔ ناقل) کا مطالعہ ضرور کرے اور پھر اُسے پتہ چل جائے گا کہ یہ دونوں گروپ کب بنے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے دور میں بعض اصحاب احمد معذرت کیساتھ کیا کرتے رہے۔؟ بہر حال اب یہ ایشو اتنا اہم نہیں ہے بلکہ اہم ایشو یہ ہے کہ جس موعود مصلح نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد ظاہر ہونا تھا اور جس نے اس ساری گمراہی سے جماعت احمدیہ کو نکالنا تھا اُس کا معاملہ کیا ہے۔؟ کیا وہ ظاہر ہو چکا ہے یا کہ ابھی اُس نے ظاہر ہونا ہے وغیرہ۔؟ آپ اسی ای میل میں آگے لکھتے ہیں۔

And when you did not understand the wisdom of the words of "Fakhre Rusul", you decided to turn against him? While Maulana Ghulam Rasool Rajeki calls himself a humble servant of this same man? You are ready to call Maulan's book, "a well written book" but when it comes to his faithfulness with Khalifa Sani (ra), you completely disregard it? Some Justice Please.

ترجمہ۔ اور جب تم الفاظ ''فخرِ رُسل'' کی حکمت سمجھ نہ سکے تو تم اُسکے خلاف ہو گئے۔ جبکہ مولانا غلام رسول راجیکی نے اپنے آپ کو اُسی آدمی کا عاجز غلام کہا ہے۔ تم مولانا کی کتاب کو ایک بہت اچھی لکھی ہوئی کتاب کہتے ہو لیکن جب اس میں خلیفہ ثانیؓ کی وفاداری کا ذکر آجاتا ہے تو تم اِسے کلی طور پر نظر انداز کر دیتے ہو۔ برائے کرم کچھ انصاف کیجئے۔

الجواب۔ عزیزم واضح ہو کہ جہاں تک خلیفہ ثانی کا تعلق ہے تو وہ بلا شبہ الہامی پیشگوئی میں موعود لڑکا سے متعلقہ اِلہامی حصہ کے مصداق تھے لیکن اُنہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے جماعت احمدیہ میں نہ صرف لوگوں کو گمراہ کیا بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ اور فساد پیدا کر دیا۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بن باپ پیدا ہو کر بلا شبہ ایک نبی اور رسول تو ضرور تھے لیکن آپ ہرگز خدا کے بیٹے یا ایسا مافوق الفطرت وجود نہیں تھے جو کہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر چلا گیا ہو اور اُس نے ہزاروں سال آسمان پر زندہ رہ کر دوبارہ بنفس نفیس زمین پر نازل ہونا ہو۔ اِسی طرح مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق آپکا موعود لڑکا ہونا تو سچ ہے لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود (فخرِ رُسل اور قمر الانبیاء) ہونا ہرگز سچ نہیں۔ اور یہ بات بھی ہرگز نہ بھولیں کہ وہ (مرزا بشیر الدین محمود احمد) جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں ہی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے۔ جناب غلام رسول راجیکیؓ صاحب کی کتاب حیات قدسی میں جو آپ نے خلیفہ ثانی کے متعلق فرمایا ہے اس کا صرف اتنا مطلب ہے کہ وہ حضورؑ کے موعود لڑکے تھے وبس۔ لیکن عزیزم سید صاحب۔ خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ جس انسان (غلام رسول صاحب راجیکیؓ) کا تقویٰ اور نیکی آپکے نزدیک مسلم ہے اور اُسکی جس کتاب (حیات قدسی) کے مستند (aunthetic) ہونے کے بھی آپ معترف ہیں تو پھر مجددین کے سلسلہ میں اس بزرگ صحابی کی اپنی اسی کتاب میں بیان فرمودہ رائے جو کہ حدیث مجددین کی تصدیق کرتی ہے سے آپ اتفاق کیوں نہیں کرتے۔؟ حضرت مولانا راجیکیؓ صاحب اپنی اِسی کتاب میں لکھتے ہیں۔

''ایک دفعہ خاکسار مسجد احمدیہ پشاور میں قرآن کریم کا درس دے رہا تھا کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کا کیا مطلب ہے اور ق کا قرآن مجید سے کیا تعلق ہے اس وقت معاً میرے دل میں القاہوا کہ ابجد کے حساب سے ق کے سو (۱۰۰) عدد ہوتے ہیں اور اس آیت سے اِس طرف بھی اِشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سو سال کے بعد یعنی صدی کے سر پر خدا تعالیٰ تجدید دین کا ایسا سلسلہ جاری کرے گا جس سے قرآن کریم کی مجد اور بزرگی ظاہر ہوگی اور ہر سو سال کے بعد کامل مجددین کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے نشانات اور معجزات اور نئے علوم ظاہر کرے گا جو قرآن کی شان کو بلند کرنیوالے ہونگے اور یہ سلسلہ قیامت تک ممتدّ ہوگا۔'' (حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۱۶۲)

عزیزم سید صاحب۔ انصاف کی دھائی آپ اپنے بھائی کے آگے تو دے رہے ہیں جبکہ آپ کا اپنا یہ حال ہے کہ یہودیوں کی طرح (أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ۔ بقرہ۔ ۸٦) ایک کتاب کی ایک بات پر بڑی شدت سے یقین کر رہے ہو اور اُسے بطور حوالہ پیش کر رہے ہو جبکہ اُسی کتاب کے ایک دوسرے حوالہ کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ برائے مہربانی کچھ تو انصاف کیجئے۔ Some Justice Please۔ کیا یہ رویہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ایک حقیقی پیرو کار کا ہو سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔
آپ اپنی ۷ا جنوری کی ای میل میں اپنے بھائی کو لکھتے ہیں۔

Read It Again Brother!!! Taryaqul Quloob.Huzur (as) is mentioning the birth of all of his sons and

under the birth of his son (Bashir Uddin Mahmood Sahib (ra)), he mentions this Ilhami Couplet. God Called this son "Fakhre Rusul". Then Huzur (as) went on to mention an Ilham about his second son (Mirza Bashir Ahmad (ra)), where Allah called him "Qamar ul Anbiya". I will give you $2000, if you can prove that this is not true. Remember, in this Ummah, not only Mujaddidin will come but also Anbiya, acording to the Holy Quran.(Sura Al Nisa) You are not telling me anything new. I was trying to approach you from a different angle but you won't listen. The difference is someone will have Naam e Nabuwwat and someone will only have Muqam e Nabuwwat. Wassalam   Mubashar

ترجمہ۔ بھائی صاحب ایک بار پھر تریاق القلوب کو پڑھئے۔ حضورؑ اپنے لڑکوں کی پیدائش کا ذکر فرماتے ہوئے اپنے لڑکے (بشیرالدین محمود احمدؓ) کی پیدائش کیساتھ آپ اس اِلہامی شعر کا ذکر فرماتے ہیں۔ خدا نے اس لڑکے کو ''فخرِ رُسل'' کہا تھا (قطعی جھوٹ۔ ناقل)۔ پھر حضورؑ اپنے دوسرے لڑکے (مرزا بشیراحمدؓ) کے متعلق ایک اِلہام کا ذکر فرماتے ہیں جس میں اللہ نے اُسے ''قمرالانبیاء'' کہا تھا (دوسرا قطعی جھوٹ۔ ناقل)۔ اگر تم اسے غلط ثابت کردو تو میں آپ کو دو (۲) ہزار ڈالر دینے کو تیار ہوں۔ یاد رکھیں کہ قرآن مقدس کے مطابق اِس اُمت میں نہ صرف مجددین بلکہ انبیاء بھی آئیں گے (سورۃ النساء)۔ آپ مجھے کوئی نئی بات نہیں بتا رہے؟ میں تمہیں ایک مختلف زاویہ سے سمجھانے (یا گمراہ کرنے) کی کوشش کر رہا تھا لیکن آپ سن نہیں رہے (لیکن آپ گمراہ نہیں ہو رہے۔ ناقل)۔ فرق صرف یہ ہے کہ کسی کو نبی کا نام مل جاتا ہے اور کسی کو صرف نبی کا مقام۔ والسلام۔ مبشر

الجواب۔ عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔ عجیب بات ہے نبوت کو تو جاری کرتے ہو لیکن راستہ مجدد کا بھی بند کر کے بیٹھے ہو۔ واضح رہے کہ اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' میں حضورؑ نے بشیر ثانی کو پسر موعود یعنی مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا اور نہ ہی فارسی کا اِلہامی شعر جس میں اللہ تعالیٰ نے پسر موعود (مصلح موعود) کو فخر رسل قرار دیا ہے بشیر ثانی کے متعلق بیان فرمایا تھا۔ یہ اِلہامی شعر پسر موعود کے متعلق فرمایا گیا ہے اور جس کسی کو بھی اللہ تعالیٰ زکی غلام (پسر موعود) بنائے گا وہی فخرِ رُسل ہوگا۔ یہی معاملہ دوسرے ٹائیٹل یعنی قمرالانبیاء کا ہے۔ جسے بھی اللہ تعالیٰ زکی غلام بنائے گا وہی قمرالانبیاء ہوگا۔ مرزا بشیراحمد صاحب نے بھی اپنی زندگی میں کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بتایا ہے کہ وہ قمرالانبیاء ہیں وغیرہ۔ خلیفہ ثانی صاحب ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں صرف موعود لڑکا سے متعلقہ پیشگوئی کے مصداق تو تھے لیکن زکی غلام یعنی پسر موعود (مصلح موعود) کے نہیں تو پھر وہ فخرِ رُسل کیسے ہو سکتے ہیں۔؟ جہاں تک آپکا یہ فرمانا کہ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیرالدین محمود احمد کو فخر رسل اور مرزا بشیراحمد کو قمرالانبیاء نہیں کہا تھا تو آپ اُسے دو ہزار ڈالر دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ خاکسار نے بڑے واضح اور قطعی دلائل کیساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور مرزا بشیراحمد صاحب بالترتیب نہ فخرِ رُسل اور قمرالانبیاء تھے اور نہ ہی اِنہیں اللہ تعالیٰ نے قرار دیا تھا۔ یہ دونوں القاب صرف زکی غلام یعنی روحانی پسر موعود کے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اب آپ دو ہزار ڈالر اپنے بھائی جناب سید مولود احمد صاحب کو ادا کریں گے یا نہیں یہ آپکی مرضی پر منحصر ہے۔ واضح ہو کہ خاکسار آپ سے کہتا ہے کہ اگر آپ قرآن کریم اور موعود زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا پسر موعود ہونا اور مرزا بشیراحمد صاحب کا قمرالانبیاء ہونا ثابت کر دیں تو خاکسار نہ صرف اپنی تمام غیر منقولہ موروثی جائیداد (یہ کم از کم ایک کروڑ پاکستانی روپیہ بنتا ہے اور یہ انعام تھوڑا نہیں ہے) آپکے حوالے کر دے گا بلکہ آپ یا جماعت احمدیہ جو بھی سزا مجھے دینا چاہیں میں اس کیلئے تیار ہوں۔ کیا آپ اس کام کیلئے تیار ہیں اور اگر نہیں تو پھر۔۔۔؟؟؟ ؎ کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال   دل میں اُٹھتا ہے میرے سو سو اُبال

آپ اپنی ۱۸ جنوری کی ای میل میں اپنے بھائی کو لکھتے ہیں۔

You are sooo lost in this matter that you do not know what you are talking about. Khulafa of Ahmadiyyat are those Mujaddideen acording to a Hidth these Khulafa may even hold the status of porphethood. God may not declare them prophets for us but in God's sight they might be great prophets, given the magnitude of their task.

ترجمہ۔ تم اس معاملہ میں اتنا کھو چکے ہو کہ تم جانتے ہی نہیں کہ تم کیا بات کر رہے ہو؟ خلفائے احمدیت وہ مجددین ہیں کہ وہ ایک حدیث (آپ کو چاہیے تھا کہ اُس حدیث کا حوالہ دیتے۔ ناقل) کے مطابق نبوت کا مقام رکھتے ہیں۔ خدا نے ہم پر اِن کے نبی ہونے کا اعلان نہیں کیا لیکن اپنے کام کی وسعت کی وجہ سے وہ خدا کی نظر میں عظیم انبیاء ہیں۔

الجواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجددین جو کہ بقول حضرت مہدی و مسیح موعود نہ صرف قطعی طور پر سچی ہے بلکہ تواتر معنوی تک بھی پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا اور اُسکی کمزوریوں کو دُور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اُس کو لے آوے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۰) عزیزم۔ وہ کونسی حدیث ہے جن میں خلفائے احمدیت کو انبیاء کا مرتبہ دیا گیا ہے۔؟ آپکے خلفائے احمدیت تو آنحضرت کی اس حدیث کے منکر ہوگئے ہیں اور میرے خیال میں آنحضرت ﷺ کی اس عظیم الشان سچی حدیث کا انکار کر کے ہی اِنہوں نے مقام نبوت پایا ہے۔ اِنا للہ و انا اِلیہ راجعون۔

حضورؑ کی رحلت کے بعد اور خاص کر ۱۹۱۴ء کے بعد آپکے جانشین بننے والوں نے بڑے کمال کے کام کیے ہیں۔ اِن لوگوں نے نہ صرف حضورؑ کی تعلیم میں تبدیلیاں اور معنوی تحریف کی بلکہ جماعت احمدیہ کے قیام کے اصل مقصد کو بھی پس پشت ڈالتے ہوئے اِسے پیری مریدی کے سلسلہ میں بدل دیا اور پھر یہ سب کارہائے نمایاں اللہ اور اُسکے رسول ﷺ اور اُسکے مہدی و مسیح موعودؑ کے نام پر سرانجام دیئے۔ جن نفسانی وجودوں میں ہم ایک خلیفہ راشد کا معیار بھی نہیں ڈھونڈ سکتے۔ مبشر احمد صاحب۔ آپ اُنہیں انبیاء کے عظیم الشان بلند مقام پر فائز کر رہے ہیں۔ کیا کوئی ہوشمند مسلمان نام نہاد خلیفوں اور ظالم حکمرانوں کو انبیاء کا مقام دے سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں ۱۹۱۴ء کے بعد افراد جماعت کی تربیت اس رنگ میں کی گئی ہے کہ جن کاموں کے متعلق غیر احمدی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتے وہ ماشاءاللہ اب احمدی کر رہے ہیں۔ حضرت بانئے جماعت کی محبت اور عقیدت میں فنا مریدوں کی مخصوص برین واشنگ کیساتھ خدا کے بنائے ہوئے یہ خلفاء عظیم نبیوں تک تو پہنچ چکے ہیں۔ اب واضح ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس محمودی فتنہ و فساد کا قلع قمع نہ کیا تو پھر آئندہ ہو سکتا ہے کہ خدا کے بنائے ہوئے یہی خلفاء خدائی کا روپ دھار لیں۔ ؎ مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اِنہیں پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اِنہیں

عزیزم۔ آپکے بقول نبی کا مقام رکھنے والے خلیفہ رابع صاحب اپنے ۲۷۔ اگست ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی تجدید کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمیشہ انقطاع کے بعد پڑا کرتی ہے اور دراصل تجدید کے وعدے میں خلافت راشدہ کی دردناک انقطاع کی خبر بھی دی گئی ہے۔ اگر خلافت راشدہ جاری رہتی تو کسی اور مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور نہ ہر صدی کے سر پر خلافت کیساتھ ایک رقیب اُٹھ کھڑا ہوتا اور صدی در صدی اُمت اِلٰہی منشاء کے مطابق منقطع ہو جاتی اور کاٹی جاتی اور متفرق ہو کر بکھر جاتی۔ پس کیسی جاہلانہ سکیم ہے، کیسا جاہلانہ تصور ہے جو یہ لوگ اللہ کی طرف منسوب کرتے رہے۔''

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ (اولاً) آنحضرت ﷺ کا مبارک ارشاد جس کی حضرت مہدی و مسیح علیہ السلام نے نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ اِسے اپنے دعویٰ کی بنیاد بھی قرار دیا تھا۔ کیا یہ کوئی جاہلانہ سکیم اور جاہلانہ تصور تھا۔؟ (ثانیاً) اگر آنحضور ﷺ کی مجددین کی پیشگوئی میں خلافت راشدہ کے انقطاع کی خبر موجود تھی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی اور حضورؑ نے اپنی جماعت کو یہ وصیت فرمائی کہ وہ زکی غلام میرے بعد بطور مصلح موعود روح لقدس پا کر کھڑا ہوگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس اِلہامی وعدے میں اُس انتخابی خلافت یا امامت جو کہ آپکے وصال کے بعد شروع ہونے والی تھی کیا انقطاع کی خبر موجود نہیں ہے۔؟ یقیناً اس مصلح موعود کی خبر کیساتھ جماعت احمدیہ میں حضورؑ کے بعد جاری ہونے والی انتخابی خلافت یا امامت کے انقطاع کی خبر موجود ہے اور خلافت کے بھیس میں یہ ملوکیت اور مذہبی آمریت تا قیامت کس طرح جاری رہ سکتی ہے۔؟ اسی ای میل میں آپ لکھتے ہیں۔

You want me to tell you where Huzur (as) called his son that "Zaki Ghulam", Can you tell me in which book or Malfoozat Huzur (as) Called this Abdul Ghaffar Jamba his Zaki Ghulam. One more thing this Zaki ghulam who was going to be Zaki with the authority of God admitted the other day that he used to miss prayers, infront of me and Majeed Sahib.

ترجمہ۔ آپ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ حضورؑ نے اپنے لڑکے کو ''زکی غلام'' کہاں کہا تھا۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ حضورؑ نے کس کتاب اور ملفوظات میں اس عبدالغفار جنبہ کو زکی غلام کہا ہے۔ ایک مزید بات کہ یہ زکی غلام جو اپنے آپ کو خدا کے کہنے پر زکی غلام کہہ رہا ہے اگلے دن اُس نے میرے اور مجید صاحب کے سامنے تسلیم کیا ہے کہ بعض اوقات اُس سے نماز قضا ہو جاتی تھی۔

الجواب۔ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے موعود لڑکے کے متعلق تو فرمادیا کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا'' لیکن زکی غلام کے متعلق نہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرمایا اور نہ ہی یہ زکی غلام حضورؑ کے گھر میں حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے ہاں پیدا ہوا۔ اب اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ زکی غلام جسے حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا آئندہ صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا حضورؑ کا کوئی روحانی فرزند تھا۔ جہاں تک حضورؑ کی کتب میں اس عاجز (عبدالغفار جنبہ) کے ذکر کا تعلق ہے تو آپکا یہ سوال ہی غیر معقول اور بچگانہ ہے۔ میثاق النبیین کے مطابق ظاہر ہونے والے ایسے موعود وجودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ پیشگوئیوں میں وضاحت کیساتھ بیان نہیں فرمایا کرتا بلکہ نبی کی اُمت کو اِنکی تلاش کرنی پڑتی۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا توریت اور انجیل میں دنیا

کے عظیم الشان نبی اور خاتم النبیین ﷺ کی بشارت آپکے نام نامی محمد کیساتھ دی گئی تھی۔؟ ہرگز نہیں۔اسی طرح کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو جس مہدی کی بشارت دی تھی کیا حدیثوں میں یہ بشارت مرزا غلام احمد کے نام کیساتھ موجود ہے۔؟ اگر موجود ہے تو آپ دکھائیں۔لیکن اگر آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی بشارتیں اِنکے ناموں کیساتھ نہیں دی گئی تھیں بلکہ اُمت میں لوگوں نے اُنہیں ڈھونڈا اور پھر متقیوں کو یہ موعود انبیاء مل بھی گئے تو پھر زکی غلام کے متعلق یہ سوال کہ عبدالغفار جنبہ کا نام حضورؑ کی کسی کتاب میں دکھائیں کیا فضول سوال نہیں ہے؟ باقی رہا آپ کا یہ تمسخر کہ خاکسار نے آپکے اور آپکے دوست مجید احمد صاحب کے سامنے یہ اقرار کیا ہے کہ مجھ میں نمازوں کی سستی رہی ہے۔واضح رہے کہ یہ اقرار خاکسار اب بھی کرتا ہے۔مجھے اپنی نمازوں اور نیکی اور پاکیزگی کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔اور میں نے اِن باتوں کا اپنی کتب اور مضامین میں بغیر کسی لگی لپٹی کے کھل کر ذکر کیا ہے۔عزیزان من۔یہ عاجز جو نمازوں میں بھی کمزور تھا اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم پا کر آج جماعت احمدیہ پر غالب ہے۔اُس نے اللہ تعالیٰ سے علم و معرفت پا کر اپنوں اور غیروں سب کا منہ بند کر دیا ہے۔یہ بات آپ ایسے نمازیوں کیلئے کیا لمحہ فکریہ نہیں ہے۔؟ ایک نمازوں میں کمزور شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کیلئے چن لیا لیکن آپ ایسے (مجید احمد صاحب اور مبشر احمد صاحب اور اوپر سے سید بھی) کی نمازوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے کوئی توجہ نہ کی۔آپکی نمازوں میں وہ کیا کمی تھی۔؟ زیادہ مناسب تھا کہ آپ مجھ پر اعتراض کرنے کی بجائے اِسکی فکر کرتے۔خاکسار لوگوں سے بھی اور اللہ تعالیٰ سے بھی ہمیشہ یہی اِلتجا کیا کرتا ہے کہ!!! ؎

کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا　مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول　میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

عزیزم مبشر احمد صاحب۔آپکے ایسے بچگانہ سوالات چغلی کھا رہے ہیں کہ آپکے نبیوں کا مقام رکھنے والے خلفاء نے خلافت کی برکات اور یوم مصلح موعود منا منا کر احمدیوں کو اتنا مدہوش کر دیا گیا ہے کہ وہ بیچارے اب قرآنی تعلیم سے بھی نابلد ہو چکے ہیں۔مثلاً۔آپ کو ہی اگر قرآن کریم کی تعلیم سے کچھ آگاہی ہوتی تو آپ یہ سوال ہرگز نہ کرتے۔لگتا ہے آپ بھی طوطے کی طرح قرآن کریم کو پڑھتے ہو۔آپ نے کبھی قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی یا اگر کوشش کی ہے تو پھر نام نہاد خلفاء کی اندھی عقیدت اور بے جا عصبیت نے آپکے دل کو اتنا سیاہ کر دیا ہے کہ قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم کو سمجھنے کے آپ قابل ہی نہیں رہے۔جاننا چاہیے کہ قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم مطاہروں پر آشکار ہوتی ہے۔آپ کو علم ہونا چاہیے کہ قرآن کریم کے مطابق کسی ایک انسان کا بغیر کسی وجہ کے قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔اِسکے باوجود قرآن کریم ہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک قاتل (سورۃ القصص) کو نہ صرف نبی بنایا بلکہ ایک عظیم الشان شرعی نبی بنایا۔عزیزم۔اگر اللہ تعالیٰ ایک قاتل کو عظیم الشان شرعی نبی بنا سکتا ہے تو وہ ایک نمازوں میں کمزور احمدی کو اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح کا موعود زکی غلام کیوں نہیں بنا سکتا۔؟ جواباً عرض ہے کہ ضرور بنا سکتا ہے اور اُسکے آگے کوئی مشکل نہیں۔یہ اُس عظیم الشان مہدی و مسیح موعودؑ کی دعا کا کمال ہے کہ اُس نے مجھ ایسے کمزور احمدی کو فرش سے اُٹھا کر عرش پر بٹھا دیا ہے!!! ؎　خس خس جناں قدر نئیں میرا میرے صاحب نوں وڈیائیاں　میں گلیاں دا رُوڑا کوڑا مینوں محل چڑھایا سائیاں
اپنی اِسی ای میل میں آپ لکھتے ہیں۔

At what age did he realize that without namaz nearness of Allah cannot be attained? Allah Rahm Karay Iss Jamba Sahib ki halat Par.

ترجمہ۔کس عمر میں اُس نے یہ محسوس کیا کہ بغیر نماز اللہ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا؟ اللہ رحم کرے اس جنبہ صاحب کی حالت پر۔

الجواب۔خاکسار کا مضمون نمبر ۵۶ ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم'' کے صفحات نمبر ۱۶ تا ۲۴ پڑھ لیں۔مجھے اُمید ہے آپکے علم میں کافی اضافہ ہوگا۔اس عاجز کے ایک مبارک سجدہ کا نتیجہ دیکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی کوئی ایسا سجدہ نصیب کر دے۔ایسے مبارک سجدوں کی توفیق پانے والوں کو اللہ تعالیٰ خوش نصیب بنا دیا کرتا ہے۔باقی آپ جنبہ صاحب کی فکر نہ کریں اپنا فکر کریں۔اللہ تعالیٰ نے اُسے رحمت کا نشان بنا کر کیا اُس پر رحم نہیں کیا ہے۔؟ آپ کے بقول نبی کا مقام رکھنے والا خلیفہ اِس حقیقت کی گواہی دے کر اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔میں نے اُسکی زندگی میں اُسے کہا (خط نمبر ۲ غلام مسیح الزماں صفحہ ۹۳) تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپکے منہ سے جو نکلا ہے وہ بالکل سچ ہے۔وہ موعود مرد حق کی دعا اور وہ موعود غلام مسیح الزماں یہ عاجز ہی ہے۔اگر آپ کو میری کسی بات میں شک ہو تو آئیں اسکی آزمائش کر لیں۔لیکن وہ میرے مقابلہ پر نہ آیا کیونکہ اُسے حقیقت کا عرفان ہو گیا تھا۔اب آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آزمائش کر لیں کہ وہ مردِ حق کی دعا کون تھا جو بقول خلیفہ رابع صاحب سحر کی ناگنوں کو نگلنے والا تھا۔؟ وہ کون غلام مسیح الزماں تھا جس کے ہاتھ اُٹھانے میں بیمار زمانہ روحانی شفاء پانے والا تھا۔؟ یہ مردِ حق کی دعا اور یہ غلام مسیح الزماں اس اُمی اور نمازوں میں کمزور احمدی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا جو ۱۹۹۳ء سے اب تک قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعتؑ کے مبشر اِلہامات کی حکمتیں افراد جماعت کے آگے خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے لیکن جماعت احمدیہ جس کا دلائل میں ناقابل شکست اور ناقابل تسخیر ہونے کا دعویٰ تھا اُسکے علماء کی حالت یہ ہے کہ وہ اس طرح چھپ کر بیٹھ گئے ہیں کہ جیسے اُنہیں سانپ سونگھ گیا ہو!!! عزیزم

اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور سوچیں کہ کیا کسی کاذب کو اتنی جرأت نصیب ہوسکتی ہے۔؟؟؟؟۔۔۔آزمائش شرط ہے۔؟ ؎

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل گائے گی

مورخہ ۲۴۔جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Please, do not ever tell me to refer to Abdul Ghaffar ever for any clarification on any matters of Hadith or Quran. Because I do not think that this man has any true knowledge of the Holy Quran, Hadith or Fiqa.

ترجمہ۔ برائے کرم مجھے قرآن اور حدیث کے سلسلہ میں ہمیشہ عبدالغفار کا حوالہ نہ دیا کریں کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس شخص کے پاس مقدس قرآن، حدیث یا فقہ کا کوئی صحیح علم ہے۔

الجواب۔عزیزم۔حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کے معارف سے کون آگاہ کر رہا ہے۔؟ آپکے مصلح موعود تفسیر کبیر تو ضرور لکھتے رہے یا مولویوں سے لکھواتے رہے لیکن اُنہیں یہ خبر نہ ہوئی کہ وہ تو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔ اِسکے باوجود اس عاجز کے متعلق آپکے کلمات کے سلسلہ میں یہی کہا جاسکتا ہے۔ ؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مورخہ ۲۴۔جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

According to your allegation, I have looked up English translation of "Tazkira" by Sir Zafarullah Khan Sahib (ra). Both in English and Urdu text the phrase "Ik Zaki Ghulam Tujhe Milay ga" and its translation is present. It is not Page 85 either, I checked. It is page 175 Urdu and and 176 English. Do you only hear it from others or you actually do research on these matters? This pulication is done under the current Khilafat. The whole prophecy is written word by word.

ترجمہ۔آپکے الزام کے مطابق میں نے تذکرہ میں سر ظفر اللہ خاں صاحب کا انگریزی ترجمہ دیکھا ہے۔انگریزی اور اُردو دونوں عبارتوں میں فقرہ ''اِک زکی غلام تجھے ملے گا'' اور اِس کا ترجمہ موجود ہے۔ یہ صفحہ نمبر ۸۵ پر نہیں ہے۔ میں نے پڑتال کی ہے۔ صفحہ نمبر ۱۷۵ پر اُردو میں اور صفحہ نمبر ۱۷۶ پر انگریزی میں ہے۔ کیا تم نے اِسے صرف دوسروں سے سنا ہے یا کہ اِن معاملات پر آپ نے خود بھی کوئی تحقیق کی ہے؟ یہ اشاعت موجودہ خلافت کے زیرِ نگرانی ہوئی ہے۔ مکمل پیشگوئی لفظ بلفظ لکھی گئی ہے۔

الجواب۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ دو (۲) وجودوں کی بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اس اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ایک لڑکے اور ایک غلام کی خوشخبریاں دیں تھیں۔ اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے متعلق تو وضاحت فرما دی کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا'' لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہ اِس پیشگوئی میں اور نہ ہی حضورؑ کی وفات تک کسی اور مبشر اِلہام میں کوئی وضاحت فرمائی کہ وہ کون ہوگا۔؟؟؟ یعنی وہ زکی غلام حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہوگا یا حضورؑ کی صلب میں سے کوئی اور وجود ہوگا یا آپکی جماعت یعنی ذریت میں سے آپؑ کا کوئی روحانی فرزند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کی حقیقت کو مکمل طور پر راز میں رکھا اور اس کا ملہم پر اِنکشاف نہ فرمایا۔ مضمون کے شروع میں اِس حقیقت کی کافی وضاحت ہو چکی ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ شدہ ''تذکرہ'' (وحی مقدس و رؤیا و کشوف حضرت مہدی و مسیح موعودؑ) ۱۹۷۶ء میں لندن سے شائع ہوا تھا۔ یہ یاد رہے کہ ۱۹۷۶ء میں شائع شدہ تذکرہ کی کاپی صرف انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اِس میں عربی اور اُردو اِلہامی عبارات درج نہیں تھیں۔ انگریزی ترجمہ شدہ اِس کتاب کے صفحہ نمبر ۸۵ پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی درج ہے۔ اگر کوئی احمدی چوہدری صاحبؓ کا یہ پرانا ایڈیشن دیکھنا چاہے تو خاکسار کے پاس یہ موجود ہے اور اِسکے صفحہ نمبر ۸۵ پر اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کا انگریزی ترجمہ بھی موجود ہے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ کی دوبارہ اشاعت ۲۰۰۴ء میں کی گئی لیکن اس بار انگریزی ترجمہ کو عربی اور اُردو کی اصل اِلہامی عبارات کے آگے درج کیا گیا ہے اور اس طرح ظاہر ہے کہ کتاب کے صفحات تقریباً دوگنا ہو گئے ہیں۔ اِلہامی پیشگوئی کی درج بالا عبارت ۲۰۰۴ء میں شائع شدہ تذکرہ کے صفحہ نمبر ۱۷۸ پر درج ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ کا یہ ترجمہ شدہ ۲۰۰۴ء کا ایڈیشن جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ (Alislam) پر ۲۰۰۹ء سے پہلے

تک موجود رہا لیکن اب یہ ایڈیشن جماعتی ویب سائٹ پر میسر نہیں ہے۔ اِسے ہٹا کر ایک اور نظر ثانی شدہ ترجمہ آن ایئر کیا گیا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔ اب اِلہامی پیشگوئی کی متذکرہ بالا عبارت کا چوہدری صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

"Rejoice,therefore,that a handsome and pure boy will be bestowed on thee,thou wilt receive a bright youth who will be of thy seed and will be of thy progeny."(Tadhkirah-p,85-The London Mosque 1976)

ترجمہ۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے، تجھے ایک تابندہ غلام ملے گا جو تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ آپ لکھتے ہیں کہ چوہدری صاحبؓ کا یہ انگریزی ترجمہ اِلہامی عبارت کے مطابق ہے حالانکہ درج بالا انگریزی ترجمہ اصل اِلہامی عبارت کے مطابق نہیں ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ انگریزی ترجمہ اصل اِلہامی عبارت کیساتھ میچ (match) نہیں کرتا۔ اب تنقیح طلب امور یہ ہیں کہ اِس ترجمہ میں۔۔۔

(۱) اِلہامی لفظ زکی غلام (Pure & Virtuous Youth) سے متعلقہ فقرہ (ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا) کا ترجمہ نہ صرف چھوڑا گیا ہے بلکہ حضورؑ نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر زکی غلام کے متعلق جو اپنا اِجتہاد فرمایا تھا وہ بھی ترجمہ میں موجود نہیں ہے۔ سوال ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔؟؟؟؟

(۲) الہامی الفاظ زکی غلام میں اِلہامی لفظ زکی حرف ''ز'' کیساتھ ہے نہ کہ حرف ''ذ'' کیساتھ ذکی۔ لفظ ''زکی'' کے معنی پاک اور نیک کے ہیں جبکہ لفظ ''ذکی'' کے معنی تیز فہم اور ہوشیار کے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب کے ترجمہ میں لفظ برائٹ (Bright) کے استعمال سے ظاہر ہے کہ اِلہامی لفظ ''زکی'' کو ''ذکی'' سمجھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ ایک معمولی سی غلطی ہے لیکن ایک عظیم الشان اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایسی معمولی غلطیوں سے بھی احتراز کرنا چاہیے تھا۔

(۳) یہ بھی واضح رہے کہ اِلہامی پیشگوئی میں لڑکے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح رنگ میں بشارت دی ہوئی ہے کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا'' لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہ اس اِلہامی پیشگوئی میں اور نہ ہی بعد ازاں حضورؑ کی وفات تک کچھ ظاہر نہیں فرمایا کہ یہ کون ہوگا۔؟ ہاں اس زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے پر اتنا ظاہر فرما دیا کہ یہ زکی غلام ۶/ ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اِس زکی غلام کو کہاں پیدا فرمانا تھا یعنی حضورؑ کی صلب میں یا کہ آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں، یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا۔؟ اگرچہ ملہم زکی غلام کے متعلق یہ خیال فرماتا رہا کہ یہ کوئی آپ کا جسمانی لڑکا ہے لیکن یہ کوئی اِلہامی بات نہیں تھی بلکہ آپکا اِجتہاد تھا۔ اب ترجمہ پر غور فرمائیں تو پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' کا ترجمہ غائب ہے بلکہ ترجمہ میں سٹاپ (۔) کی جگہ کاما (comma)(،) ڈال کر یہ غلط بات بھی آگے بڑھا دی گئی کہ یہ غلام حضورؑ کے تخم اور ذریت و نسل سے ہوگا۔ اب سوال ہے کہ اتنی دلیری کیساتھ ایسی معنوی تحریف کیوں کی گئی۔؟؟؟ مجھے یقین ہے حضرت چوہدری صاحبؓ نے ترجمہ دیانتداری کیساتھ لفظ بلفظ کیا ہوگا۔ لیکن چونکہ اس نظام میں کوئی بھی آزاد نہیں خواہ وہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب ہی کیوں نہ ہو لہٰذا جن ارباب واختیار کی سرپرستی میں یہ انگریزی ترجمہ شائع ہوا وہی اس معنوی تحریف کے اصل ذمہ دار ہیں۔ واضح ہو کہ جس زکی غلام کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے ملہم (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ) کو بھی لاعلم رکھا اُس زکی غلام کو انگریزی ترجمہ میں بڑی دیدہ دلیری کیساتھ حضرت بانئے جماعت کے تخم اور ذریت سے قرار دینا کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو پڑھانے والی بات نہیں تھی۔؟ اب حضرت چوہدری صاحبؓ کے ترجمہ کی جگہ مرزا مسرور احمد صاحب کی نگرانی میں نظر ثانی شدہ ایڈیشن کو آن ایئر کیا گیا ہے جس میں متعلقہ اِلہامی عبارت کا ترجمہ کچھ اس طرح کیا گیا ہے۔

"Rejoice, therefore, that a handsome and pure boy will be bestowed on you; you will receive an unblemished youth who will be of your seed and will be of your progeny."(Tadhkirah-p,176 published by Islam International Publications Ltd Tilford, Surrey UK 2009)

ترجمہ۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا؛ تجھے ایک بے داغ غلام ملے گا جو تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔ اس ترجمہ میں بھی فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' کا ترجمہ سرے سے مفقود ہے۔ ثانیاً۔ چوہدری صاحب کے ترجمہ میں پہلے فقرے یعنی ''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا'' کے بعد صرف کاما (،) لگایا گیا تھا۔ اب نظر ثانی شدہ ترجمہ میں وقف ناقص (؛)(semicolon) لگا کر آگے زکی کا ترجمہ برائٹ (bright) کی بجائے بے داغ (unblemished) کر کے پھر حسب سابق زکی غلام کے متعلق مس گائیڈ (misguide) کیا گیا ہے کہ وہ (زکی غلام) تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اب خاکسار ذیل میں پہلے اِلہامی پیشگوئی کی متعلقہ اِلہامی عبارت درج کرتا ہے اور پھر اِسکے نیچے اِس کا ترجمہ لکھتا ہے اور قارئین کو دعوت دیتا ہے کہ وہ خاکسار کے ترجمے اور جماعی ترجموں کا تقابلی موازنہ کر کے اس بات کا فیصلہ خود کر لیں کہ کونسا ترجمہ درست اور اِلہامی عبارت کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔۔۔۔۔۔۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

"Rejoice,therefore,that a handsome and pure boy will be bestowed on you. You will receive a pure and virtuous youth (boy). That boy will be of thy seed and will be of thy progeny......."

ترجمہ۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔۔۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ خاکسار کا درج بالا ترجمہ اِلہامی عبارت کے لفظ بلفظ عین مطابق ہے اور آپ جماعتی تراجم میں سے کوئی ایسا ترجمہ دکھائیں جو کہ اِلہامی عبارت کے عین مطابق ہو۔ اور اگر آپ دکھا نہیں سکتے تو پھر آپ جماعتی تراجم کے بارے میں یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' کا ترجمہ موجود ہے۔؟؟؟

مورخہ ۲۴۔ جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Hadhrat Massihe Maood (as) called himself "Mujaddad Alf Akhir" meaning Mujaddid of last one thousand years. and according to a Hadith of the Prophet Muhammad (saw),

ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو ''مجدد الف آخر'' کہا ہے یعنی آخری ہزار سال کا مجدد۔ اور حضرت محمد ﷺ کی حدیث کے مطابق بھی۔

الجواب۔ عزیزم۔ تجدید کے سلسلہ میں ''مجدد الف آخر'' کا وہی مطلب ہے جو نبوت کے معاملہ میں ''خاتم النبیین'' کا ہے۔ مجھے بتایئے کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب ملنے کے بعد کیا انبیاء کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح مجدد الف آخر کے بعد بھی تجدیدی سلسلہ ہرگز بند نہیں ہوا۔ جس طرح اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ''قُوْلُوْا اِنَّہ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَانَبِیَّ بَعْدَہ۔'' (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴) ترجمہ۔ یعنی اے لوگو! تم یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

بعینہٖ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ مجدد الف آخر تو ضرور ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ حضرت بانئے جماعت کو تو اللہ تعالیٰ جب آپ کا دعویٰ صرف مجدد وقت ہونے کا تھا ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں ایک زکی غلام کی بشارت سے نوازتا ہے اور حضورؑ نے اپنے اس زکی غلام کو مصلح موعود کے نام سے پکارا تھا۔ اب حیرت اس بات کی ہے کہ اِسکے باوجود خلفائے احمدیہ اور علمائے احمدیہ عالم اسلام کے مولویوں کی طرح مجدد الف آخر کے یہ غلط معنی نکالتے پھر رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا اِناللہ واِنا اِلیہ راجعون۔ مبشر صاحب۔ فرمایئے۔ جماعت احمدیہ میں اب بھی کسی مجدد کی ضرورت نہیں ہے؟

مورخہ ۲۴۔ جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Hadhrat Huzaifa states that the Holy Prophet (saw) said, "Nabuwwat will rmain in you as long as Allah so wills. Then He will end it and Khilafat on the path of Nabuwwat will start. Then Allah will end it. Then according to His decree, troublesome dominion will start and when this period ends, according to Allah's second decree, even more troublesome dominion (Badshahat) will establish so long as Allah's mercy will take over and this period of injustice will come to an end. After that Khilafat on the path of prophethood will establish. After saying this Huzur (saw) remained silent". (ref. Masnad Ahmad and Mishkat babul Anzar) (this is loose translation done by myself but I have included the ref.) Both in the start and in the end of this Hadith, Nabuwwat and Khilafat are mentioned. Huzur (saw) remained silent after that. What do you think this means? Also, there is a Hadith, that says that Imam Mahdi will have Khulafa and one of them will travel to Dimashq (Damascus), which Hadhrat Khalifa Sani (ra) did. Now, by Khulafa, it means 3 or more. Another Hadith states, "there is Khilafat after every

Nabuwwat"-------Ponder over this

ترجمہ۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے۔۔۔۔۔مبشر احمد صاحب نے جس حدیث کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے وہ حدیث اور اُس کا ترجمہ نیچے لکھ دیا گیا ہے۔اِسکے بعد وہ لکھتے ہیں۔اس حدیث کے آغاز اور آخر میں نبوت اور خلافت کا ذکر ہے۔حضورؐ اِسکے بعد خاموش ہوگئے۔آپکے خیال میں اس کا مطلب کیا ہے؟ ایک حدیث بھی ہے جس کے مطابق امام مہدی کے خلفاء ہونگے اور اِن میں سے ایک دمشق کا سفر بھی کرے گا جیسا کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے کیا۔اب خلفاء سے مراد تین یا زیادہ ہیں۔۔ایک اور حدیث کے مطابق ''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔''اس پر غور کریں۔

الجواب۔آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے۔اس سلسلہ میں جواباً عرض ہے۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کے متعلق پیشگوئی کی حقیقت

''عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَااِذَاشَآءَ اَنْ یَرْفَعَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَآءِ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْ فَعُھَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَرْ فَعَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَآ ءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْ فَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنْ یَرْ فَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔''(''مسیح اور مہدیؑ حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں''صفحہ ۵۱ مُرتبہ حافظ مظفر احمد۔بحوالہ مسند احمد جلد ٤ صفحہ ۲۷۳ دارالفکر بیروت و مشکوٰۃ باب الانذار و التحذیر)حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ یہ نعمت بھی اُٹھا لے گا پھر ایک طاقتور بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی پھر اُسے بھی اُٹھا لے گا اور ظالم و جابر حکومت کا زمانہ آئے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی اُس کے بعد حضور ﷺ خاموش ہوگئے۔

عزیزم۔آنحضرت ﷺ کی اِس مبارک حدیث کی یہ جو تشریح کی جاتی ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہونے کے بعد چونکہ آنحضور ﷺ خاموش ہوگئے تھے لہٰذا آنحضور ﷺ کی اِس خاموشی کے یہ معنی ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جو احمدی اِنتخابی خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اُس میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوگا اور وہ اِنتخابی خلافت تا قیامت جاری رہے گی۔یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے علمائے جماعت اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے اور اُن کا منظورِ نظر بننے کیلئے جو یہ توجیہہ نکالتے ہیں کیا یہ توجیہہ درست بھی ہے۔؟ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاموشی کی یہ توجیہہ نکالنا نہ صرف قطعاً غلط ہے بلکہ عقل اور سنت اللہ اور واقعات کے بھی خلاف ہے۔اِسکی درج ذیل وجوہات ہیں:۔

(۱)اگر کسی خلافت علیٰ منہاج نبوت (نبی کے بعد خلافت راشدہ) کے سلسلے کا تا قیامت جاری رہنا ممکن ہوتا تو آنحضرت ﷺ کے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ہی قیامت تک جاری رہتا۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو آنحضرت ﷺ ایسا کوئی مقدس اور مطہر وجود ہوسکتا ہے اور نہ آپکے اصحابؓ کی طرح کسی اور روحانی وجود کے اصحاب ایسے برگزیدہ ہوسکتے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کی طرح کوئی اور روحانی وجود اپنی جماعت کی ایسی روحانی تربیت فرما سکتا ہے۔جب آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا عرصہ صرف تیس (۳۰) سال بتا کر نہ صرف اِسکے منقطع ہونے کی خبر دیدی بلکہ ساتھ ہی ایک دوسرے اِلہامی اور تجدیدی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دائمی سلسلے کا ذکر بھی فرما دیا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔تو اِس حقیقت کے باوجود متذکرہ بالا حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے نظام جماعت کے خلفاء اور علماء کا یہ مراد لینا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد اِنتخابی خلافت راشدہ کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا جھوٹ اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

(۲)حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے دوسرے فرزند مرزا بشیر احمد''خلافت احمدیہ''کے متعلق فرماتے ہیں!

''سو جب احمدیت کا نظام اِسلام کے نظام کی فرع اور اِسی کا حصہ ہے تو اِس میں کیا شبہ ہے کہ وہ بھی اِسی اِلٰہی تقدیر کے تابع ہے جو اِسلام کے متعلق عرشِ الوہیت سے جاری ہو چکی ہے۔۔۔۔لیکن بہر حال یہ اٹل تقدیر ظاہر ہو کر رہے گی کہ کسی وقت احمدیت کی خلافتِ متصلہ بھی ملوکیت کو جگہ دے کر پیچھے ہٹ جائے گی۔''(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریّہ۔صفحہ ۳۴)

عزیزم۔اب سوال یہ ہے کہ جماعتی مربی اور مولوی کیا مرزا بشیر احمد (جسے آپ بھی اور جماعت احمدیہ بھی قمرالانبیاء قرار دیتی ہے) سے زیادہ متقی اور فہم و فراست رکھتے ہیں۔؟ ہرگز نہیں۔کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ خلافت احمدیہ کے سلسلہ میں آپ اپنے مزعومہ قمرالانبیاء کی تشریح پر جماعتی مولویوں کی احمقانہ اور حقیقت کے برخلاف رائے کو فوقیت دے رہے

ہیں۔؟؟؟ آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے قمرالانبیاء کا کم ازکم اتنا لحاظ تو ضرور کرتے کہ خلافت کے سلسلہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اس بیٹے کی قرآن کریم، سنت رسول ﷺ اور مسیح پاکؑ کے اِلہام وکلام پر مبنی تشریح پر جماعتی خوشامدی مولویوں (جن کا دین صرف روٹی ہے) کی غیر قرآنی اور غیر عقلی رائے کو ترجیح نہ دیتے۔؟؟؟

آپ اِسی ای میل کے آخر میں لکھتے ہیں۔

Another Hadith states, "there is Khilafat after every Nabuwwat"-------Ponder over this

ترجمہ۔ایک اور حدیث بیان کرتی ہے کہ ''ہر نبوت کے بعد خلافت ہے''۔۔۔اس پر بھی غور فرمائیں۔

الجواب۔عزیزم مبشر احمد صاحب۔کسی سچ کا ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے لیکن کم ازکم یہودیوں کی طرح آنحضرت ﷺ کی احادیث کی قطع و برید تو نہ کریں۔آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ یہ حدیث پوری لکھتے لیکن آپ نے حدیث کا اگلا حصہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے متعلق آپ لوگوں نے افراد جماعت کو جو گمراہ کیا ہوا ہے وہ حصہ مولویوں کے اس دجل کا بھانڈہ پھوڑتا ہے۔واضح رہے کہ آپ نے جس حدیث کا اپنی ای میل میں حوالہ دیا ہے یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی سچی حدیث ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ حدیث بطور حوالہ پیش کی جاتی ہے۔اگر یہ حدیث وضعی یا جھوٹی ہوتی تو کم ازکم جماعت احمدیہ اس حدیث کو اپنے لٹریچر میں درج نہ کرتی۔حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔'' (احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء شمارہ نمبر:۵ جلد نمبر:۱۲ بحوالہ کنزالعمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

اِس حدیث کا عربی متن اِس طرح ہے۔''ما کانت نبوّۃ قطّ اِلّا تا بعتھا خلافۃ و ما من خلا فۃ اِلّا تبعھا مُلک.'' (اِبن عساکر) یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد خلافت نہ آئی ہو۔اور کوئی خلافت ایسی نہیں ہوئی جسکے بعد ملوکیت نہ آئی ہو۔'' (بحوالہ اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

عزیزم۔آنحضرت ﷺ نے اپنے اس مبارک اِرشاد میں انبیاء کے بعد روحانی سلسلوں کے متعلق ایک قطعی اصول بیان فرمایا ہے اور اِس اصول کے مطابق اور اِسی کی روشنی میں متذکرہ بالا خلافت علیٰ منہاج نبوت کی حدیث میں آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے مُراد ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد شروع ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت (خلافت راشدہ) کا سلسلہ بھی یقیناً تیس (۳۰) سال سے بھی کم عرصہ میں ملوکیت میں بدل جائے گا۔ ؎ دوستوں اِک نظر خدا کیلئے سید الخلق مصطفیٰ کیلئے

عزیزم مبشر احمد صاحب۔اگر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جاری ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو جس زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کی بشارت بخشی تھی تو کیا یہ بشارت نعوذ باللہ عبث اور لایعنی تھی۔؟ یاد رہے کہ یہ بشارت ہرگز عبث نہیں تھی بلکہ غلام مسیح الزماں کی بشارت اِس حقیقت کا انکشاف کر رہی ہے کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کے بعد جاری ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ بہت جلد ملوکیت میں بدل جانے والا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے غلام مسیح الزماں کے ذریعے احمدی سلسلہ کو دوبارہ رشد و ہدایت کی طرف لانا تھا۔ ؎ براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

مورخہ ۲۶۔جنوری کو آپ اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Please,

send a Hadith that tells us that Mujaddideen will continue even after the Promised Messiah and not Khilafat.

ترجمہ۔برائے کرم کوئی ایسی حدیث بھیجئے جس سے ظاہر ہو کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کی بجائے مجددین آئیں گے۔

الجواب۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔''عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا ۔حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل اِس اُمت کیلئے ہر ایک صدی کے سر پر ایک شخص مبعوث فرماتا ہے جو اُس کیلئے دین کو تازہ کرتا ہے۔(رواہ ابوداوٗد بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد ۱ صفحہ ۱۷)

درج بالا آنحضرت ﷺ کا کلام ہے۔اب تک پچھلی چوداں (۱۴) صدیوں میں بشمول مجدد اعظم مجددین اُمت نے تشریف لا کر آنحضرت ﷺ کے اس کلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان قیامت تک کیلئے ہر صدی کے واسطے ہے۔اُمت محمدیہ اگرچہ اپنی ناسمجھی کی بدولت ختم نبوت کا عقیدہ اختیار کر چکی ہے لیکن اسکے باوجود وہ حضور ﷺ کی اس حدیث پر پختہ ایمان رکھتی ہے۔عزیزم مبشر احمد صاحب۔خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اس حدیث (جس میں ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث ہونے کی خبر دی گئی ہے) کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی ایسی حدیث کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے آنے کی خبر موجود ہو۔؟ کیا آپ

رسول مقبول ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے؟ اگر آپ ایمان رکھتے ہیں تو پھر اِس حدیث کا اِنکار چہ معنی دارد۔؟ آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کے ہوتے ہوئے آپ کا کسی ایسی حدیث کا مطالبہ کرنا جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کی خبر دی گئی ہو کیا اس حقیقت کی نشاندہی نہیں کرتا کہ آپ آنحضرت ﷺ پر ایمان لا کر اور پھر اس ایمان سے روگردانی کر کے ''وَمَن کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَأُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُون۔(نور۔۵۶) کے مطابق فاسق بن چکے ہو۔؟ افراد جماعت کو فاسق کس نے بنایا ہے۔؟ کیا یہ آپکے نام نہاد خلفاء کی مخصوص تعلیم وتربیت کا نتیجہ نہیں ہے۔؟ کیا لوگوں کو فاسق بنانے والے کجرو (crooked) نہیں ہوتے۔؟؟؟؟؟

(۲) میثاق النبیین کے مطابق آنحضرت ﷺ کا موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام ایک صدی قبل اُمت میں ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے بہت ساری غلطیوں کی جو اُمت میں راہ اور رواج پا چکی تھیں کی اصلاح فرمائی۔ اُمت محمدیہ میں سے قلیل تعداد آپؑ پر ایمان لائی اور اکثریت آپکا انکار کر کے فاسق بن گئی تھی۔ آپؑ نے اپنی تحریر و تقریر میں سیکڑوں جگہ آنحضرت ﷺ کی درج بالا مبارک پیشگوئی کی نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ آپ نے اپنے اولین دعویٰ مجدد کی بنیاد بھی اسی حدیث پر رکھی تھی۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر خاکسار حضورؑ کے چند اقتباسات درج کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱)''قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَتٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ رواہ ابوداؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اِس اُمت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ اور اب اِس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ میں تخلف ہو۔'' (روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(۱) ''قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَتٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ رواہ ابوداؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر (صرف چودھویں صدی ہجری تک نہیں۔ ناقل) اِس اُمت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کے لیے دین کو تازہ کرے گا اور اب اِس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ میں تخلف ہو۔'' (روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(۲)''اے بدقسمت قوم! کیا تمہارے حصہ میں دجّال ہی رہ گئے، تم ہر ایک طرف سے اِس طرح تباہ کیے گئے جس طرح ایک کھیتی کورات کے وقت کسی اجنبی کے مویشی تباہ کر دیتے ہیں۔ تمہاری اندرونی حالتیں بھی بہت خراب ہو گئیں اور بیرونی حملے بھی اِنتہا کو پہنچ گئے۔ صدی کے سر پر جو مجدد آیا کرتے تھے۔ وہ بات شاید نعوذ باللہ خدا کو بھول گئی کہ اب کی دفعہ اگر صدی کے سر پر بھی آیا تو بقول تمہارے ایک دجّال آیا۔'' (روحانی خزائن جلد۲۱ صفحہ ۳۱۳)

(۳)''آپ اَحادیث نبویہ کے تو سرے سے اِنکاری ہیں پھر ہر ایک صدی پر مجدد آنے کی حدیث آپ کے سامنے پیش کرنا فضول ہے۔ آپ کیوں اِس کو قبول کریں گے، اِس سے تو فراغت ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۶۴)

(۴)''جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اِس اُمت کی اِصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔'' (روحانی خزائن جلد۴ صفحہ ۳۷۸)

(۵)''ہاں طالب حق ایک سوال بھی اِس جگہ کر سکتا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کا دعویٰ تسلیم کرنے کیلئے کونسے قرائن موجود ہیں کیونکہ کسی مدعی کی صداقت ماننے کے لیے قرائن تو چاہیے خصوصاً آجکل کے زمانہ میں جو مکر اور فریب اور بددیانتی سے بھرا ہوا ہے اور دعاوی باطلہ کا بازار گرم ہے۔ اِس سوال کے جواب میں مجھے یہ کہنا کافی ہے کہ مندرجہ ذیل اُمور طالب حق کیلئے بطور علامات کے ہیں۔ (۱) اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا اور اُسکی کمزوریوں کو دُور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اُس کو لے آوے گا۔ اِس پیشگوئی کے رُو سے ضرور تھا کہ کوئی شخص اِس چودھویں صدی پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا اور موجودہ خرابیوں کی اصلاح کیلئے پیش قدمی دکھلاتا۔ سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔۔۔ کیا یہ ممکن ہے کہ فرمودہ رسول اللہ ﷺ خطا جاوے۔'' (روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۳۴۰)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے درج بالا چند اقتباسات سے ثابت ہے کہ آپ نے ہر صدی کے سر پر مبعوث ہونے والے رسول ﷺ کے ارشاد کو قطعی طور پر سچا قرار دیا ہے۔ عزیزم مبشر احمد صاحب۔ خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپ میثاق النبیین کے مطابق آنیوالے وجود حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔؟ اگر آپ حضورؑ پر ایمان رکھتے ہیں تو ہر صدی کے سر پر ظاہر ہونیوالے مجدد کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کا مبارک ارشاد جس کی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے پُر زور تصدیق فرمائی تھی اور جو کہ قیامت تک کیلئے ہے کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی ایسی حدیث کی ضرورت کیوں پڑ گئی جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کی خبر دی گئی ہو۔؟ آپکا آنحضرت ﷺ کی اس حدیث سے انکار کیا اس حقیقت کی نشاندہی نہیں کرتا کہ میثاق النبیین کے مطابق ظاہر ہونیوالے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر آپکے بزرگ ضرور ایمان لائے تھے لیکن آج اُنکی اولاد اپنے خلفاء جنہیں آپ نبیوں کا

مقام دے رہے ہیں کی تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں اس ایمان سے منکر ہوکر ''وَمَن کَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُون ۔(نور۔۵۶) کے مطابق فاسق بن چکی ہے۔؟ کیا ابھی بھی آپ کو اِن نام نہاد خلفاء کے کجرو (crooked) ہونے میں کوئی شک ہے۔؟؟؟؟؟

(۳) عزیزم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم آپ علیہ السلام پر نازل ہونے والے تمام اِلہامی کلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔حضرت بانئے جماعت پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک مفصل اِلہامی پیشگوئی نازل ہوئی تھی۔اس اِلہامی کلام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک زکی غلام کی بشارت سے نوازا تھا اور آپ نے اس زکی غلام کو مصلح موعود کے لقب سے ملقب کیا تھا۔یہ مصلح موعود، یہ مجدد موعود یقیناً حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد اپنے وقت پر جماعت احمدیہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔اگر آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر سچا ایمان رکھتے ہیں تو حضورؑ پر نازل ہونیوالی اِس اِلہامی پیشگوئی کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی ایسی حدیث کی ضرورت کیوں پڑگئی جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کی خبر دی گئی ہو۔؟ میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپ کا اور آپکے خلفاء کا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان رسمی رہ گیا ہے۔؟ کیا آپ اور آپکے خلفاء اس ایمان سے منکر ہوکر ''وَمَن کَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُون ۔(نور۔۵۶) کے مطابق فاسق بن چکے ہیں۔؟ اگر آپکے اور آپ کے ساتھی مجید احمد صاحب کے ایمان کا یہ حال ہے تو پھر آپکے متعلق اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون ہی پڑھا جاسکتا ہے اور آپ کیلئے دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہدایت دے کر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر دوبارہ سچا ایمان لانے کی توفیق بخش دیوے آمین۔حضورؑ کے اِلہامی کلام کے علاوہ آپؑ اپنے کلام میں آنیوالے کے متعلق یوں فرماتے ہیں۔

(۱)''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کردیگا ۔وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جوشبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَانَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''(روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۷۹تا۱۸۰)

(۲)''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''(روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۳۱۸)

(۳)''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذُرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔''(روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

(۴)''ایک اُولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَانَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۴۴۲تا۴۴۳)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔آپ مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے آنے کے سلسلہ میں کسی حدیث کا پوچھ رہے ہو لیکن خاکسار اِس ضمن میں حدیث تو کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اِلہامی اور آپکا اپنا کلام آپکے آگے رکھ رہا ہے۔کیا آپ اس قطعی اور یقینی کلام پر ایمان لائیں گے۔؟ اگر آپکے دل میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی ذرّہ برابر بھی محبت اور ایمان ہوا تو آپ کو حضورؑ کے اس کلام پر ایمان لانا چاہیے۔لیکن میں بڑے افسوس کیساتھ آپ سے کہتا ہوں کہ اِن نام نہاد خلیفوں نے جن کی پیروی کا آپ دم بھرتے ہیں مخصوص قسم کی تعلیم و تربیت کیساتھ تمہاری ایسی مت ماری ہے کہ آپ کو اس حقیقت کا علم ہی نہیں کہ آپ کو در پردہ فاسق بنا دیا گیا ہے۔خاکسار بابانگ دھل کہتا ہے کہ اگر آپ کا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ذرّہ بھر بھی ایمان ہوتا تو آپ حضورؑ کے مندجہ بالا قطعی اور یقینی اِلہام اور کلام کے ہوتے ہوئے اپنے بھائی جناب سید مولود احمد صاحب اور اس عاجز سے کسی ایسی حدیث کا تقاضا نہ کرتے جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے آنے کی خبر ہو۔آپ کا یہ سوال ظاہر کر رہا ہے کہ آپ جن نام نہاد خلیفوں کی وکالت کر رہے ہو اور جس جماعت میں آپ رہ رہے ہیں وہاں کسی مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان کی نہ کسی کو ضرورت ہے اور نہ ہی اِس کیلئے اب کوئی گنجائش ہے۔فَتَدَبَّرُوْا اَيُّهَا الْعَاقِلُوْن۔

اسی ای میل میں آپ فرماتے ہیں۔

Also, accroding to you all the Khulafa after the Promised Messiah were wrong except Khalifa Awwal (ra). On the other hand you believe the Promised Messiah was actually the second manifestation of

the Holy Prophet (saw). If this kind of an extraordinary thing was to happen in the Umma, the Holy Prophet (saw) must have informed about it.

ترجمہ۔آپ کے مطابق مسیح موعود کے بعد ماسوائے خلیفہ اوّل سارے خلفاء غلط تھے۔دوسری طرف آپ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح موعود آنخضرت ﷺ کے ظہور ثانی تھے۔اگر اُمت میں اس قسم کی کوئی غیر معمولی شئے کا وقوعہ ہونا تھا تو آنخضرت ﷺ کو اِسکے متعلق بتانا چاہیے تھا۔

الجواب۔عزیزم جواباً عرض ہے کہ آنخضرت ﷺ نے بلاشک وشبہ اِسکی خبر دی ہوئی ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ صد سالہ مخصوص تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں آپ احمدیوں کو تو فاسق بنا دیا گیا ہے۔آپ صرف نام کے مسلمان اور نام کے احمدی رہ گئے ہیں۔اگر آپ میں کچھ تقویٰ ہوتا اور آپ سچے مسلمان اور سچے احمدی ہوتے تو آپ ایسے بیہودہ، لایعنی اور نامعقول سوالات ہرگز نہ کرتے ورنہ آنخضرت نے اس موضوع پر اپنی اُمت کی اتنی راہنمائی فرمائی ہے کہ کسی سچے مسلمان اور احمدی کو اس میں کسی شک اور شکوہ کی کوئی گنجائش نہیں۔اِسی ضمن میں آنخضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱)''عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْ عًاقَالَ لَنْ تَهْلُكَ اُمَّةٌ'' اَنَا فِيْ اَوَّ لِهَا وَعِيْسىٰ بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِيُ وَسَطِهَا۔''(کنزالعمال ۲/ ۱۸۷۔جامع الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

حدیقۃ الصالحین کے موجودہ ایڈیشن میں جہاں اور بہت ساری حدیثیں نکال دی گئی ہیں وہاں یہ حدیث بھی مجموعہ سے نکال دی گئی ہے۔آخر ایسا کیوں۔؟؟؟؟؟ جماعت احمدیہ کے حدیثوں کے مجموعہ کی مستند اور معتبر (authentic) کتاب حدیقۃ الصالحین میں اس حدیث کا درج ہونا اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ آنخضرت ﷺ کی اس حدیث کو سچا مانتی ہے۔لیکن بعد ازاں جب خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں کو تھوڑا ہوش آیا کہ یہ حدیث خلافت کے نام پر ہمارے خاندانی اقتدار کی راہ میں حائل ہو رہی ہے تو اُنہوں نے احادیث کے مجموعہ سے اِسے حذف کرنے کا حکم صادر کر دیا ہوگا۔ ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(۲)''عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰالِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَااَنَا مِنْهُمْ۔ رواہ رزین۔''(مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔یہ دونوں احادیث کیا اس حقیقت پر کافی گواہ نہیں ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے اُمت کو اپنے موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد نازل ہونے والے مسیح ابن مریم کے نزول کی بشارت بڑی وضاحت کیساتھ فرمائی ہوئی ہے۔اب آنخضرت ﷺ کے اِن ارشادات پر تو وہی ایمان لائیگا جو آپ ﷺ پر دلی ایمان رکھتا ہوگا لیکن جن لوگوں کی مخصوص تعلیم تربیت کر کے اُن سے اُن کا آنخضرت پر ایمان چھین کر اُنہیں اُنکی لاعلمی میں فاسق بنا دیا گیا ہو تو وہ بیچارے آنخضرت ﷺ کے اِن مبارک اِرشادات پر کس طرح ایمان لائیں۔؟ وہ مظلوم اور بدقسمت تو نازل ہونیوالے سے یہی کہتے رہیں گے۔۔۔کہ کوئی ایسی حدیث پیش کرو جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے آنے کا ذکر ہو۔؟

اسی ای میل میں آگے آپ لکھتے ہیں۔

Do you know of any Hadith that relates that the Sons of that Massiah will deceive people and form a Khilafat that will have no reality in the sight of God. And also then there will be a great mujaddid who will appear to correct them all.

ترجمہ۔کیا تمہیں کسی ایسی حدیث کا علم ہے جس سے ظاہر ہو کہ مسیح کے بیٹے لوگوں کو دھوکہ دیں گے اور کوئی ایسی خلافت بنائیں گے جس کی خدا کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔اور پھر کوئی عظیم مجدد ظاہر ہو کر ان سب کی اصلاح کرے گا۔

الجواب۔ جہاں تک اس سلسلہ میں حدیث کا تعلق ہے تو یہ حدیث درج بالا سطور میں نقل ہو چکی ہے۔ اور پھر یہ حدیث آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہوئی ہے۔ اس حدیث کے مطابق مہدی اور مسیح کے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی۔ آپ مہدی معہود علیہ السلام کو تو جانتے ہی ہیں بلکہ آپ اس ہستی پر ایمان لا کر اِسکے منکر بنے ہوئے ہیں اور مسیح سے مراد وہ زکی غلام ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہودؑ کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ مہدی معہود اور موعود زکی غلام (مسیح ابن مریم) کے درمیان میں وہ کونسی جماعت ہے جسے آنحضرت ﷺ نے کجرو فرمایا ہے۔ یہ جماعت حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت احمدیہ ہی ہے جسے ۱۹۱۴ء کے بعد نام نہاد خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں نے کجرو بنا دیا ہے۔ اس میں افراد جماعت کا اتنا قصور نہیں بلکہ قصور اِن نام نہاد خلیفوں کا ہے جنہوں نے احمدیوں کو گمراہ کیا اور فاسق بنایا ہے۔ کیا یہ سب حقائق نہیں اور کیا آپ اِن حقائق کو جھٹلا سکتے ہیں؟ جہاں تک حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی اولاد کا تعلق ہے تو خاکسار اس ضمن میں عرض کرتا ہے کہ بلا شک وشبہ یہ ایک عظیم انسان کی اولاد ہے۔ لیکن اس عظیم انسان کی اولاد نے اُسکی رحلت کے بعد جو کام کیے ہیں اُنہیں دیکھ کر ایک احمدی کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ خاکسار مضمون کے شروع میں اسکی تفصیل بیان کر چکا ہے۔ یہاں صرف بطور خلاصہ عرض کرتا ہوں۔

(۱) زکی غلام یعنی مصلح موعود حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات (خاکسار کے نہیں) کی روشنی میں آپکا کوئی صلبی لڑکا ثابت نہیں ہوتا۔ بالفاظ دیگر حضورؑ کی اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ہی باہر ہے۔ حضورؑ کے بڑے لڑکے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس حقیقت کا بخوبی ادراک تھا کہ وہ اور اُسکے دیگر بھائی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے۔ اس حقیقت کا اظہار آپ نے جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس طرح کیا تھا۔ ''اِن اِلہامات (زکی غلام جسے اللہ تعالیٰ نے مثیل مبارک احمد قرار دیا اور اُسکے متعلق مبشر کلام اِلٰہی جس کا نزول حضورؑ کی وفات تک جاری رہتا ہے۔ ناقل) سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔۔۔۔ پس صاف ظاہر ہے کہ وہ اِلہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے۔''

(۲) مارچ ۱۹۱۴ء میں خلافت کی مسند پر بیٹھنے کے بعد چاپلوسی اور خوشامدی قسم کے احمدیوں نے آپکے متعلق مصلح موعود اور مظہر قدرت ثانیہ کے الفاظ لکھنے اور بولنے شروع کر دیئے۔ اگر افراد جماعت کو اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ القابات آپکے نہیں ہیں تو کم از کم آپ کو تو یہ علم تھا کہ یہ القابات آپکے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ اِنکے حقدار ہیں۔ آپ نے ایسے احمدیوں کو منع کرنے کی بجائے اِنہیں اپنی خوشنودی سے نوازا تھا۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک عظیم انسان کی اولاد کے تقویٰ کا یہی حال ہوا کرتا ہے۔؟؟؟

(۳) ۱۹۱۴ء میں پھر خلیفہ بننے کے بعد آپ نے جس طرح اپنے گول مول بیانات کے ذریعہ احمدیوں کے دل و دماغ میں اپنے متعلق پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا تأثر بٹھایا کیا ایک اُمتی نبی کی اولاد کے تقویٰ کا یہی حال ہوتا ہے اور کیا وہ ایسے ہی کام کیا کرتی ہے۔؟؟؟ ؎ بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

(۴) مصلح موعود کے دعویٰ سے پہلے مجدد تو رہے ایک طرف نبیوں کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ ہمیں کیا علم ابھی اور کتنے نبیوں نے آنا ہے (آئینہ صداقت ۱۹۲۱ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۱۲۴) اور ہم اُنہیں نبی کیوں نہ کہیں۔؟ ۱۹۴۴ء میں دعویٰ مصلح موعود کے بعد ایک طرف یوم مصلح موعود منا منا کر اپنے دعوے کو احمدیوں کے دل و دماغ میں بٹھانا شروع کر دیا اور دوسری طرح تحریر و تقریر میں ہر قسم کی مجددیت کا دروازہ بند کرنا شروع کر دیا۔ ختم مجددیت کے اس جھوٹے عقیدے میں اگر کوئی کمی رہ گئی تھی تو آپکے بعد آپکے جانشین ہونے والے لڑکوں نے اس کمی کا ازالہ کر دیا اور احمدیوں کو یوں ڈرایا اور دھمکایا کہ خبردار! اب خلیفہ کے ہوتے ہوئے کوئی مجدد آ کر تو دیکھے۔ کیا ایک مہدی و مسیح موعود اور ایک اُمتی نبی کی اولاد کے یہی کام ہوتے ہیں۔؟ ؎ دِل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت فیصلہ تیرا تیرے ہاتھ میں ہے دِل یا شکم؟

(۵) فرض کر لیں کہ خلیفہ ثانی صاحب ہی مصلح موعود تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر آپ کو اپنے مصلح موعود ہونے کا اتنا ہی یقین تھا تو آپ نے افراد جماعت سے آزادی ضمیر کیوں سلب کی۔؟ آپ نے احمدیوں کا جماعت احمدیہ سے اخراج اور مقاطعہ کرنا کیوں شروع کیا۔؟ کیا ایک نبی کی اولاد کے یہ کام ہوتے ہیں کہ وہ انسانوں کو اپنا غلام بنانے کیلئے اُنکی عقیدت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُنہیں ایک شیطانی نظام میں جکڑ کر اسیر بنا لیں۔؟ ؎ چنگا احمدی بنایا ای ربّ سانوں پولے کھاندیاں وار نہ آوندی اے

مورخہ ۲۸۔ جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Mujaddideen will come and Anbya will come but no one will rank higher than these Khulafa. For refrence read the Hadith that I sent you about Khilafat being the last honor given to this umma.

ترجمہ۔ مجددین اور انبیاء آئیں گے لیکن کسی کا بھی اِن خلفاء سے بڑھ کر رتبہ نہیں ہوگا (اناللہ و انا الیہ راجعون۔ ناقل) حوالہ کیلئے دیکھیں وہ حدیث جو میں نے آپ کو بھیجی ہے جس کے مطابق خلافت اس اُمت کیلئے آخری اعزاز ہوگا۔

الجواب۔عزیزم مبشر احمد صاحب۔جن نام نہاد خلیفوں کو آپ اپنی جہالت کی وجہ سے نبیوں سے بھی بلند مقام پر بٹھا رہے ہیں کیا اِن خلیفوں کے ایسے ہی کرتوت ہوا کرتے ہیں۔؟ کیا اُنکے قول وفعل میں ایسا ہی تضاد ہوا کرتا ہے۔؟ کیا آپ ہوش میں ہیں؟ آپکی حدیث کی پہلے کافی تشریح ہو چکی ہے دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مورخہ ۲۹۔جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

You demanded and I showed. Now, if you are so stubborn, then you will have to show me a Hadith that tells us the continuation of Mujaddideen after the Promised Massiah. Only then I will see how to guide you.

ترجمہ۔آپ نے مانگ کی اور میں نے اس کا ثبوت دیا۔اب اگر تم اتنے ضدی ہو تو پھر تمہیں مجھے کوئی ایسی حدیث دکھانی چاہیے جس میں مسیح موعود کے بعد مجددین کا آنا بتایا گیا ہو۔ تب میں دیکھوں گا کہ تمہاری کیسے راہنمائی کروں؟

الجواب۔عزیزم اب آپکی تسلی ہو جانی چاہیے۔خاکسار نے آپکے آگے حدیث چھوڑ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کا اِلہامی کلام بھی رکھ دیا ہے۔آپکے دل میں اگر حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا ذرا برابر بھی ایمان ہوا تو میرے خیال میں آپ دوبارہ ایسے نامعقول سوالوں سے احتراز کریں گے؟ معقول اور علمی سوال جن سے آپکے علم میں بھی اضافہ ہو اور دوسرے لوگوں کے علم میں بھی ضرور پوچھیں اور بار بار پوچھیں۔مورخہ ۲۹۔جنوری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

According to this dream of Hadhrat Masih Maood (as), Jamba sb. is doing the same thing, trying to stop the work of the Khilafat of Hadhrat Massih Maood (as). First he calls them Kajrow (crooked) then he calls them empty of guidance. Are you still following this mujaddid? and since he is appointed by God, you think he is superior to Abu Bakar (ra) and Umar (ra)? Now, show me a Hadith and then we will talk and if you do not know one, ask Jamba Sb.

ترجمہ۔حضرت مسیح موعود کی اس خواب کے مطابق جنبہ صاحب وہی کام کر رہے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود کی خلافت کے کام کو بند کرنا چاہتے ہیں۔اولاً وہ اِنہیں (خلفاء) کجرو کہتا ہے اور پھر اِنہیں ہدایت سے محروم بھی قرار دیتا ہے۔کیا آپ پھر بھی اس مجدد کی پیروی کر رہے ہو؟ اور چونکہ اُسے خدا نے مقرر فرمایا ہے، آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے افضل ہے۔اب مجھے ایک حدیث دکھائیں اور پھر ہم بات کریں گے اور اگر آپ کو علم نہ ہو تو جنبہ صاحب سے پوچھ لیں۔

الجواب۔آپکے خلیفوں کے کارناموں کا پیچھے کافی ذکر ہو چکا ہے۔کیا ایسے کام کرنے والے کجرو نہیں ہوا کرتے۔؟ اگر ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے کجرو نہیں ہو سکتے تو پھر آپ بتائیں کہ آنحضرت ﷺ نے کن کو کجرو کہا ہے۔؟ باقی کجرو میں نہیں کہہ رہا بلکہ آنحضرت ﷺ نے اِن لوگوں کو کجرو قرار دیا تھا۔اِن نام نہاد خلیفوں سے پہلے اُمت محمدیہ میں کسی سے ایسے بھیانک جرائم سرزد نہیں ہوئے تھے۔جس زکی غلام کا راستہ روکنے کیلئے مسلسل احمدیوں کی زندگیوں کو اجیرن کیا گیا ہے کیا ایسے ہتھکنڈوں سے زکی غلام کی بعثت کو روکا جا سکتا ہے۔؟ جس موعود مجدد کی پیروی سے آپ اپنے بھائی کو منع کر رہے ہیں وہ آپکے نام نہاد خلیفوں کے گند کو دور کر کے جماعت احمدیہ کے مسخ شدہ چہرے کو خوش نما بنا رہا ہے۔کیا کوئی مدہوش کسی معقول بات کو سمجھ سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔آپکا المیہ بھی یہی ہے۔میری باتوں کی آپ کو اُس وقت سمجھ آئے گی جب مصلح موعودی بھنگ کے نشہ سے باہر آ کر آپ اپنی عقل سے غور وفکر کریں گے۔خاکسار نے آپکی آپکے بھائی جناب مولود احمد صاحب کیساتھ خط وکتابت پڑھی ہے۔آپکے پاس اُسکی معقول باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔آپ کیا جماعت احمدیہ کا کوئی بھی عالم اُسکی باتوں کا جواب نہیں دے سکتا۔باقی جنبہ صاحب سے بات کرنے کیلئے آپ اپنے خلفاء اور علماء کو تیار کریں۔لیکن وہ آپکی طرح احمق نہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ سیانے لوگ ہیں۔کبھی میرے مقابل پر نہیں آئیں گے۔اُنہوں نے آپ ایسے بے علم لوگوں کو میرے مقابلہ پر کھڑا کیا ہوا ہے۔میں آپ سے کیا بات کروں۔؟ جس دن آپکا خلیفہ صاحب اور علماء میرے ساتھ علمی گفتگو کرنے کیلئے تیار ہو جائیں تو مجھے خبر کر دینا۔آپ اِنشاءاللہ تعالیٰ مجھے ہر لحاظ سے تیار پاؤ گے۔

مورخہ ۱۸۔فروری کو اپنی ای میل میں اپنے بھائی سید مولود احمد کو لکھتے ہیں۔

Plz, don't forget to watch 2day's Friday Sermon of Huzur (aba).

برائے کرم ابا حضور کا خطبہ جمعہ سننا نہ بھولیئے

الجواب۔جناب مرزا مسرور احمد صاحب کا مورخہ ۱۸۔فروری ۲۰۱۱ء کا خطبہ جمعہ خاکسار نے سنا ہے۔جیسا کہ خلیفہ صاحب خطبہ کے آغاز میں ذکر کرتے ہیں کہ امام مسجد لندن عطاء

المجیب راشد صاحب کے خط سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ میں آج خطبہ جمعہ پیشگوئی مصلح موعود پر دوں۔اب امام مسجد لندن نے اپنے خلیفہ صاحب کو ایسا کرنے کیلئے کیوں لکھا۔؟ تو واضح رہے کہ میرے علم کے مطابق ایک احمدی خاتون نے پیشگوئی مصلح موعود پر اِنتہائی ٹھوس اور تلخ حقائق پر مبنی ایک مدلل خط جناب عطاء المجیب راشد صاحب کو لکھ کر اُن سے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں راہنمائی طلب کی تھی۔میں سمجھتا ہوں اس علمی خط کا جواب عطاء المجیب راشد صاحب کیا جماعت احمدیہ (قادیانی۔لاہوری) کا کوئی بھی عالم نہیں دے سکتا۔بیچارے خلیفہ صاحب نے اس کا کیا جواب دینا تھا۔اُنہوں نے اپنے خطبہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جو اختلافی ٹھوس علمی حقائق ہیں اِن میں سے کسی ایک پر بھی بات نہیں کی اور مجبوری میں وہی باون علامتوں کی رام کہانی جسے سن سن کر افراد جماعت کے کان بھی پک گئے ہیں سنا کر جان چھڑا لی۔خلیفہ صاحب نے افراد جماعت کو دھوکہ دینے کیلئے خطبہ میں ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی پڑھتے ہوئے زکی غلام سے متعلقہ اِلہامی فقرہ میں خیانت کرتے ہوئے اِسے غلط پڑھ کر حضورؑ کے بقول ایک دجالی کام کیا ہے۔مثلاً۔زکی غلام کے متعلق اِلہامی فقرہ اس طرح ہے۔''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' خلیفہ صاحب کو یہ فقرہ اس طرح پڑھنا چاہیے تھا۔''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔حضورؑ نے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے۔لیکن خلیفہ صاحب نے یہ فقرہ اس طرح پڑھا ہے۔''ایک زکی غلام لڑکا تجھے ملے گا'' اُنہوں نے لڑکا کیساتھ حضورؑ کی ڈالی ہوئی بریکٹ کا ذکر نہ کر کے اِلہامی عبارت میں تحریف کا جرم کیا ہے۔خلیفہ صاحب کو اس کا ذکر کرنا چاہیے تھا لیکن اُنہوں نے حضورؑ کی ڈالی ہوئی بریکٹ کا ذکر نہ کر کے ایک فقرہ میں ایک غیر اِلہامی لفظ کو بطور اِلہامی پڑھا ہے جبکہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) اِلہامی لفظ نہیں ہے۔کیا یہ بدترین جھوٹ اور اِلہامی تحریر میں خیانت نہیں ہے۔(نوٹ۔سیاست میں آصف علی زرداری اپنے بیٹے کا نام بلاول بھٹو زرداری رکھ کر جو مقاصد حاصل کر رہا ہے ویسی ہی حرکت خلیفہ صاحب نے حضورؑ کے موعود زکی غلام کیساتھ ایک غیر اِلہامی لفظ لڑکا پڑھ کر کی ہے۔حالانکہ اس سے پچھلے فقرہ میں لڑکے کا ذکر تو اللہ تعالیٰ نے کر دیا تھا۔یہ اِلہامی فقرہ تو زکی غلام کے متعلق ہے نہ کہ کسی لڑکا کے متعلق۔)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔خطبہ کے چھبیسویں منٹ میں خلیفہ صاحب کے اس دجل کو آپ اپنے کانوں سے سن سکتے ہیں۔اور پھر یہ کام اُنہوں نے دیدہ ودانستہ کیا ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ اِلہامی عبارت میں آگے چل کر ''اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا'' کیساتھ بھی حضورؑ نے بریکٹ میں (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) لکھے ہیں۔جب خلیفہ صاحب اِلہامی پیشگوئی پڑھتے پڑھتے اِن الفاظ پر پہنچتے ہیں تو وہ حضورؑ کا نام لے کر پڑھتے ہیں کہ ''آپ نے لکھا ہے کہ اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے''۔اب سوال یہ ہے کہ زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں بھی لفظ (لڑکا) حضورؑ کا لکھا ہوا ہے۔یہ اِلہامی لفظ نہیں ہے۔ اگر خدا کا بنایا ہوا خلیفہ''اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' کے آگے حضورؑ کے بریکٹ میں لکھے ہوئے الفاظ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) حضورؑ کا نام لے کر پڑھ سکتے تھے تو پھر زکی غلام کیساتھ حضورؑ کا بریکٹ میں لکھا ہوا لفظ (لڑکا) بریکٹ کی وضاحت کیساتھ کیوں نہیں پڑھ سکتے تھے۔؟ خلیفہ صاحب ضرور حضورؑ کا بریکٹ میں لکھا ہوا لفظ بریکٹ کی وضاحت کیساتھ پڑھ سکتے تھے لیکن چونکہ وہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ اور اُس کا مقام بقول آپکے نبیوں سے بھی بلند ہے لہٰذا افراد جماعت کو حقیقت سے لاعلم رکھنے کیلئے تبھی اُس نے یہ دجالی کام کیا ہے۔حضورؑ ایسے کاموں کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔تا راہ چھپ جاوے۔اور اِستفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔پس ظالم اُسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔حالانکہ اُسکے فعل کے لیے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔اور پھر اِس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اِسکے کچھ نہیں۔پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔'' (نور الحق حصہ اوّل (عربی) اشاعت فروری ۱۸۹۴ء۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

عزیزم مبشر احمد صاحب۔کیا حضورؑ کی لفظ لڑکا کے اردگرد لکھی ہوئی بریکٹ کا ذکر نہ کر کے زکی غلام سے متعلق حضورؑ کے اِجتہادی خیال کو جھوٹے طور پر اِلہامی بنا کر نہیں پڑھا گیا۔ایک عام سادہ اور ان پڑھ احمدی کو اِن باتوں کی کہاں خبر ہے؟ اُس نے تو جو خلیفے فرماتے جائیں من وعن صحیح سمجھتے ہوئے مان لینا ہے۔عزیزم۔میرا آپ سے سوال ہے کہ جن خلیفوں کو آپ خدا کے بنائے خلیفے سمجھتے ہو اور جنہیں آپ نبیوں سے بھی برتر مقام دے رہے ہو حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے درج بالا فتویٰ کے مطابق کیا یہ لوگ دجالی کام نہیں کر رہے۔؟ یہ سب غلط طور طریق کیا اس حقیقت کی نشاندہی نہیں کر رہا کہ خلیفہ ثانی صاحب نے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے جو ایک جرم کیا تھا اُس جرم اور جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے یہ سب مکاریاں اور عیاریاں کی جا رہی ہیں۔کیا یہ سب آپ احمدیوں کیلئے لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ خطاب کے چھیالیسویں منٹ میں خلیفہ صاحب ایک صحابی کی روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی اپنے اس بیٹے جس کا نام حضرت بشیر الدین محمود احمد تھا مصلح موعود ہی سمجھا چنانچہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہوا ہے۔کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں

محمود ہی ہیں اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات اس کیلئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔"

الجواب۔عزیزم مبشر احمد صاحب۔خلیفہ مسرور احمد صاحب کے درج بالا بیان کے سلسلہ میں خاکسار آپ سے درج ذیل تین سوالات پوچھتا ہے۔

(سوال نمبر۱) پیشگوئی مصلح موعود جس کی اہمیت حضورؑ سب سے زیادہ جانتے تھے اور آپؑ نے اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ میں بشیر ثانی کی پیدائش کے وقت احباب جماعت سے یہ وعدہ فرمایا تھا "آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔"

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ کی روایت کے مطابق اگر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں فرداً فرداً اپنے اصحاب کو بتاتے رہے تھے کہ میاں محمود احمد ہی مصلح موعود ہیں تو پھر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپؑ نے یہ مناسب کیوں نہ سمجھا کہ انکشاف الٰہی کے بعد اس انتہائی اہم خبر کو آپ اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے ہوئے اپنے وعدہ کے مطابق افادۂ عام کیلئے اپنے کسی اشتہار یا کتاب میں بھی شائع کر دیتے۔؟

(سوال نمبر۲) اب یہ صحابی حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ جس کی روایت کا خلیفہ صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا ہے فوت ہو چکے ہیں۔اگر کوئی احمدی اپنی تسلی کیلئے اس روایت کی تصدیق کرنا چاہے تو وہ کہاں سے کرے۔؟ یہاں ایک اور تلخ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو خلیفے نماز جمعہ میں لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے متعلق حضورؑ کے ایک اجتہادی خیال یعنی آپکے بریکٹ میں لکھے ہوئے لفظ (لڑکا) کو جھوٹے طور پر الہامی بنا کر پڑھ سکتے ہیں تو کیا وہ اس الہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں کوئی اور جھوٹ نہیں بول سکتے۔؟

(سوال نمبر۳) بشیر ثانی کی پیدائش کے بعد حضورؑ کے گھر میں لڑکے پیدا ہوتے رہے لیکن آپؑ نے ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء یعنی اپنے چوتھے لڑکے کی پیدائش تک اپنے کسی لڑکے کو بھی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق یا پسر موعود قرار نہیں دیا حتیٰ کہ صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش پر آپؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے ہوئے اپنے وعدہ کے عین مطابق اپنی کتاب تریاق القلوب میں ببانگ دھل اعلان فرمادیا جس کا مفصل ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ میرا یہ چوتھا لڑکا ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہے۔اب سوال ہے کہ اگر حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ کی روایت کے مطابق انکشاف الٰہی کے بعد حضورؑ اپنے اصحاب کو بتاتے رہتے تھے کہ میاں محمود احمد ہی مصلح موعود ہیں تو پھر تریاق القلوب میں صاحبزادہ مبارک احمد کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر کیا نعوذ باللہ من ذالک آپؑ نے کذب بیانی سے کام لیا تھا؟

عزیزم۔اپنے خطاب کے سنتالیسویں (۴۷) منٹ میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی سچائی کے ثبوت کے طور پر مسرور صاحب نے اُنکی قسم کا ذکر کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

"میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔"

الجواب۔عزیزم مبشر احمد صاحب۔آپکے خلیفہ مسرور احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں افراد جماعت کے آگے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی سچائی کے ثبوت کے طور پر اُنکی قسم کا جو ذکر کیا ہے اس ضمن میں بھی خاکسار کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔اس ضمن میں سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے کسی نقطۂ نظر یا دعویٰ کے سلسلہ میں کوئی ایسا حلف یا قسم اُٹھائے جو قرآن کریم کی تعلیم سے صریح متصادم ہو تو کیا ہمیں قرآن کریم کی بین تعلیم کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسے حلف یا قسم پر ایمان لانا چاہیے؟ خاکسار اپنے سوال کی وضاحت کیلئے یہاں ایک تمثیل پیش کرتا ہے۔ایک صدی قبل حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اعلان فرمایا کہ! "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق میں آیا ہوں۔" (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ بحوالہ ازالۂ اوہام)

فرض کرلیں کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کا درج بالا نقطۂ نظر سن کر اُس وقت کا ہندوستان کا سب سے بڑا عالم سید نذیر حسین دہلوی صاحب لاکھوں مسلمانوں کے ایک جم غفیر میں خلیفہ ثانی کی طرح سورۃ النساء کی متشابہ آیات نمبر ۱۵۸،۱۵۹ (وَّقَوۡلِهِمۡ إِنَّا قَتَلۡنَا ٱلۡمَسِيحَ عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمۡ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنۡهُ مَا لَهُم بِهِۦ مِنۡ عِلۡمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينَۢا۔بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ تو اُنہوں نے اُنہیں قتل کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ اُن کیلئے وہی صورت بنادی گئی، یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے اختلاف کرنیوالے اِنکے حال میں شک میں ہیں، اُنہیں اس کا کوئی یقین نہیں، بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اتنا یقینی ہے کہ اُنہوں نے اُسے قتل نہیں کیا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنی طرف اُٹھالیا ہے، اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمت والا ہے۔تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۶۷۳) کا حوالہ دے کر اگر یہ موکد بعذاب حلف اُٹھاتا کہ "میں قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نہ صلیب پر مرے تھے اور نہ ہی وہ قتل ہوئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھالیا تھا اور اب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق

اُنہوں نے بجسم خا کی آسمان سے نازل ہوکر غلبہ اسلام کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔‘‘

عزیزم۔اب صورتحال یہ ہوکہ ۱۸۹۱ء میں مسلمانوں کے سامنے دو دعاوی ہوں ایک طرف تو اُنکے سب سے بڑے عالم کا موکد بعذ اب حلف کیساتھ مسلمانوں کا مروجہ روایتی حیات مسیح اور اُسکے زندہ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہونے کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف ایک عام اور غیر معروف آدمی جسے ہندوستان میں کوئی بھی نہ جانتا ہو کا یہ دعویٰ ہو کہ ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق میں آیا ہوں۔‘‘ اور وہ اپنے دعویٰ کے حق میں وفات مسیح کے اثبات کیلئے قرآن کریم کی تیس (۳۰) محکم اور قطعی آیات رکھتا ہو۔

عزیزم مبشر احمد صاحب۔میرا آپ سے سوال ہے کہ اُس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کو اِن دعاوی کے سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے۔؟ اُنہیں کس دعویٰ کو قبول کرنا چاہیے اور کس دعویٰ کو رَدّ کر دینا چاہیے۔ مجھے علم نہیں کہ آپ اس ضمن میں کیا کرتے لیکن ہر معقول اور متقی مسلمان کیلئے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ وہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی قرآن کریم کی محکم اور قطعی آیات کیساتھ وفات ثابت ہونے پر اِس عقیدہ کے برخلاف خواہ کتنا بھی کوئی بڑا عالم ہوتا اور وہ حیات مسیح ابن مریم کے بارے میں کتنی ہی قسمیں کیوں نہ کھاتا تب بھی اُسکے دعویٰ کو رَدّ کر دیتا۔جس عقیدہ یا دعویٰ کو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والا کلام یعنی قرآن کریم جھٹلا دے تو ایسا عقیدہ اور دعویٰ ہزاروں قسمیں کھائے جانے کے باوجود بھی سچا نہیں ہوسکتا بلکہ وہ جھوٹ ہی رہے گا۔جیسا کہ خاکسار مضمون کے شروع میں مفصل ذکر کر چکا ہے کہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے خلیفہ ثانی صاحب خلافت کی گدی پر بیٹھنے سے پہلے بخوبی آگاہ تھے۔اب خلیفہ صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں خلیفہ ثانی صاحب کی قسم کا حوالہ دے کر افراد جماعت کو قائل اور مائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نے قسم کیساتھ ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود نہیں کیا تھا۔؟ اب سوال یہ ہے کہ (اولاً) اگر آنحضرت ﷺ کا دعویٰ نبوت سچا ہے، قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے، حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے اُمتی نبی مہدی و مسیح موعود تھے اور آپکے تمام اِلہامات بھی سچے تھے تو پھر لازماً خلیفہ ثانی صاحب کا حلفاً دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور وہ کسی طرح بھی سچا نہیں ہوسکتا (ثانیاً) اگر خلیفہ ثانی صاحب کا حلفاً دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو پھر آپکے دعویٰ کے دس (۱۰) سال بعد جھوٹے ملہم کے متعلق اُسکی قطع وتین کا قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ اُس کی ذات میں کیوں پورا ہوا۔۔۔؟؟؟؟

دِل میں اُٹھتا ہے مرے سوسواُبال ؎ کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال

عزیزم! آپکی ای میل میں بعض سوالات بار بار دھرائے گئے ہیں۔خاکسار نے آپ کے چند اہم سوالوں کا قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات کی روشنی میں مدلل اور شافی جواب دے دیئے ہیں۔کسی سچ کو ماننے یا نہ ماننے کا آپ اختیار رکھتے ہیں۔خاکسار کسی سچ کو نہ آپ سے منوا سکتا ہے اور نہ ہی آپ کو ہدایت دے سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (البقرہ۔۲۷۳) اُنہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے۔ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے۔

عزیزم واضح رہے کہ دیگر احمدیوں کی طرح آپ بھی سمجھتے ہیں کہ آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے ہیں جبکہ امر واقع یہ ہے کہ اگر آپ حضورؑ پر ایمان رکھتے ہوتے تو آپ یہ سوال ہرگز نہ اُٹھاتے کہ مجھے کوئی ایسی حدیث دکھائیں جس میں مسیح موعود کے بعد بھی کسی مجدد کے آنے کا ذکر فرمایا گیا ہو۔؟ آپکے اس سوال سے قطعی طور پر ظاہر ہے کہ اگرچہ آپ منہ سے حضرت بانئے جماعتؑ پر ضرور ایمان رکھتے ہیں لیکن عملاً آپ نے حضورؑ کا دامن چھوڑ دیا ہوا ہے۔خاکسار نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کی ایسی احادیث آپکے آگے رکھی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے اُمت کو بشارت دی تھی کہ مہدی کے بعد ایک مسیح آئے گا۔اور آنحضرت ﷺ کا یہ مبشر مسیح وہ زکی غلام ہی تو ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی اور حضورؑ نے اس زکی غلام کو مصلح موعود فرمایا تھا۔اب مجدد کیا ہوتا ہے۔؟ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو آپکے بعد زکی غلام کی بشارت دے کر آپکے بعد ایک مجدد ہی کی خبر دی تھی۔کیا یہ حیرانی کی بات نہیں کہ حضورؑ پر ایمان کا دعویٰ بھی ہو اور پھر پیشگوئی مصلح موعود کے ہوتے ہوئے کسی ایسی حدیث کا مطالبہ بھی کیا جائے جس میں مسیح موعود کے بعد کسی مجدد کے ظاہر ہونے کی خبر ہو۔؟ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی دوبارہ بیعت کر کے آپؑ سے وابستہ ہو جائیں۔میری بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ جو لوگ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کسی وجہ سے آپؑ سے دور ہو گئے ہیں اُنہیں دوبارہ حضورؑ کی غلامی میں لاؤں۔خدارا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد کسی اور وجود کو آپؑ پر نہ کوئی فوقیت دیں اور نہ ہی کوئی فضیلت۔اُمت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ہی ہمارے راہنما ہیں۔آؤ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے دامن سے لپٹ جاؤ اور پھر اس میں آپ کیلئے خیر ہی خیر ہوگی۔اللہ تعالیٰ کرے آپ پر میری نصیحت کا اثر ہو اور آپکی ایمان ایسی لوٹی ہوئی انمول دولت آپ کو دوبارہ مل جائے آمین۔علاوہ اِسکے یہ بات بھی یاد رہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی اتنی عام فہم اور سیدھی سادی نہیں جتنی کہ یہ سمجھ لی گئی تھی۔جب آنحضور ﷺ کے متعلق جو پیشگوئی توریت میں بیان ہوئی ہے اِس میں یہود و نصاریٰ کی آزمائش ہو چکی ہے۔اور جو پیشگوئی آپ ﷺ نے اپنے روحانی فرزند (حضرت مہدی مسعود و مسیح موعود) کے متعلق بیان فرمائی تھی اس میں بھی مسلمانوں کی سخت آزمائش ہو چکی ہے تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے زکی غلام (مصلح موعود) سے

متعلق اِلہامی پیشگوئی اِمتحان سے خالی کیونکر ہوسکتی تھی۔؟ میں اللہ تعالیٰ کے بڑے واضح اِنکشافات کی روشنی میں آپ سب سے واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود(زکی غلام)نہیں تھے اوراُن کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا اورفریب پر مبنی دعویٰ تھا۔اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف اُنہیں مصلح موعود بنا ہی نہیں سکتا تھا؟ یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے اور ہمارے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ہمیں بار ہا فرمایا ہے کہ ایسی پیشگوئیاں يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيرًا (البقرہ۔ ۲۷) کا مصداق ہوتی ہیں۔ ایسی پیشگوئیوں کے متعلق آپؑ اِرشاد فرماتے ہیں:۔

پیشگوئیوں کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی زرّیں نصائح

’’دراصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات انبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے اُمور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اِسرار اِستعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام اِن کو اِسی طرح لوگوں پر ظاہر کردیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یا دیکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اِسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اِلہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام اِستعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض اِبتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔وہ علم کی اِشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اِسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر اُن کو اِن اسرار کے اَفشاء سے منع کیا جائے۔بہر حال یہ اُمور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔‘‘(ایام الصلح (۱۸۹۸ء)/روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

پھر اِن سب باتوں سے بڑھ کر یہ بات کہ خود آنحضور ﷺ نے پیشگوئیوں کے معاملہ میں اِجتہادی غلطی کو خارج از اِمکان قرار نہیں دیا۔بلکہ خود آپ ﷺ کو بھی اِس قسم کے بشری سہو کا سامنا کرنا پڑا۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کی ایک مبارک خواب کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’قال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم رئیت فی المنام انی أھاجر من مکة الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامة او ھجر فاذا ھی المدینة یثرب(بخاری جلد ثانی باب ھجرت النبی صلعم و اصحابه الی المدینة)یعنی ابو موسیٰ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کی ہے جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ زمین یمامہ یا زمین ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا یعنی یثرب۔اب دیکھو آنحضرت ﷺ نے جن کی رؤیا وحی ہے اور جن کا اِجتہاد سب اِجتہادوں سے اسلم اور اقویٰ اور اصح ہے اپنی رؤیا کی یہ تعبیر کی تھی کہ یمامہ یا ہجر کی طرف ہجرت ہوگی۔مگر وہ تعبیر صحیح نہ نکلی۔‘‘(براہین احمدیہ حصہ پنجم (۱۹۰۵ء)/روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحات ۱۶۸۔۱۶۹)

جناب مبشر احمد صاحب! پیشگوئیوں کے سلسلہ میں حضورؑ مزید فرماتے ہیں:۔

(۱)’’ایسا ہی آپ (ﷺ) نے اُمت کے سمجھانے کے لیے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔اب کیا یہ تعلیم نبوی کافی نہیں اور کیا یہ تعلیم باآواز بلند نہیں بتلا رہی کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر اِیمان لاؤ اور اُن کی اصل حقیقت حوالہ بخدا کرو۔اُمت محمدیہ میں تفرقہ مت ڈالو اور تقویٰ کا طریق اختیار کرلو‘‘(ازالہ اوہام (۱۸۹۱ء)/روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

(۲)’’صوم اور صلوٰۃ کی طرح پیشگوئی کو بھی ایک حقیقت منکشفہ سمجھنا بڑی غلطی اور بڑا بھاری دھوکہ ہے۔یہ احکام تو وہ ہیں جو آنحضرت ﷺ نے کر کے دکھلا دیئے اور بکلی اِن کا پردہ اُٹھا دیا۔مگر کیا اِن پیشگوئیوں کے حق میں بھی آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔کہ یہ من کل الوجوہ مکشوف ہیں اور ان میں کوئی ایسی حقیقت اور کیفیت مخفی نہیں جو ظہور کے وقت سمجھ آ سکے۔اگر کوئی حدیث صحیح موجود ہے تو کیوں پیش نہیں کی جاتی۔آپ لوگ ہمارے نبی کریم ﷺ سے زیادہ علم وفراست نہیں رکھتے۔صحیح بخاری کی حدیث کو دیکھو کہ جب آنحضرت ﷺ کو ایک ابریشم کے ٹکڑے پر حضرت عائشہ صدیقہ کی تصویر دکھائی گئی کہ تیرے نکاح میں آوے گی۔تو آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہ کیا کہ عائشہ سے درحقیقت عائشہ ہی مراد ہے بلکہ آپ نے فرمایا کہ اگر درحقیقت اس عائشہ کی صورت سے عائشہ ہی مراد ہے تو وہ مل ہی رہے گی۔ورنہ ممکن ہے کہ عائشہ سے مراد کوئی اور عورت ہو۔آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابوجہل کے لیے مجھے بہشتی خوشہ انگور دیا گیا مگر اس پیشگوئی کا مصداق عکرمہ (ابوجہل کا لڑکا۔ناقل) نکلا۔جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیشگوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ نے اُسکی کسی شق خاص کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔‘‘ (ازالہ اوہام (۱۸۹۱ء)/روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

(۳)’’یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے اور پہلے بھی ہم کئی مرتبہ ذکر کر آئے ہیں کہ جس قدر پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی کتابوں میں موجود ہیں اِن سب میں ایک قسم کی آزمائش اِرادہ کی گئی ہے۔اِس میں کچھ شک نہیں کہ اگر کوئی پیشگوئی صاف اور صریح طور پر کسی نبی کے بارہ میں بیان کی جاتی تو سب سے پہلے مستحق ایسی پیشگوئیوں کے ہمارے نبی ﷺ تھے۔‘‘ (ازالہ اوہام (۱۸۹۱ء)/روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۷)

جماعت احمدیہ کا اَلمیہ

جناب سید مبشر احمد صاحب۔ جس طرح عالم اسلام میں حضرتِ مسیح ناصری کے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے کے عقیدہ کے متعلق صدیوں تک کسی کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ ہم اِس عقیدہ کو کم از کم قرآنِ مجید کی روشنی میں پرکھ کر تو دیکھیں کہ آیا یہ عقیدہ درست بھی ہے یا کہ نہیں۔؟ بعینہٖ ہمارا جماعتی المیہ بھی یہ رہا ہے کہ ہم سمجھتے رہے کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک لڑکے کی خبر دی تھی اور اِس سے آگے غور و فکر کرنے کو یا تو ہم نے گناہ سمجھا یا ہمیں گناہ سمجھنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ہم نے زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات پر نہ کبھی غور و فکر کیا اور نہ ہی یہ دیکھنے کی زحمت گوارا کی کہ قرآنِ مجید کی روشنی میں یہ مبشر کلام ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے۔؟ ہم بشیروں سے باہر نہ نکلے۔ ہم یہ خیال کرتے رہے کہ اگر یہ موعود لڑکا بشیر اوّل نہیں تو پھر ضرور بشیر ثانی ہوگا اور اگر بشیر ثانی نہیں تو پھر ضرور کوئی بشیر ثالث ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا ایسا خیال کرنا قطعی طور پر غلط تھا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشنی میں زکی غلام کے متعلق اِلہامی بشارات ہماری یہ راہنمائی فرماتی ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی جسمانی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا اور اس طرح آنے والا مصلح موعود دراصل حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اُسی طرح روحانی فرزند ہے جس طرح آپؑ بذاتِ خود آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند تھے۔ اُدھر مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی بننے کے بعد تاک میں بیٹھ گئے اور وہ مصلح موعود بننے کے خبط میں مبتلا تھے۔ اُنہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ موقعہ ملتے ہی ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ مزید برآں یہ ظلم کیا کہ دعویٰ کرنے کے بعد کم از کم جماعت احمدیہ قادیان گروپ میں کسی احمدی کو اِس پیشگوئی پر غور و فکر کرنے یا اس پر کوئی سوال کرنے سے روک دیا گیا۔ عجیب بات ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود ایک ایسا دعویٰ تھا جس کی تکذیب نہ صرف غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر اِلہامات کر رہے ہیں بلکہ قرآن مجید بھی اِسکی تکذیب کرتا ہے۔ وہ قرآن مجید کی تفسیر کبیر تو لکھتے رہے یا لکھواتے رہے لیکن اُنہیں یہ پتہ نہ چلا کہ زکی غلام کے متعلق مبشر اِلہامات نے قرآن کریم کی روشنی میں اُنہیں تو ویسے ہی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے باہر کر دیا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کی روحانی حالت

پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ بھی آج وہیں کھڑی ہوئی ہے جہاں خاتم النبیین اور حیات مسیح کے معاملہ میں غیر احمدی مسلمان کھڑے ہوئے ہیں۔ اِنکی پوزیشنوں اور روحانی حالت میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں ہے۔ ہمیں علم ہے کہ قرآن کریم کی بعض دیگر آیات آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے ختم نبوت کی بجائے اُمتی یا غلام نبوت کا دروازہ کھولتی ہیں۔ اِسی طرح آیت ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْه'' سے پیدا شدہ مغالطہ کو دور کرتے ہوئے بعض دیگر آیات قرآنی حضرت مسیح ابن مریم کو وفات یافتہ قرار دیتی ہیں۔ لیکن ان سب آیات اور حقائق کے باوجود ختم نبوت اور حیات مسیح کے معاملہ میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی سوئی آیت خاتم النبیین اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کے الفاظ پر اَٹکی ہوئی ہے اور اُنہوں نے اِن محکم آیات قرآنی (جو ختم نبوت اور حیات مسیح ابن مریم ایسے باطل عقائد کی تردید کرتی ہیں) کو پس پشت پھینکا ہوا ہے۔ ایک طرف مسلمان اللہ تعالیٰ، اُسکے کلام یعنی قرآن کریم، اُسکے رسول مقبول ﷺ پر ایمان کا بھی دعویٰ کرتے ہیں لیکن دوسری طرف غیر قرآنی عقائد کو چھوڑنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر   اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

یہی حالت آج جماعت احمدیہ کی ہے۔ جماعت احمدیہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام (مصلح موعود) کی پیدائش کے متعلق ملہم نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا کہ ''لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۱۳)''

واضح رہے کہ حضورؑ کی ''بموجب وعدہ اِلٰہی'' کے الفاظ سے'' ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں کیا گیا وعدہ اِلٰہی'' مراد ہے نہ کہ نو (۹) سال کے عرصہ کا وعدہ۔ جیسا کہ اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے سے وعدہ فرماتا ہے کہ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا'' باقی اس زکی غلام کی پیدائش کے متعلق حضورؑ نے نو (۹) سال کے عرصے کا اجتہاد ظاہر فرمایا تھا۔ اور خاکسار نو (۹) سالہ عرصے کی حقیقت پر پہلے کافی روشنی ڈال چکا ہے۔ یہاں اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی کے بعد حضورؑ پر زکی غلام کے متعلق جو مبشر اِلہامات آپکی وفات تک نازل ہوتے رہے۔ یہ تمام مبشر اِلہامات اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں نہ کہ آپکے اجتہادی خیالات۔ یہ مبشر اِلہامات دراصل زکی غلام یعنی مصلح موعود کی پیدائش کا تعین کرتے ہیں اور اِن مبشر اِلہامات کے مطابق مصلح موعود کی پیدائش ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد ہوگی۔ لیکن ختم نبوت اور حیات مسیح کے معاملہ میں غیر احمدی مسلمانوں کی طرح علمائے جماعت احمدیہ کی بھی سوئی ''نو (۹) سال کے عرصہ'' پر اَڑی ہوئی ہے اور وہ اُن تمام مبشر اِلہامات جو حضورؑ کی وفات تک آپؑ پر نازل ہوتے رہے اور وہ جو مصلح موعود کی پیدائش کا تعین کرتے ہیں پر غور و فکر کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں۔ افراد جماعت بھی آج ایک

طرف اللہ تعالیٰ ، اُسکے کلام یعنی قرآن کریم ، رسول مقبول ﷺ اور آپکے غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کا دم بھی بھرتے ہیں تو دوسری طرف اُنہیں مصلح موعود کی بھنگ پلا کر اتنا مدہوش کر دیا گیا ہے کہ وہ غیر قرآنی اور حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے مبشر اِلہامات کے برخلاف عقائد کو چھوڑنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ کیا اب بھی کسی مصلح اور مجدد کی ضرورت نہیں ہے۔؟ فَتَدَبَّرُوا اَیُّھَا الْعَاقِلُونَ۔

اِختتامیہ یا حرف آخر

عزیزم مبشر احمد صاحب۔ میں کمزور احمدی ضرور ہوں لیکن اسکے باوجود یہ قطعی سچ ہے کہ یہ عاجز محمدی مریم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی دعا کا نتیجہ ضرور ہے۔ حضورؑ کی یہ دعا ہی تھی جس نے مجھ کمزور احمدی کو فرش سے اُٹھا کر عرش پر بٹھا دیا الحمدللہ۔ ؎ خس خس جناں قدر نہیں میرا میرے صاحب نوں وڈیائیاں میں گلیاں دا رُوڑا کوڑا مینوں محل چڑھایا سائیاں حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی دعا اگر کسی احمدی کو کوئی روحانی مقام بخش دیوے تو یہ مقام کوئی اُس سے چھین نہیں سکتا۔ خاکسار نے آپکے سارے سوالات کے جوابات دے دیئے ہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ہمارا تنازعہ حضورؑ کی اولاد کے نیک اور پاک ہونے کا نہیں ہے بلکہ تنازعہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی نیک اولاد میں سے کسی کو موعود زکی غلام بنایا ہے تو کم از کم اِس کا ثبوت تو فراہم کیا جاتا۔ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ تھا کہ وہ موعود مصلح (زکی غلام) ہیں لیکن قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات آپکے اِس دعویٰ کی قطعی طور پر تردید کرتے ہیں۔ خاکسار نے سب سے پہلے مارچ ۱۹۹۳ء میں اُس وقت کے خلیفہ رابع مرزا طاہر احمد صاحب کو اس حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔ جماعت احمدیہ نے آج تک میرے اور میرے اہل وعیال اور میرے ساتھیوں کے اخراج اور مقاطع تو کیے ہیں لیکن خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعت کے مبشر اِلہامات کی روشنی میں نہ وہ سچا ثابت کر سکی ہے اور نہ ہی آئندہ کر سکتی ہے۔ اِنسانوں سے خطائیں ہو جاتی ہیں لیکن اپنی خطاؤں پر نادم ہونا ہی اِن خطاؤں کا کفارہ ہے۔ غلطیاں بھی کرنا اور اُوپر سے اپنی غلطیوں پر اَکڑنا (چوری اور سینہ زوری) مہذب اور متقی لوگوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کرے خلیفہ ثانی کی اولاد اور اُسکے جانشین نہ صرف پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق خلیفہ ثانی کی غلطی کو تسلیم کریں بلکہ اس پر نادم ہو کر اس کا کفارہ بھی ادا کریں آمین۔ عزیزم۔ بقول شخصے

''فکر ونظر کا اِختلاف؟ سو فیصد برحق۔ تجزیہ کرنے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ غلطی ہو جائے تو اعتراف کرنا چاہیے یا اس کا دفاع کرتے رہنا چاہیے۔ اس سے بیاہ کر لینا چاہیے اور اولاد پیدا کرنی چاہیے۔ سچائی بانجھ ہو سکتی ہے مگر غلطی بانجھ نہیں ہوتی۔ پہچان لینے کے بعد دھتکار نہ دی جائے تو بچے جنتی ہے اور جنتی ہی چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑوں پر یہ بھید نہیں کھلتا۔ عمر بھر وہ جھوٹ کی فکری اولاد پالتے ہیں اور عمر بھر دوسروں کو کوستے رہتے ہیں۔ سچائی تو اُسکے قلب و دماغ پر اُترتی ہے جو آرزومند ہو، پیہم دعا کرتا رہے، پیہم اپنے اندر جھانکتا رہے۔ اھد نا الصراط المستقیم اھد نا الصراط المستقیم پکارتا رہے۔ زبان سے نہیں دل سے، دل کی گہرائیوں سے۔''

خاکسار

عبدالغفار جنبہ

مورخہ ۲۴۔ فروری ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆